[illegible] ____________________

[illegible] ____________________

[illegible] ____________________

[illegible] ____________________

[illegible] ____________________

اللہ یجتبی الیہ من یشاء و یہدی الیہ من ینیب

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں زمان بتوفیق خالق کون و مکان این کتاب نور افزای شاہراہ شریعت و ہدایت فرح بخش قلوب علماء و صلحاء

[illegible]

تحفۃ الاتقیاء فی فضائل النساء

[illegible] غازی پوری از تالیفات

مع ترجمہ اردو و از جانب مطبع بتصحیح تام و تنقیح ما لا کلام از اہتمام احقر الانام محمد عبد الاحد عفی عنہ

در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

اللّٰه یجتبی الیه من یشاء ویهدی الیه من ینیب

الحمد لله والمنة که درین زمان بتوفیق خالق کون و مکان کتاب ... افزای ... بهره ... هدایت بخش قلوب عامه ...



مع ترجمهٔ اردو از جانب مطبع با تصحیح تمام و تنقیح بالاکلام از اهتمام احقر انام محمد عبد الاحد عفی عنه

در مطبع مجتبائی واقع دهلی مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الانبیاء والمرسلین علیہم

سب تعریف اُس خدا کے لئے ہے جس نے نبیوں اور پیغمبروں کو بھیجا۔ اُن سب پر

الصلوات منھم من کلم اللہ ورفع بعضھم درجات

خدا کی رحمتیں نازل ہوں۔ انہیں سے بعض کے ساتھ اللہ تعالے نے کلام کیا اور بعض کے درجے بڑھائے

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واعوذ

مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ تعالے کے سوا اور کوئی معبود برحق نہین۔ وہ ایک ہے اُسکا کوئی شریک نہین اور

باللہ من الخیالات المخترعات واشھد ان محمدا

نئے خیالات سے خدا کی پناہ مانگتا ہون اور گواہی دیتا ہون کہ محمد

عبدہ ورسولہ الذی ھدانا سبیل الحق وحفظنا

خدا کے بندے اور اُسکے ایسے رسول ہین کہ جنھون نے ہمکو حق کا رستہ دکھایا اور ہمکو

عن الضلالۃ والظلمت صلی اللہ علیہ صلوۃ

گمراہی اور تاریکیون سے بچایا اللہ تعالے آپ پر ایسا درود بھیجے

دَآئِمَۃً لَا تَنْفَدُ کَمَا لَا تَنْفَدُ مَا فِیْ عِلْمِ رَبِّیْ مِنَ الْکَلِمٰتِ

کہ جو دائم رہے فنا نہو۔ جسطرح وہ کلمات فنا نہین ہوتے جو میرے پروردگار کے علم مین ہین

وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْضَحُوْا مَنَاہِجَ الصِّدْقِ

اور آنکے آل واصحاب پر بھی رحمت نازل کرے۔ جنھون نے راستی کے طریقے ظاہر کردیے

وَفَتَحُوْا لَنَا اَبْوَابَ الْحَسَنَاتِ اَمَّا بَعْدُ فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ

اور نیکیون کے دروازے کھول دیے۔ حمد وصلوۃ کے بعد۔ بندہ

الْمُفْتَقِرُ اِلٰی رَحْمَۃِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَشَفَاعَۃِ سَیِّدِ

محتاج رحمت پروردگار عالم و شفاعت سید

الْمُرْسَلِیْنَ اَبُو الطَّیِّبَاتِ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الْوَاجِدِ

المرسلین ابو الطیبات محمد عبد الواجد

التَّوْلَوِیُّ الْغَازِیْفُوْرِیُّ ابْنُ الْمُنْشِیْ مُحَمَّدْ نَصِیْرِ

ساکن موضع تولی ضلع غازیپور خلف منشی محمد

الدِّیْنِ صَانَہُمَا اللّٰہُ عَنِ الْاٰفَاتِ وَالشُّرُوْرِ

نصیر الدین۔ (خدا ان دونون کو آفتون اور برائیون سے محفوظ رکھے اور

جَمَعَہُمَا تَحْتَ لِوَآءِ الْحَمْدِ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ اِنَّ اللّٰہَ

صور پھونکے جانے کے دن دونون کو لواء الحمد کے نیچے اکٹھا کردے) یہ عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالٰی

وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یَعْتَنُوْنَ بِاِظْہَارِ شَرَفِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَ

اور اسکے فرشتے نبی کریم کی بزرگی کے اظہار مین اہتمام اور

تَعْظِیْمِ شَانِہِ الْعَظِیْمِ کَمَا قَالَ الْعَلَّامَۃُ الْبَیْضَاوِیُّ

آنکی شان برتر کی تعظیم کرتے ہین چنانچہ علامہ بیضاوی

في تفسير قوله تعالى إن الله وملائكته يصلون

الله تعالے کے اس قول کی تفسیر مین ان الله وملائكته يصلون

على النبي وإنه تعالى أنعم علينا إذ بعث النبي صلى

على النبي کہتے ہین کہ الله تعالے نے ہمپر احسان کیا کہ نبی صلے

الله عليه وسلم وجعلنا في أمته خير الأمم فنحن

الله علیه وسلم کو بھیجا - اور ہمکو انکی اُمت مین کیا جو دیگر تمام اُمتون سے بہتر ہے پس توہم

أحق أن نعتني بإظهار شرفه وتعظيم شأنه وأن

اسکے زیادہ مستحق ہین کہ آپکے اظہار شرف اور تعظیم شان کا اہتمام کرین اور

نحدث بهذه النعمة العظيمة وإني رأيت شوق الناس

اس بزرگ نعمت کا چرچا کرتے رہین - اور مینے لوگونکا شوق

بفضل الله تعالى إلى ذكر أوصاف النبي صلى الله

(الله تعالے کے فضل سے) ذکر اوصاف نبی صلے الله

عليه وسلم فجمعت في هذه الأوراق بعض آيات

علیه وسلم کیطرف زیادہ پایا - تو ان اوراق مین بعض آیتین

القرآن العظيم وأحاديث النبي الكريم في فضائله

قرآن عظیم کی اور بعض حدیثین نبی کریم کی فضائل رسول مقبول مین

صلى الله عليه وسلم مع توضيح مخارج الآيات

(صلے الله علیه وسلم) مع توضیح مخارج آیات

والأحاديث ورتبته على أبواب وسميت هذا الكتاب

واحادیث جمع کردین اور اُنکو چند ابواب مین مرتب کیا - اور اس کتاب کا نام

بِتُحْفَةِ الْاَتْقِيَاءِ فِیْ فَضَائِلِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ بِاللّٰهِ

تحفۃ الاتقیار - فی فضائل سیدالانبیار رکھا - اللہ تعالے سے

التَّوْفِیْقُ فِی الْاِبْتِدَآءِ وَالْاِنْتِهَآءِ وَاَرْجُوْ مِمَّنْ یُّطَالِعُهٗ وَ

اسکی ابتدا اور انتہا مین توفیق مطلوب ہے اور مین اسکے مطالعہ کرنے اور

یَنْتَفِعُ بِهٖ اَنْ یَّدْعُوْ لِیْ بِخَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَحُسْنِ

نفع اُٹھانے والے سے یہ امید رکھتا ہون کہ میرے حقمین دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا کرے - اور حسن

الْخَاتِمَةِ وَاَنْ یَّتَجَاوَزَ عَنِ الْخَطَآءِ فِیْ تَرْتِیْبِ الْاَبْوَابِ وَالْاَحَادِیْثِ

خاتمہ کا طالب رہے - اور میری خطا سے درگزر رہے - بشرطیکہ ترتیب ابواب اور احادیث

وَغَیْرِهٖ اِنْ وَجَدَهٗ فَاِنِّیْ مَا اَرَدْتُّ مِنْهُ الْفَخْرَ فِی الدُّنْیَا

وغیرہ مین اسے کوئی غلطی معلوم ہو - کیونکہ مین نے اس سے دنیوی فخر کا ارادہ نہین کیا -

بَلْ نَوَیْتُ ثَوَابَ الْعَاقِبَةِ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی اَنْ یَّجْعَلَهٗ

بلکہ ثواب آخرت کی نیت ہے اور مین اللہ تعالے سے یہ سوال کرتا ہون کہ اسے

لِیْ سَبَبًا لِشَفَاعَةِ سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

میرے حقمین شفاعت سید المرسلین کا وسیلہ بنا دے - اللہ تعالے آنپر اور

عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ

دیگر تمام نبیون اور پیغمبرون پر - اور آنکے آل و اصحاب اور

اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ اَجْمَعِیْنَ ٥

ازواج وذریات پر رحمت نازل فرمائے

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ شَفَقَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

پہلا باب - ہمارے سردار محمد

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهٖ

(صلی اللہ علیہ و علے آلہ و اصحابہ و سلم) کی اپنی امت پر شفقت کے بیان میں

قَالَ اللهُ تَعَالٰى فِىْ اٰخِرِ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ لَقَدْ جَآءَكُمْ

اللہ تعالیٰ سورۂ توبہ کے آخر میں فرماتا ہے۔ مسلمانو۔ تمھارے پاس

رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ

تمھیں میں کا ایک ایسا رسول آیا ہے کہ تمھارا رنجیدہ ہونا اسپر گران گزرتا ہے۔ تمھارے آرام دینے پر حریص

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِىَ اللهُ

مسلمانوں کے ساتھ نہایت نرم دل اور مہربان ہے۔ اب اگر وہ برگشتہ ہو جائیں تو کہدے کہ میرا خدا مجھے کافی ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

اسکے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ میں نے اسی پر توکل کیا۔ اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِىٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ

وسلم فرماتے ہیں۔ ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول ہوا کرتی ہے۔

[illegible]

قوله لكل نبي دعوة مستجابة [illegible]

[illegible] والله اعلم [illegible]

[illegible] صلى الله عليه وسلم على امته [illegible]

[illegible] صلى الله عليه وسلم ودعوته الى [illegible]

[illegible] لا يشرك بالله شيئا [illegible] من مات

[illegible] الكبائر وقد تقدمت [illegible] ان كل من

[illegible] ان كان مصرا على [illegible]

فاعل ذلك [illegible] الله تعالى ولا [illegible]

وقال العلامة القسطلاني في شرح البخاري [illegible] انتهى كلام الامام النووي

[illegible] الدعوات [illegible] المذكور قال ابن الجوزي

رحمه الله هذا من حسن تصرفه صلى الله عليه وسلم حيث جعل

ان يكون [illegible] امته [illegible] نفسه ومن

صحة نظره [illegible] للمذنبين [illegible] اهل الايمان

انتهى ١٢

فتعجّل كلّ نبيّ دعوته وإنّي اختبأت دعوتي شفاعة

اور ہر نبی اپنی دعا مین جلدی کرچکا ہے - البتہ مینے اپنی دعا شفاعت

لأمّتي يوم القيمة فهي نائلة إن شاء الله من مات من

امت سے متعلق روز قیامت کے لیئے چھپا رکھی ہے - یہ دعا انشاء اللہ اُس شخص کو ڈھونڈھ نکالیگی جو

أمّتي لا يشرك بالله شيئا رواه مسلم في أخر باب

میری اُمت مین سے اس حالت مین مرگیا ہو کہ خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نکیا ہو - اس حدیث کو آخر باب

إثبات الشفاعة من كتاب الإيمان من صحيحه وعن

اثبات شفاعت مین (جو صحیح مسلم کی کتاب الایمان مین ہے) امام مسلم نے روایت کیا ہے - اور

أنس بن مالك قال كان رسول الله صلّى الله عليه

انس بن مالک نقل کرتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلّم أحسن النّاس وكان أجود النّاس وكان أشجع

وسلم تمام آدمیون سے بہتر سب سے زیادہ سخی - اور سب سے زیادہ دلاور

النّاس ولقد فزع أهل المدينة ذات ليلة فانطلق

تھے - ایک رات مدینے کے لوگ یکایک گھبرا اُٹھے - اور

ناس قبل الصّوت فتلقّاهم رسول الله صلّى الله عليه و

چند آدمی آواز کیجانب چلے تو اُنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

سلّم راجعا وقد سبقهم إلى الصّوت وهو على فرس

سلم باہر سے وہین تشریف لاتے ہوئے ملے کیونکہ آپ سب سے پہلے اُس آواز کیطرف چل نکلے تھے اور آپ اس گھوڑے پر

لأبي طلحة عري في عنقه السّيف وهو يقول لم تراعوا لم تراعوا

جو ابو طلحہ کی ملک اور ننگی پیٹھ تھا - گلے مین تلوار لٹک رہی تھی اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ تم ہرگز خوف نکرو

قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ

اور فرمایا کہ ہمنے تیز روی مین اس گھوڑے کو دریا پایا - یا یہ گھوڑا دریا صفت ہے - راوی کا قول ہے کہ یہ گھوڑا سست تھا

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي بَابِ شُجَاعَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسکو مسلم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے باب شجاعت مین روایت کیا ہے

مِنْ كِتَابِ الْفَضَائِلِ مِنْ صَحِيحِهِ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاهُ

یہ باب صحیح مسلم کی کتاب الفضائل مین ہے اور لفظ حدیث مسلم کی روایت مین ہین اور روایت

الْبُخَارِيُّ بِمَعْنَاهُ مَعَ تَغَيُّرٍ يَسِيرٍ فِي بَابِ حُسْنِ الْخُلُقِ

بخاری تھوڑے سے تغیر کے ساتھ اس کے ہم معنے ہے جسکو بخاری نے باب حسن خلق

وَالسَّخَاءِ مِنْ كِتَابِ الْأَدَبِ مِنْ صَحِيحِهِ وَعَنْ مَالِكِ

و سخا مین روایت کیا ہے اور یہ باب صحیح بخاری کی کتاب الادب مین ہے اور مالک

ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن الحویرث بطور روایت کہتے ہین کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت مین آئے

وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً

کہ ہم سب ہمعمر نوجوان تھے - اور بیس دن آپکی خدمت مین رہے

وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِيقًا فَلَمَّا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم خو تھے جب

ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ

آپنے یہ گمان کیا کہ ہم اپنے اہل و عیال سے ملنے کے خواہشمند یا مشتاق ہین تو آپنے اُن لوگونکا حال پوچھا

تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا

جنکو ہم گھرون پر چھوڑ آئے تھے - ہمنے آپکو اطلاع دی - فرمایا اپنے اپنے گھر چلے جاو اور

فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا

انھیں میں رہو - اور انکو سکھاؤ - اور حکم کرو - اور چند چیزوں کا ذکر کیا کہ انمیں سے بعض مجھکو یاد ہیں

أَوْ لَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ

اور بعض یاد نہیں - اور نماز اسطرح ادا کرو جسطرح مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو - اور جب وقت

الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ رَوَاهُ

نماز آجائے تو چاہیئے کہ تمھارے لیے تم میں کا ایک آدمی اذان کہے اور تم میں کا بڑا تمھارا امام بنے اسکو

الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي أَوَّلِ كِتَابِ أَخْبَارِ الْآحَادِ وَ

امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری کی اول کتاب اخبار آحاد میں روایت کیا ہے اور

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوا

انس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا آسانی کرو ۱۰

وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَعَنْ أَبِي وَائِلٍ

سختی نکرو - اور خوشخبری دو - نفرت نہ دلاؤ - اور ابو وائل بطور روایت

قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ

کہتے ہیں کہ عبد اللہ (بن عمر) ہر جمعرات کے دن لوگونکو وعظ سنایا کرتے تھے - اُنسے

لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ

ایک آدمی نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن مجھے تو یہ پسند ہے کہ آپ ہمکو ہر روز وعظ سنایا کریں

يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذٰلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ

آپنے جواب دیا کہ مجھکو اس سے صرف یہ بات روک رہی ہے کہ میں تمکو ملول کرنا مکروہ جانتا ہوں

وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میں وعظ کے ساتھ تمھاری خبرگیری اُسیطرح کرتا ہوں جسیطرح کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا رَوَاهُمَا

وسلم رنج رسانی کے خوف سے ہماری خبرگیری کیا کرتے تھے - اِن دونون حدیثونکو

الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ

بخاری نے اپنی صحیح بخاری کی کتاب العلم مین روایت کیا ہے - اور انس بن

مَالِكٍ حَدَّثَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي

مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین - مین

لَأَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنَا أُرِيدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ

نماز مین داخل ہوکر یہ ارادہ کیا کرتا ہون کہ اسے دراز کردون - پھر کسی بچہ کے رونے کی آواز سن لیتا ہون

فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ

اسلیے نماز مین تخفیف کردیتا ہون کیونکہ مین اُس شدت رنج کو جانتا ہون جو رونے کے سبب اُسکی ماں کو

بُكَائِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الصَّلٰوةِ فِي

ہوا اسکو امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری کی کتاب الصلوۃ مین روایت کیا ہے یہ اُس

بَابِ مَنْ أَخَفَّ الصَّلٰوةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ وَعَنْ أَبِي

باب مین ہے جسمین اُس شخص کا ذکر ہے جنے بچہ کے رونے کے باعث نماز مین تخفیف کی ہے

مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ لَا أَكَادُ

ابومسعود انصاری بطور روایت کہتے ہین کہ ایک شخص نے عرض کیا - یا رسول اللہ - مین

أُدْرِكُ الصَّلٰوةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

نماز مین شامل نہین ہوسکتا - کیونکہ فلان شخص ہمین بڑی لمبی نماز پڑھاتا ہے - راوی کا قول ہے کہ مینے نبی صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ يَوْمَئِذٍ

اللہ علیہ وسلم کو کسی نصیحت کے موقع پر ایسا غضبناک نہین دیکھا جیسا کہ اوسدن دیکھا

11

فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مُنَفِّرُونَ فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ

آپنے فرمایا - لوگو بیشک تم نفرت دلاتے ہو - جو شخص لوگوں کو نماز پڑھاوے

فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ رَوَاهُ

اسے چاہیے کہ تخفیف کرے کیونکہ انہیں بیمار - اور ضعیف اور کام کرنے والے لوگ ہوتے ہیں اسکو

الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ وَعَنْ سَعْدٍ أَنَّ

امام بخاری نے اپنی بخاری کی کتاب العلم میں روایت کیا ہے - اور سعدؓ سے روایت ہے کہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو کچھ دیا - اسوقت سعد

جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ

موجود تھے - پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو چھوڑ دیا کہ وہ

أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ

میرے نزدیک بہت اچھا تھا - مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے فلان شخص سے اعراض کیوں کیا - خدا کی قسم

إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ

مین اسے مومن جانتا ہون - آپنے فرمایا - بلکہ مسلمان - مین تھوڑی دیر تک چپ رہا - پھر

غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي فَقُلْتُ مَا لَكَ

اسکے حال کی معلومات مجھپر غالب آگئی اور مین نے اپنا قول پھر دہرایا - اور عرض کیا کہ آپنے

عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ

فلان شخص سے اعراض کیوں کیا - خدا کی قسم مین اسے مومن جانتا ہون - آپنے فرمایا - بلکہ مسلمان مین

قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي وَعَادَ

تھوڑی دیر تک چپ رہا - پھر اسکے حال کی معلومات مجھپر غالب آگئی اور مینے اپنا قول پھر دہرایا اور

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ إِنِّي

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی فرمایا - پھر ارشاد کیا اے سعد مین

لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ

ایک شخص کو دیا کرتا ہون حالانکہ دوسرا شخص میرے نزدیک پسندیدہ ہوا کرتا ہے صرف اس خوف سے کہ آگ

اللّٰهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي بَابِ إِذَا لَمْ يَكُنِ

اللہ تعالے اوندھے منھ دوزخ مین نہ ڈالدے - اسکو امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری مین روایت کیا ہے اس باب مین کہ

الْإِسْلَامُ عَلَى الْحَقِيقَةِ مِنْ كِتَابِ الْإِيمَانِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ

اسلام درحقیقت نہو - اور یہ کتاب الایمان مین ہے اور مسلم نے اسے

فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ

اپنی صحیح مسلم کی کتاب الزکاۃ مین روایت کیا ہے - ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَظَنَّ أَنَّهُ

صلے اللہ علیہ وسلم شہر سے نکلے حضرت بلال آپکے ہمراہ تھے آپکو گمان ہوا کہ مینے

۱۳

لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ

عورتونکو کچھ نہین سنایا - چنانچہ آپنے انکو نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم دیا - پس

الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ

عورتون نے اپنی بالیان اور انگوٹھیان پھینکنی شروع کین اور حضرت بلال اپنے کپڑے کے آنچل مین لیتے گئے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہتے ہین کہ عورتون نے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَنَا

صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا آپسے فائدہ حاصل کرنے مین مرد ہمپر غالب آگئے ہین آپ ہمارے لئے

يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ

اپنی طرف سے کوئی دن مقرر کریں چنانچہ آپنے جسدن کا وعدہ کیا اسی دن آنسے ملے

فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ مَا مِنْكُنَّ

اور انکو سمجھایا اور حکم کیا پھر آنسے جو کچھ فرمایا اُسمین یہ بھی تھا کہ تم مین

امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ

جو عورت اپنے تین بچے موت کے لئے پیش کرے گی تو وہ بچے اسکے لیئے

النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ وَاثْنَيْنِ رَوَاهُمَا

دوزخ کی آڑ بنجا ئینگے - ایک عورت نے کہا دو؟ فرمایا دو بھی - ان دونوںکو

الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

امام بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب العلم مین روایت کیا ہے اور عبد اللہ

ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ

ابن عمر سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن ابی مر گیا تو اسکا بیٹا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اپنا کرتا دیجیے تاکہ مین اُسے کفنا دوں

وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ فَقَالَ آذِنِّي

اور آپ اسپر نماز پڑھیے اور اسکے لیے مغفرت مانگیے آپنے کرتا دیدیا اور فرمایا کہ مجھے خبر دینا -

أُصَلِّ عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ

مین اُسپر نماز پڑھونگا چنانچہ اُسنے خبر دی - پھر جب آپنے نماز پڑھنی چاہی تو حضرت عمر نے کھینچ لیا

فَقَالَ أَلَيْسَ اللّٰهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ

اور یہ کہا کہ کیا اللہ تعالے نے آپکو منافقوں کے جنازہ کی نماز سے منع نہین کیا - آپنے فرمایا

١٥

أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ

مجھے دونوں طرح کا اختیار ہے کیونکہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ تو انکے لئے مغفرت مانگ یا نہ مانگ

إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ

اگر تو انکے لئے ستر مرتبہ مغفرت مانگے گا تو خدا انکی مغفرت نکریگا

فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ

چنانچہ آپنے نماز پڑھی - اور پھر یہ آیۃ اتری کہ انمین کا کوئی مرجاے تو آپ اسپر ہرگز نماز نہ پڑھ

أَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ

اور نہ اسکی قبر پر کھڑا ہو - اسکو بخاری نے اپنی صحیح بخاری کی کتاب

الْجَنَائِزِ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ تَغْيِيرٍ يَسِيرٍ فِي صَحِيحِهِ

الجنائز مین روایت کیا ہے اور لفظ حدیث انہین کے ہین اور مسلم نے تھوڑے سے تغیر کے ساتھ اپنی صحیح کی

فِي كِتَابِ الْفَضَائِلِ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

کتاب الفضائل مین روایت کیا ہے - اور جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَأَخْرَجَهُ

علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے پاس اسکے دفن ہونے کے بعد آئے اور اسکو نکالا

فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

پھر اسپر اپنا لعاب ڈالا - اور اپنا کرتا پہنایا - اسکو بخاری نے

فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ

اپنی صحیح کی کتاب الجنائز مین روایت کیا ہے - اور ابو ہریرہ روایت کرتے ہین کہ

الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

طفیل بن عامر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا

إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ

کہ قبیلہ دوس ہلاک ہوگیا اسنے نافرمانی کی۔ اور انکار کیا۔ آپ انکے حق مین بددعا کیجئے

فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ

آپنے فرمایا۔ الٰہی دوس کو ہدایت کر اور انکو لے آ آسکو امام بخاری نے اپنی

صَحِيْحِهِ فِيْ كِتَابِ الْمَغَازِيْ فِيْ بَابِ قِصَّةِ دَوْسٍ

صحیح بخاری کی کتاب المغازی مین روایت کیا ہے۔ جس باب مین قبیلہ دوس

وَالطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ وَعَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

اور طفیل بن عمرو۔ دوسی کا قصہ مذکور ہے انھیں ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آپنے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ

صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا میری اور دیگر لوگوں کی مثال اس

١٦

رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ

شخص کی سی ہے جسنے آگ جلائی اور جب اسنے اپنے چوگردے مین روشنی پھیلادی تو پروانوں

وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِيْ تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ

اور ان کیڑوں پتنگوں نے جو آگ مین گرا کرتے ہین اسمین گرنا شروع کیا وہ شخص

يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيْهَا فَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ

انکو کھینچتا ہے اور یہ آپ الب آتے اور آگ مین گرے پڑتے ہین۔ مین تمھاری کمریں تھام کر

عَنِ النَّارِ وَهُمْ يَقْتَحِمُوْنَ فِيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهِ

آگ سے نکالتا ہون۔ اور وہ اسمین گرے جاتے ہین۔ اسکو بخاری نے اپنی صحیح کی

فِيْ كِتَابِ الرِّقَاقِ فِيْ بَابِ الْانْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِيْ وَرَوَاهُ

کتاب الرقاق مین روایت کیا ہے۔ جس باب کی گناہوں سے باز رہنے کا ذکر ہے اور اسکے

مُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْفَضَائِلِ وَفِي آخِرِ

معنے کو مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الفضائل میں روایت کیا ہے اور آخر

الرِّوَايَةِ لَهُ فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ

روایت مسلم میں یہ ہے کہ میں تمہاری کمریں تھام کر آگ سے نکالتا ہوں اور یہ کہتا ہوں آگ سے نکلو

هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي وَتَقَحَّمُونَ فِيهَا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

آگ سے نکلو - تم مجھپر غالب آتے اور اسمیں گرے جاتے ہو - اور ابوہریرہ سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں - کوئی مومن ایسا نہیں

إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ

کہ دنیا و آخرت میں - میں اسکا ولی نہ ہوں تم چاہو تو یہ آیت پڑھو

النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ

نبی مومنوں کی جان سے زیادہ انکا ولی ہے - پس جو کوئی مسلمان مرجائے

وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا

اور مال چھوڑے اسکا وارث عصبہ ہوگا خواہ کوئی ہو - اور جو قرض

أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي

یا کنبا چھوڑ مرے وہ میرے پاس آئے - میں اسکا ولی ہوں اسکو امام بخاری نے اپنی

صَحِيحِهِ فِي بَابِ الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا مِنْ كِتَابِ

صحیح بخاری کے اس باب میں روایت کیا ہے جسمیں قرضدار پر نماز پڑھنے کا ذکر ہوا اور یہ باب

الِاسْتِقْرَاضِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِمَعْنَاهُ مُخْتَصَرًا

الاستقراض میں ہے - اور ترمذی نے اسکے معنے کو مختصر طور پر

من کلام العلامۃ القسطلانی فی شرح صحیح البخاری ۱۲

فی أوّلِ أبوابِ الفرائضِ من جامعه وعن أنس

اپنی جامع ترمذی کے اوّل ابواب فرائض میں روایت کیا ہے اور انس

ابنِ مالکٍ قال کان رسولُ اللهِ صلّی اللهُ علیهِ وسلّم

ابن مالک بطور روایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

یدخلُ علی أُمِّ حرامٍ بنتِ مِلحانَ وکانتْ أُمُّ حرامٍ

ام حرام بنت ملحان کے گھر تشریف لایا کرتے تھے اور ام حرام

تحتَ عبادةَ بنِ الصّامتِ فدخلَ علیها رسولُ اللهِ

عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں - چنانچہ آنکے گھر رسول اللہ

صلّی اللهُ علیهِ وسلّم فأطعمتهُ وجعلتْ تفلی رأسَه

صلے اللہ علیہ وسلم گئے اور انھوں نے آپکو کھانا کھلایا اور آپکے سر میں جوئیں دیکھنے لگیں

فنامَ رسولُ اللهِ صلّی اللهُ علیهِ وسلّم ثمّ استیقظَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سو گئے - پھر بیدار ہوئے

وهو یضحکُ قالتْ فقلتُ ما یضحکُکَ یا رسولَ اللهِ

تو ہنستے تھے - ام حرام بولیں - یا رسول اللہ - آپ کیوں ہنستے ہیں

قال ناسٌ من أُمّتی عُرِضوا علیَّ غزاةً فی سبیلِ اللهِ

فرمایا میری امت کے بہت سے لوگ اس حالت میں میرے سامنے آئے کہ خدا کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں

یرکبونَ ثبجَ هذا البحرِ ملوکًا علی الأسرّةِ أو مثلَ الملوکِ

اس دریا کے بیچ میں چلے جا رہے ہیں تختوں پر بادشاہ بنے بیٹھے ہیں - یا بادشاہوں کی طرح

علی الأسرّةِ شکَّ إسحاقُ قالتْ فقلتُ یا رسولَ اللهِ

تختوں پر بیٹھے ہیں (راوی کو شک ہے) ام حرام کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

ادع اللہ ان یجعلنی منھم فدعا لھا رسول اللہ صلی

خدا سے دعا کیجیے کہ مجھے اُن مین شامل کر دے - چنانچہ رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم ثم وضع راسہ ثم استیقظ وھو

اللہ علیہ وسلم نے اُنکے لیے دعا کی - اور پھر سر رکھا سو رہے بعدہ پھر بیدار ہوے اور

یضحک فقلت وما یضحکک یا رسول اللہ قال

ہنسے - مینے عرض کیا - یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین - فرمایا

ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ

میری اُمت کے بہت سے لوگ اس حالت مین مجھے سامنے آئے کہ خدا کی راہ مین جہاد کر رہے ہین

کما قال فی الاولی قالت فقلت یا رسول اللہ ادع

جیسا کہ پہلی بار فرمایا تھا) ام حرام کہتے ہین - مینے عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجیے

اللہ ان یجعلنی منھم قال انت من الاولین فرکبت

کہ خدا مجھے اُن مین شامل کر دے - آپنے فرمایا کہ تو پہلو نمین شامل ہے - چنانچہ ام حرام

البحر فی زمان معویۃ ابن ابی سفیان فصرعت

معاویہ بن ابی سفیان کے زمانہ مین سفر دریا کیلئے سوار ہوئین اور

عن دابتھا حین خرجت من البحر فھلکت رواہ البخاری

دریا سے نکلتے وقت اپنی سواری سے گر کر ہلاک ہو گئین - اسکو امام بخاری نے

فی صحیحہ فی کتاب الجھاد فی باب الدعاء بالجھاد

صحیح بخاری کی کتاب الجہاد مین روایت کیا ہے اور یہ اُس باب مین ہے جسمین جہاد

والشھادۃ للرجال والنساء ورواہ ابوداود بمعناہ

اور شہادت کی دعا مردون عورتون کے لئے ہے - اور ابو داود نے اسکے معنے

فِي سُنَنِهٖ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

سنن ابوداؤد کی کتاب الجہاد میں روایت کیے ہیں۔ اور عبداللہ بن عمرو

ابْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ

ابن العاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ

اللہ تعالےٰ کا یہ قول حکایت قول ابراہیم کے متعلق پڑھا۔ الٰہی ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کردیا

فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ الْاٰيَةَ وَقَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ

پس جو شخص میری پیروی کریگا وہی میرا ہے (الآیۃ) اور حضرت عیسےٰ علیہ

السَّلَامُ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ

السلام کا یہ قول پڑھا الٰہی اگر تو انکو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں اور اگر بخشدے

فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ

تو تو قادر اور دانا ہے۔ اسکے بعد آپنے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ فرمایا الٰہی

اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ اِلٰى

میری امت کو بخش۔ میری امت کو بخش۔ اور رو دیے۔ اللہ تعالےٰ نے حکم دیا اے جبریل

مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ فَاسْئَلْهُ مَا يُبْكِيْكَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ

محمد کے پاس جاؤ گو تمہارا رب خوب جانتا ہے لیکن آنسے پوچھو کہ آپ کیوں روتے ہیں۔ چنانچہ جبریل

عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ السلام آئے۔ اور آپسے سوال کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ وَهُوَ اَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

علیہ وسلم نے انکو اپنے مقولہ کی خبر دی (حالانکہ خدا خوب جانتا تھا) کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا

[illegible]

... ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم ... [illegible]

... طلب المغفرة ... [illegible]

... فانك انت الغفور الرحيم ... [illegible]

... العزيز الحكيم ... [illegible]

يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِي

اے جبرئیل محمد کے پاس جاؤ اور انسے کہو کہ ہم تمکو رضامند کر دینگے اور

أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيْحِهِ فِي كِتَابِ

امت کے معاملہ میں غمناک نہ رکھینگے۔ اسکو مسلم نے اپنی صحیح مسلم کی کتاب

الْإِيْمَانِ فِي بَابِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الایمان میں روایت کیا ہے اس باب میں جہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ذکر

لِأُمَّتِهِ وَبُكَائِهِ شَفَقَةً عَلَيْهِمْ

امت کے لیے اور رونے کا شفقت امت کے حال پر بیان ہے

الْبَابُ الثَّانِيْ فِي بَيَانِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ تَعَالَى بِالنَّبِيِّ

دوسرا باب … محبت الٰہی کا بیان … نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ

صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ۔ اللہ

تَعَالَى وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا

تعالیٰ فرماتا ہے … قسم … اور رات کی جب … نہ چھوڑا تمہارے رب نے

قَلَى وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَى وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ

… آخرت بہتر ہے … دنیا سے … اور عنقریب ہے کہ تمکو کچھ ایسا دیگا

رَبُّكَ فَتَرْضَى أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَآوَى وَوَجَدَكَ ضَالًّا

کہ تم خوش ہو جاؤ گے … یتیم … جگہ دیا اور راہ گم کردہ پایا

فَهَدَى وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَى فَأَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ

پھر رہبری کی … اور تمکو درویش پایا پس غنی کر دیا … اب یتیم پر قہر نکرو

٢٣

التنزيل في تفسير

ولما نزلت قال عليه السلام اذا لا ارضى

قط وواحد من امتي في النار حتى يدخل ولسوف يعطيك ربك

من الثواب وقيل من النصر والتمكين وكثرة المؤمنين فترضى قال

البغوي في معالم التنزيل [illegible] تيقنين قال

في الجلالين والمراد تيقنين قوله تعالى ما ودعك ربك وما قلى تيقنين قوله

تعالى وللآخرة خير لك من الاولى ولسوف يعطيك ربك فترضى تمام

وقوله تعالى الم يجدك يتيما فآوى قال البيضاوي تعديد لما انعم عليه

تنبيها على انه كما احسن اليه فيما مضى يحسن فيما يستقبل [illegible] قال البيضاوي

وقال البغوي في معالم التنزيل عن ابن عباس قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم سألت ربي مسألة وددت اني لم اكن سألته قلت

يا رب [illegible]

[illegible]

وانما يعطيه الله

والآخرة كرامة افضل من ذلك لتقدمه على الانبياء عليهم

ان فارس الآخرة افضل من ذلك [illegible] مدارك التنزيل

السلام وشهادة امته على الامم وغير ذلك كما قال رسول الله

وقال في معالم التنزيل [illegible]

[illegible]

عنه [illegible] معالم [illegible] في قوله واما السائل فلا تنهر طالب العلم هذا في معالم التنزيل وفيه اسناد حديث

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

اور سائل کو نہ جھڑکو - اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا اظہار کرو

عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ

سفیان اسود بن قیس سے اور وہ جندب

ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ احْتَبَسَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى

بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے سے رک گئے - قریش کی ایک عورت تھا

أَبْطَأَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ فَنَزَلَتْ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى

کہ ابکے تو آپکے شیطان نے بہت دیر لگائی - جواب میں یہ آیتیں نازل ہوئیں - والضحی واللیل اذا سجی

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيْحِهِ

ما ودعک ربک وما قلی - اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی

فِي كِتَابِ التَّهَجُّدِ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ

کتاب التہجد میں روایت کیا ہے اور جندب بن سفیان فرماتے ہیں

اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ

کہ ایکبار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور دو تین دن تک

لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرْجُو

اٹھ نہ سکے ایک عورت آئی اور آپسے کہا اے محمد مجھے توقع ہے

أَنْ يَكُوْنَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ

کہ تمھارے شیطان نے تمکو چھوڑ دیا میں گمان نہیں کرتی کہ وہ

لَيْلَتَيْنِ اَوْثَلَاثٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى

دو یا تین رات سے آپکے قریب آیا ہو - اللہ تعالے نے - والضحی واللیل اذا سجے

مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَاقَلٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ

ما ودعک ربک وما قلے نازل . اسکو بخاری نے اپنی صحیح بخاری کی

كِتَابِ التَّفْسِيْرِ فِيْ تَفْسِيْرِ سُوْرَةِ وَالضُّحٰى وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ

کتاب التفسیر میں - سورۃ والضحی کی تفسیر کے متعلق روایت کیا ہے اور مسلم نے

فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ الْجِهَادِ فِيْ بَابِ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى

اپنی صحیح مسلم کی کتاب الجہاد کے اس باب میں روایت کیا ہے جسمیں مشرکین کے ہاتھ سے رسول اللہ صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَذَى الْمُشْرِكِيْنَ وَعَنْ شُعْبَةَ

اللہ علیہ وسلم کو اذیتیں پہنچنے کا ذکر ہے اور شعبہ

۲۵

عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ قَالَتْ

اسود بن قیس سے بطور روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے جندب بجلی سے سنا ہے کہ

اِمْرَأَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرٰى صَاحِبَكَ اِلَّا اَبْطَأَكَ

ایک عورت نے اعتراض سے کہا یا رسول اللہ مجھے تو یہ گمان ہے کہ آپکے صاحب (جبرئیل) نے بہت دیر لگائی

فَنَزَلَتْ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ

چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ما ودعک ربک وما قلے - اسکو بخاری نے

صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ التَّفْسِيْرِ فِيْ تَفْسِيْرِ سُوْرَةِ وَالضُّحٰى

اپنی صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں سورہ والضحی کی تفسیر کے متعلق روایت کیا ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ

اور ابن عباس سے روایت ہے کہ چند آدمی جو رسول خدا

صلى الله عليه وسلم ينتظرونه فخرج حتى اذا دنا

صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے ایک جگہ۔ بیٹھے آپکا انتظار کر رہے تھے۔ چنانچہ آپ نکلے اور جب

منهم سمعهم يتذاكرون فسمع حديثهم فاذا بعضهم

آنکے قریب پہنچے تو انھیں باہم باتین کرتے سنا۔ اور آنکیطرف کان لگایا۔ انہین بعض کا

يقول عجبا ان الله اتخذ من خلقه خليلا فابراهيم

یہ قول تھا کہ مین تعجب کرتا ہون خدا نے اپنی مخلوق مین سے ایک شخص کو اپنا دوست بنایا۔ یعنے ابراہیم

خليله وقال آخر ماذا باعجب من وكلم الله موسى

آسکے دوست ہین دوسرے نے کہا اس سے زیادہ تعجب کیا ہوگا کہ اُنہے موسے سے

تكليما وقال آخر فعيسى كلمة الله وروحه وقال آخر

کلام کیا۔ ایک اور نے کہا عیسے اُسکا کلمہ اور اُسکی روح ہے ایک اور نے کہا

وآدم اصطفاه الله فخرج عليهم فسلم وقال قد سمعت

آدم اُسکے برگزیدہ نبی ہین۔ یہ سنکر آپ تشریف لائے۔ اور سلام کیا۔ پھر فرمایا کہ مینے

كلامكم وعجبكم ان ابراهيم خليل الله وهو كذلك

تمھاری باتین اور تعجب کرنا سب سن لیا۔ ابراہیم خلیل اللہ ہین اور وہ اسی لائق ہین

وموسى نجيه وهو كذلك وعيسى روحه وكلمته و

اور موسے اُسکے ہمراز ہین اور وہ اسی لائق ہین۔ عیسے اُسکے کلمے اور روح ہین اور

هو كذلك وآدم اصطفاه الله تعالى وهو كذلك

وہ اسی لائق ہین۔ آدم اُسکے برگزیدہ نبی ہین۔ اور وہ اسی لائق ہین۔

الا وانا حبيب الله ولا فخر وانا حامل لواء الحمد يوم

سنو جی مین محبوب خدا ہون۔ اسمین کسی قسم کا فخر نہین۔ اور مین قیامت کو لواء حمد

الْقِيَامَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ

اٹھاؤنگا آدم اور انکے ماسوا اسی لوا الحمد کے نیچے ہونگے - اسمین فخر نہین مین سب سے پہلے شفاعت کرونگا

وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ

اور قیامت کے دن سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی - اسمین فخر نہین - اور مین سب سے پہلے

الْجَنَّةِ وَلَا فَخْرَ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ

جنت کی زنجیرین ہلاؤنگا - اسمین فخر نہین - چنانچہ اللہ تعالے دروازے کھولدیگا - اور مجھکو اسمین داخل کریگا اور میرے ساتھ فقرا

الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللّٰهِ

مسلمان ہونگے - اسمین فخر نہین - مین اللہ کے نزدیک اولین و آخرین سے بہت زیادہ مکرم ہونگا

وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ فِي أَوَّلِ سُنَنِهِ فِي بَابِ مَا أُعْطِيَ

اسمین فخر نہین - اسکو دارمی نے سنن دارمی کے اوّل مین روایت کیا ہے اس باب مین جہان

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضْلِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اُس بزرگی کا ذکر ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیگئی ہے - اور ترمذی نے

فِي جَامِعِهِ فِي أَبْوَابِ الْمَنَاقِبِ

جامع ترمذی کے ابواب مناقب مین ذکر کیا ہے

الْبَابُ الثَّالِثُ فِي إِكْرَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تیسرا باب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان اکرام مین

بِقِتَالِ الْمَلَائِكَةِ مَعَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جانب ہوکر فرشتونکے جنگ کرنے سے متعلق ہے - اللہ تعالے

فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

سورۂ آل عمران مین فرماتا ہے - بیشک خدا نے مقام بدر مین تمھاری مدد کی جبکہ تم پست حالت مین تھے

حتی ترضے اوصفیت حال لنعم لذا فی شرح صحیح البخاری للعلامۃ القسطلانی وقولہ علیہ اداۃ الحرب ای آلۃ الحرب من سلاح ونحوہ ۱۲ ش ق

۲۸

فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

پس تم خدا سے ڈرو تاکہ تم شکر گزار ہو ۔ جبکہ تم مسلمانوں سے یہ کہہ رہے تھے کہ

اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

کیا تمکو یہ کافی نہو گا کہ تمھارا پروردگار تین ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد کرے

مُنْزَلِيْنَ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ

جو آسمان سے اترین ہاں اگر تم صبر کرو ۔ اور خدا سے ڈرو اور دشمن اپنے اسی جوش خروش سے تمھارے سامنے آئین

هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ

تو خدا ایسے پانچ ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد کرے جو علامت خاص رکھتے ہونگے ۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ وَ

اور اس مدد کو اللہ تعالے نے تمہاری بشارت کا سامان اور تمھارے دلونکے اطمینان کا باعث بنایا

مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ لِيَقْطَعَ طَرَفًا

مدد اسی خدا کیطرف سے ہوتی ہے جو غالب اور دانا ہے ۔ تاکہ

مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ عَنْ

کافروں کی ایک جماعت کو ہلاک کر دے یا ذلیل کرے اور وہ ناکامیاب ہوکر واپس ہوجائین

ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ

ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا

بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ

جبریل یہ ہیں اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے اور لڑائی کے تیار لگائے ہوئے ہیں

وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ

اور رفاعہ بن رافع جو اہل بدر سے ہیں بطور روایت فرماتے ہیں کہ

۲۹

جبرئيل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما تعدون

جبرئیل نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر یہ کہا کہ تم

اهل بدر فيكم قال من افضل المسلمين او كلمة نحوها

اپنے لوگون مین اہل بدر کو کیسا سمجھتے ہو - فرمایا تمام مسلمانون سے افضل یا اسی کے قریب کوئی اور کلمہ فرمایا

قال وكذلك من شهد بدرا من الملائكة رواهما

جبرئیل بولے اسیطرح وہ فرشتے ہین جو بدر مین حاضر ہوے تھے دیگر فرشتون سے افضل گنے جاتے ہین ان دونون حدیثون کو

البخاري في صحيحه في كتاب المغازي في باب شهود

بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب المغازی مین روایت کیا ہے جسمین

الملائكة بدرا وعن عائشة قالت لما رجع النبي

بدر کے دن فرشتون کے حاضر ہونے کا ذکر ہے اور حضرت عائشہ روایت فرماتی ہین کہ رسولخدا

صلى الله عليه وسلم من الخندق ووضع السلاح

صلے اللہ علیہ وسلم جب غزوہ خندق سے واپس آئے - اور ہتھیار اوتار کر

واغتسل اتاه جبرئيل فقال قد وضعت السلاح

غسل کیا تو جبرئیل نازل ہوئے اور یہ فرمایا کہ تمنے تو ہتھیار رکھدیے

والله ما وضعناه اخرج اليهم قال فالى اين قال ههنا

مگر خدا کی قسم ہمنے ابھی نہین رکھے کافرون کیطرف جائیے آپنے فرمایا کہان جاؤن جبرئیل بولے وہان

واشار الى بني قريظة فخرج النبي صلى الله عليه وسلم

اور بنی قریظہ کیطرف اشارہ کیا - پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اليهم وعن انس قال كاني انظر الى الغبار ساطعا

انپر جا چڑھے - انس بطور روایت کہتے ہین کہ گویا مین ابتک اس غبار کو دیکھ رہا ہون جو

فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبِ جِبْرَئِيلَ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللّٰهِ

بنی غنم کے رستہ میں جبرئیلؑ کے لشکر کے باعث بلند ہو گیا تھا - جبکہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ

صلے اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ پر چڑھائی کر رہے تھے - اور براء بن

عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ

عازب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بنی قریظہ کے دن

لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ اُهْجُ الْمُشْرِكِينَ فَاِنَّ جِبْرَئِيلَ مَعَكَ

حسان بن ثابت کو حکم دیا کہ تم مشرکین کی ہجو بیان کرو - بیشک جبرئیلؑ تمھارے ساتھ ہیں

رَوَى الْبُخَارِيُّ الْاَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ

ان تینوں حدیثوں کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب المغازی میں

الْمَغَازِي فِي بَابِ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت کیا ہے - جس باب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

مِنَ الْاَحْزَابِ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَاَيْتُ

احزاب سے واپس ہونے کا ذکر ہے - سعد بن ابی وقاص بطور روایت فرماتے ہیں کہ میں نے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو احد کے دن اس حال میں دیکھا کہ آپکے ہمراہ دو شخص اور تھے

يُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ

جو آپکی جانب سے لڑ رہے تھے - انکے کپڑے سفید تھے - میں نے انکی سی سخت لڑائی

مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ

نہ کبھی پہلے دیکھی نہ بعد - اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب المغازی -

۳۱

المغازی فی باب اذ همت طائفتان منکم ان تفشلا

مین روایت کیا ہے - جس باب مین اذ ہمت طائفتان منکم ان تفشلا کا ذکر ہے -

ورواه مسلم بمعناه فی صحیحه فی کتاب الفضائل

اور مسلم نے اسکے معنے صحیح مسلم کی کتاب الفضائل - مین روایت کئے ہین

فی باب اکرامه بقتال الملئکة معه صلی الله علیه

جس باب مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جانب ہو کر فرشتون کے جنگ کرنے کے باعث آپکے اکرام کا ذکر ہے -

وسلم وروی مسلم بالاسناد الاخر فی الباب المذکور

اور مسلم نے سعد سے دوسرے اسناد کے ساتھ باب مذکور مین روایت کیا

عنه قال رایت عن یمین رسول الله صلی الله علیه

کہ سعد کہتے ہین مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے داہنی طرف

وسلم وعن شماله یوم احد رجلین علیهما ثیاب

اور بائین طرف احد کے دن دو شخص دیکھے - جنکے کپڑے

بیاض ما رایتهما قبل ولا بعد یعنی جبرئیل و

سفید تھے نہ مینے آنکو کبھی اس سے پہلے دیکھا تھا نہ اس کے بعد - یہ دونون جبرئیل اور

میکائیل علیهما السلام

میکائیل علیہما السلام تھے

الباب الرابع فی الصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم و

چوتھا باب - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور

السلام علیه قال الله تعالی فی سورة الاحزاب ان الله وملئکته

سلام بھیجنے کے بیان مین - اللہ تعالے سورہ احزاب مین فرماتا ہے - کہ اللہ اور اسکے فرشتے

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ

نبی پر درود بھیجتے ہیں - مسلمانو - تم بھی ان پر درود

وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور سلام بھیجا کرو - جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ

صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں - میں مکہ کے اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مجھے سلام کیا کرتا تھا

عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّيْ لَأَعْرِفُهُ الْآنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ

حالانکہ میں ابھی مبعوث نہیں ہوا تھا - میں ابتک اسے پہچانتا ہوں - اسکو مسلم نے

صَحِيْحِهِ فِيْ أَوَّلِ كِتَابِ الْفَضَائِلِ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ

صحیح مسلم کی کتاب الفضائل کے اول میں روایت کیا ہے - اور علی بن ابی طالب سے روایت

قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ

فرماتے ہیں کہ ہم مکہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے - اتفاقاً آپکے ہمراہ

فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَرَرْنَا بَيْنَ الْجِبَالِ وَالشَّجَرِ فَلَمْ نَمُرَّ

بعض اطراف مکہ کیطرف نکلے - اور پہاڑوں اور درختوں میں سے ہوکر گزرے - ہماری رہگزر میں

بِشَجَرَةٍ وَلَا جَبَلٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

کوئی درخت یا پہاڑ ایسا نہ تھا جسنے یہ نہ کہا ہو - کہ السلام علیک یا رسول اللہ

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ فِيْ أَوَّلِ سُنَنِهِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ كَذَا

اسکو دارمی نے اول سنن دارمی میں اور ترمذی نے روایت کیا ہے اسیطرح

فِيْ مِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ فِيْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ وَعَنْ يَعْلٰى

مشکوٰۃ المصابیح کے باب المعجزات میں ہے - اور یعلے

ابن مرة الثقفي قال ثلاثة اشياء رأيتها من رسول الله

ابن مرہ ثقفی کہتے ہین کہ مینے تین باتین رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم بيننا نحن نسير معه اذ مررنا

صلے اللہ علیہ وسلم کی دیکھین (۱) ہم آپکے ساتھ چلے جارہے تھے کہ اتفاقا ہمارا گزر

ببعير يسنى عليه فلما رآه البعير جرجر فوضع جرانه

ایک اونٹ کیطرف ہوا جو پانی کھینچا کرتا تھا - اونٹ نے آپکو دیکھا فریاد کی اور اپنی گردن جھکا دی

فوقف عليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال اين

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُسکے پاس آکر ٹھیر گئے اور یہ فرمایا کہ اسکا

صاحب هذا البعير فجاءه فقال بعنيه فقال بل

مالک کہان ہے - چنانچہ مالک آگیا - آپنے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھ بیچ ڈال اسنے کہا نہین بلکہ

نهبه لك يا رسول الله وانه لاهل بيت ما لهم

یا رسول اللہ ہم آپکو ہبہ کرتے ہین - اور یہ اُن لوگونکی ملک ہے جنکے پاس

معيشة غيره قال اما اذ ذكرت هذا من امره فانه

وجہ معاش بجز اسکے اور کچھ نہین - آپنے فرمایا کہ اگر یہی حال ہے تو خیر - مگر یہ

شكى كثرة العمل وقلة العلف فاحسنوا اليه

کام کی زیادتی اور چارہ کی کمی کی شکایت کرتا ہے - اس سے نیکی کرو - (۲)

ثم سرنا حتى نزلنا منزلا فنام النبي صلى الله عليه

پھر ہم آگے چلکر ایک منزل مین آترے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم فجاءت شجرة تشق الارض حتى غشيته ثم

وسلم سو رہے - اتنے مین زمین کو چیرتا ہوا ایک درخت آیا اور اسنے آپکو ڈھانک لیا اور

۳

رَجَعَتْ اِلٰی مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اپنی جگہ چلا گیا جب وقت رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَاْذَنَتْ رَبَّهَا

علیہ وسلم بیدار ہوے مینے اس واقعہ کا ذکر کیا - آپنے فرمایا یہ درخت اپنے خدا سے اذن لیکر آیا تھا

فِيْ اَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کر آئے چنانچہ اللہ تعالے نے اسکو اذن دیدیا

لَهَا قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهٖ

(۳۶) پھر ہم آگے چلکر ایک پانی کیطرف گزرے - یہاں ایک عورت آپکے خدمت مین ایک بچہ لیکر آئی جسے

جِنَّةٌ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْخِرِهٖ ثُمَّ

جنون تھا - رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا نتھنا پکڑا اور پھر

قَالَ اُخْرُجْ فَاِنِّيْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا

یہ فرمایا کہ نکل جا مین محمد رسول اللہ ہون - پھر ہم وہان سے پلٹ کر

مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَسَاَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَ

اسی پانی کیطرف گزرے آپنے لڑکے کا حال پوچھا - اس عورت نے کہا کہ

الَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَاَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ رَوَاهُ

اس خدا کی قسم جسنے آپکو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے - ہمنے آپکے بعد اسکی کوئی حرکت جس سے جنون کا شک ہو نہیں دیکھی اسکو

فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ كَذَا فِيْ مِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ فِيْ بَابِ

شرح السنہ مین روایت کیا ہے اور اسیطرح مشکوۃ المصابیح کے باب

الْمُعْجِزَاتِ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَاَلَتْنِيْ اُمِّيْ مَتٰى

المعجزات مین ہے - اور حذیفہ سے روایت ہے کہ آپنے کہا میری ماں نے مجھے پوچھا

۳۴

عَهْدُكَ تَعْنِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

جانے کا وقت (یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس) کب آئے گا۔ مینے جواب دیا

مَا لِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّي فَقُلْتُ لَهَا

فلان فلان دن سے مین آنکے پاس جانے کا کوئی وقت نہین نکال سکتا۔ میری ماں نے مجھے برا بھلا کہا مینے کہا

دَعِينِي آتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُصَلِّي مَعَهُ

اچھا مجھے چھوڑدو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤن اور آنکے ساتھ

الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ

مغرب پڑھون۔ اور یہ سوال کرون کہ آپ میرے اور تمھارے لئے مغفرت چاہین۔ مین نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور آپکے ساتھ مغرب پڑھی چنانچہ آپنے نماز پڑھی

حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي

یہان تک کہ عشاء کی نماز ادا کی۔ پھر آپ واپس ہوے اور مین پیچھے ہولیا آپنے میری آواز سنی

فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ

اور فرمایا یہ کون ہے۔ کیا حذیفہ ہے مینے عرض کیا ہان۔ فرمایا تجھے کیا کام ہے

غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ قَالَ إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ

خدانے تجھے اور تیری ماں کو بخشدیا۔ پھر فرمایا کہ یہ فرشتہ

الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ

زمین پر اس رات سے پہلے کبھی نازل نہین ہوا۔ اس نے اپنے خدا سے اجازت لی ہے کہ

يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ

مجھے سلام کرے اور اسبات کی بشارت دے کہ فاطمہ رضہ جنتی عورتون کی سردار ہین

الجنة وان الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة
اور حسن و حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں
رواه الترمذی فی جامعه فی ابواب المناقب وقال
اسکو ترمذی نے جامع ترمذی کے ابواب مناقب میں روایت کرکے کہا ہے
هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه لا نعرفه
کہ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے
الا من حديث اسرائيل وعن نبيه بن وهب ان
کہ اسرائیل کے سوا کسی اور نے روایت کیا ہو۔ اور نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ
كعبا دخل على عائشة فذكروا رسول الله صلى الله
کعب حضرت عائشہ کے پاس آئے۔ حاضرین رسول اللہ صلے اللہ
تعالى عليه وسلم فقال كعب ما من يوم يطلع
وسلم کا تذکرہ کرنے لگے۔ کعب نے کہا۔ بلا ناغہ ہر روز
الا نزل سبعون الفا من الملئكة حتى يحفوا بقبر
ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور قبر اطہر
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يضربون باجنحتهم
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈھانک لیتے ہیں۔ اور اپنے بازو بچھاتے ہیں
ويصلون على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے ہیں
حتى اذا امسوا عرجوا وهبط مثلهم فصنعوا مثل
پھر جب شام ہوتی ہے تو یہ چلے جاتے ہیں اور اسیقدر اور فرشتے اتر آتے ہیں اور اسیطرح کرتے ہیں

۳۶

ذلك حتى اذا انشقت عنه الارض خرج فى سبعين

یہانتک کہ جب زمین شق ہو گی تو آپ ستر ہزار

الفا من الملٰئكة يزفونه رواه الدارمى فى اوائل

فرشتوں کے جلو مین نکلین گے - ملائکہ آپکو لے چلین گے - اسکو دارمی نے شروع

سننه فى باب ما اكرم الله نبيه صلى الله عليه وسلم

سنن دارمی مین روایت کیا ہے جس باب مین اُس اکرام کا ذکر ہے جو اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

بعد موته وعن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله

آپکی وفات کے بعد کیا ہے - اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم قال من صلى على واحدة صلى الله عليه

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھپر ایکبار درود بھیجے گا اللہ تعالےٰ اسپر

عشرا رواه مسلم فى صحيحه فى كتاب الصلوة فى باب

دس رحمتین نازل کریگا - اسکو مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الصلوٰۃ کے اُس باب مین روایت کیا ہے

الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم بعد التشهد

جسمین تشہد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا ذکر ہے

ورواه الدارمى فى سننه فى كتاب الرقاق فى باب

اور اسکو دارمی نے سنن دارمی کی کتاب الرقاق مین روایت کیا ہے جس باب مین

فضل الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم وعن

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت کا ذکر ہے اور

ابى طلحة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ذات

ابو طلحہ سے روایت ہے کہ ایکدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس حال مین تشریف لائے

٣٧

يَوْمًا وَالْبُشْرٰى يُرٰى فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَاءَنِیْ
کہ خوشی کے آثار آپکے چہرہ پر نمایان تھے۔ پھر آپنے فرمایا کہ میرے پاس
جِبْرَئِیْلُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا یُرْضِیْكَ
جبرئیل علیہ السلام آکر یہ کہگئے ہین کہ اے محمد کیا تم اس سے خوش نہین ہوتے
یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیْ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّیْتُ
کہ تمہاری امت مین سے جو شخص تمپر ایکبار درود بھیجے گا مین
عَلَیْهِ عَشْرًا وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ
آسپر دس رحمتین۔ اور تمہاری اُمت مین سے جو شخص تمپر ایکبار سلام بھیجے گا مین
عَلَیْهِ عَشْرًا رَوَاهُ النَّسَائِیُّ فِیْ سُنَنِهٖ فِیْ كِتَابِ
آسپر دس بار سلام بھیجونگا۔ اسکو نسائی نے سنن نسائی کی کتاب السہو کے
السَّهْوِ فِیْ بَابِ الْفَضْلِ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
اُس باب مین روایت کیا ہے جسمین نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت کا ذکر ہے
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ فِیْ سُنَنِهٖ فِیْ كِتَابِ
اور اُسیکو دارمی نے سنن دارمی کی کتاب الرقاق مین روایت کیا ہے
الرِّقَاقِ وَلَفْظُهٗ قَالَ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اور اُسکے لفظ یہ ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن اسحال مین تشریف لائے
یَوْمًا وَهُوَ یُرٰى الْبِشْرُ فِیْ وَجْهِهٖ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
کہ خوشی کے آثار آپکے چہرہ سے نمایان تھے۔ لوگون نے کہا۔ یا رسول اللہ
اِنَّا نَرٰى فِیْ وَجْهِكَ بِشْرًا لَّمْ نَكُنْ نَّرَاهُ قَالَ اَجَلْ اِنَّ مَلَكًا
ہم آپکے چہرہ پر شادمانی کے ایسے آثار دیکھتے ہین کہ پہلے کبھی نہ دیکھے تھے آپنے فرمایا۔ ہان۔ ایک

٣٨

أَتَانِي فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ اَنَّ رَبَّكَ يَقُولُ لَكَ أَمَا يُرْضِيكَ

میرے پاس آکر یہ کہگیا ہے کہ اے محمدؐ تمھارا رب تمسے فرماتا ہے کہ کیا تم اس سے خوش نہین ہو

اَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ

کہ تمھاری امت میں سے جو شخص تمپر ایکبار درود بھیجیگا مین آسپر

عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا قَالَ

دس رحمتین - اور جو ایکبار سلام بھیجے گا مین آسپر دس بار سلام بھیجونگا سفرماتے ہین

قُلْتُ بَلَى وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

مینے کہا - ہان - مین اس سے خوش ہون - اور انس بن مالک بطور روایت کہتے ہین کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً

صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین - جو شخص مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ

اللہ تعالے آسپر دس رحمتین نازل کرتا ہے اور آسکے دس

خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

گناہ معاف ہوتے ہین اور دس درجے بلند کیے جاتے ہین - اسکو نسائی نے

فِي سُنَنِهِ فِي كِتَابِ الرِّقَاقِ فِي بَابِ الْفَضْلِ فِي الصَّلٰوةِ

سنن نسائی کی کتاب الرقاق کے اس باب مین روایت کیا ہے جسمین

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت کا ذکر ہے - اور عبداللہ

ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ اَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً

فرمایا ہے قیامت کے دن وہی شخص میرے قریب رہے گا جو مجھپر اکثر درود بھیجیگا -

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهٖ فِي كِتَابِ الصَّلٰوةِ فِي

اسکو ترمذی نے جامع ترمذی کی کتاب الصلوٰۃ کے اس

بَابِ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب میں روایت کیا ہے جسمیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت کا ذکر ہے

وَسَلَّمَ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ ایکدن رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منبر کے پاس آجاؤ - چنانچہ ہم پاس آگئے - پھر جب آپ

ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ اٰمِيْنَ فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ

منبر کے ایک پایہ پر چڑھے - تو فرمایا آمین - پھر جب دوسرے پایہ چڑھے

قَالَ اٰمِيْنَ فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ اٰمِيْنَ

فرمایا آمین - پھر جب تیسرے پایہ پر چڑھے - فرمایا آمین

فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ

پھر جب اترے ہمنے کہا - یا رسول اللہ - آج ہمنے آپ سے وہ بات سنی ہے

شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهٗ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ

کہ پہلے کبھی نہ سنی تھی - فرمایا - جبرئیل میرے روبرو ہو کر یہ کہگئے ہیں کہ

بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ قُلْتُ اٰمِيْنَ فَلَمَّا

خدا کرے وہ شخص رحمت سے دور رہے کہ جو رمضان کو پائے اور اسکے گناہ معاف نہوں - میںنے کہا آمین پھر جب

رقيت الثانية قال بعد من ذكرت عنده فلم يصل

دوسرے پایہ پر چڑھا تو یہ کہا وہ شخص رحمت سے دور ہے جسکے روبرو آپکا ذکر آئے اور وہ

عليك فقلت آمين فلما رقيت الثالثة قال بعد

آپ پر درود نہ بھیجے میںنے کہا آمین - پھر جب میں تیسرے پایہ پر چڑھا تو کہا وہ شخص رحمت سے دور ہے

من ادرك ابويه الكبر او احدهما فلم يدخلاه

جسنے اپنے بوڑھے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک کو پایا - اور انھوں نے اسے

الجنة قلت آمين رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد

جنت میں نہ پہنچایا - میںنے کہا آمین - اسکو حاکم نے روایت کیا ہے اور صحیح الاسناد بتایا ہے

كذا في الترغيب والترهيب للحافظ عبد العظيم

کتاب ترغیب و ترہیب مؤلفہ حافظ عبد العظیم

المنذري في الترغيب في صيام رمضان احتسابا

منذری میں اسیطرح ہے - اس باب میں جہاں خالصاً للہ رمضان کے روزے رکھنے کی ترغیب کا ذکر ہے

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه

اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم من صلى علي عند قبري سمعته ومن صلى علي

وسلم نے فرمایا جو شخص مجھپر میری قبر کے قریب آکر درود بھیجے گا میں اسے سن لونگا - اور جو مجھپر

نائيا ابلغته رواه البيهقي في شعب الايمان وعنه

دور سے درود بھیجیگا وہ مجھے پہنچ جائیگا - اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور انہی سے روایت ہے

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے

لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَّ

لوگو- اپنے گھروں کو قبر اور میری قبر کو عید نہ بنانا ہاں

صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ رَوَاهُ

مجھپر درود بھیجتے رہنا- کیونکہ تمھارا درود خواہ تم کہین ہو مجھے پہنچ جائے گا اسکو

النَّسَائِيُّ كَذَا فِيْ مِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

نسائی نے روایت کیا ہے اسیطرح مشکوۃ المصابیح مین ہے اور عبداللہ سے روایت ہے کہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- خدا کے اکثر فرشتے ایسے ہین

سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِي السَّلَامَ رَوَاهُ

جو روئے زمین پر چلتے پھرتے رہتے ہین یہ میری امت کا سلام مجھے پہنچایا کرتے ہین- اسکو

النَّسَائِيُّ فِيْ سُنَنِهٖ فِيْ كِتَابِ السَّهْوِ فِيْ بَابِ التَّسْلِيْمِ

نسائی نے سنن نسائی کی کتاب السہو مین روایت کیا ہے جس باب مین

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ فِيْ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کا ذکر ہے- اور دارمی نے

سُنَنِهٖ فِيْ كِتَابِ الرِّقَاقِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

سنن دارمی کی کتاب الرقاق مین روایت کیا ہے- اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی مسلمان مجھپر سلام بھیجتا ہے

عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ رَوَاهُ

تو اللہ تعالے میری روح واپس کردیتا ہے تاکہ اسکے سلام کا جواب دون اسکو

أَبُوْدَاؤُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ وَعَنْ عُمَرَ

ابوداؤد اور بیہقی نے دعوات کبیر مین روایت کیا ہے - اور عمر

ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ

بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا۔ دعا

بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى

آسمان و زمین کے مابین ٹھہری رہتی ہے - اوپر نہین جاتی جبتک تم اپنے نبی پر درود نہ بھیجو

نَبِيِّكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ كَذَا فِي مِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ

اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے - اسیطرح مشکوٰۃ المصابیح مین ہے -

وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اور فضالہ بن عبید بطور روایت کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ لَمْ يُحَمِّدِ اللّٰهَ

اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز مین دعا کرتے سنا جسنے نہ تو خدا کی تعریف کی

وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ

اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا - رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ ثُمَّ عَلَّمَهُمْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اے نمازی تو نے جلدی کی - پھر آنحضرت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کا طریقہ بتا دیا - اسکے بعد رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ فَمَجَّدَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز پڑھتے سنا کہ اسنے خدا کی بزرگی اور حمد بیان کی

وصلّٰی علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فقال رسول اللّٰه

اور رسول اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا - اسوقت رسول اللہ

صلی اللّٰه علیه وسلم ادع تجب وسل تعط رواه

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - دعا مانگ قبول ہوگی - سوال کر ملیگا - اسکو

النسائی فی سننه فی باب التمجید والصلوٰة علی النبی

نسائی نے سنن نسائی کے اس باب مین روایت کیا ہے جسمین تمجید اور نبی

صلی اللّٰه علیه وسلم فی الصلوٰة وعن عبد اللّٰه بن

صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز مین درود بھیجنے کا ذکر ہے - اور عبداللہ بن

دینار انه قال رایت عبد اللّٰه بن عمر یقف علی قبر

دینار لبطور روایت کہتے ہین کہ مینے عبداللہ بن عمر کو

النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فیصلی علی النبی وعلی ابی بکر

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر کھڑے دیکھا کہ آپ پیغمبر اور ابوبکرؓ

وعمر رواه مالك فی الموطا فی باب ما جاء فی الصلوٰة

اور عمرؓ پر درود بھیج رہے تھے - اسکو مالک نے موطا کے اس باب مین روایت کیا ہے جسمین

علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وعن عبد الرحمٰن بن

نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا ذکر ہے - اور عبدالرحمن بن

ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرة فقال الا اهدی لك

ابی لیلے روایت کرتے ہین کہ کعب بن عجرہ مجھے ملے اور یہ کہا کیا مین تمکو ایک

هدیة ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم خرج علینا

ہدیہ ندون - وہ یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن ہمارے پاس تشریف لائے

فقلنا یا رسول اللہ قد علمنا کیف نسلم علیک فکیف

ہمنے عرض کیا - یا رسول اللہ - آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمکو معلوم ہے - مگر آپ پر

نصلی علیک فقال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل

درود کسطرح بھیجا کریں - فرمایا یہ کہا کرو - اے خدا محمدؐ اور آل محمد پر درود بھیج

محمد کما صلیت علی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم

جسطرح تو آل ابراھیم پر درود بھیج چکا ہے - تو تعریف کیا گیا اور بزرگ ہے - اے خدا

بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراھیم

محمدؐ اور آل محمد پر برکت نازل کر - جسطرح تونے آل ابراھیم پر برکت نازل کی ہے -

انک حمید مجید رواہ البخاری فی صحیحہ فی کتاب

تو تعریف کیا گیا اور بزرگ ہے - اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الدعوات

الدعوات ورواہ مسلم فی صحیحہ فی کتاب الصلوۃ

مین روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الصلوۃ کے اُس

فی باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد

باب مین روایت کیا ہے جسمین نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر تشہد کے بعد درود بھیجنے کا ذکر ہے

التشھد الا ان فی روایتہ قد عرفنا مکان قد علمنا

مگر مسلم کی روایت مین لفظ قد علمنا کی جگہ لفظ قد عرفنا آیا ہے

وعن ابی ھریرۃ عن النبی قال من سرہ ان یکتال

اور ابو ہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جسکو یہ

بالمکیال الاوفی اذا صلی علینا اھل البیت فلیقل

پیمانہ سے ثواب لینا اچھا معلوم ہوتا ہو تو پھر (کہ ہم اہل بیت نبوت ہین) درود بھیجے وقت یہ کہے

۴۵

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اے خدا محمد پر جو نبی ہیں اور انکی ازواج پر جو مسلمانوں کی مائیں ہیں

وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

اور انکی اولاد - اور اہل بیت پر ایسا درود بھیج جیسا کہ تو ابراہیم پر بھیج چکا ہے تو تعریف کیا گیا

مَّجِيْدٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ فِيْ سُنَنِهٖ فِيْ كِتَابِ الصَّلٰوةِ فِيْ

اور بزرگ ہے - اسکو ابوداؤد نے سنن ابوداؤد کی کتاب الصلوٰۃ میں روایت کیا ہے جس

بَابِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ

باب میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر تشہد کے بعد درود پڑھنے کا ذکر ہے

التَّشَهُّدِ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ

اور عبدالرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے اور وہ کعب بن

عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ

عجرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمنے عرض کیا آپکے سلام بھیجنے کا طریقہ ہمنے معلوم کر لیا ہے -

فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

آپ پر درود بھیجنے کا طریقہ کیا ہے - فرمایا یہ کہا کرو - اے خدا محمد پر

وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اور آل محمد پر ایسا درود بھیج جیسا کہ تونے ابراہیمؑ اور آل ابراہیم پر بھیجا تھا

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

تو تعریف کیا گیا اور بزرگ ہے - اور محمدؐ اور آل محمدؐ پر ایسی برکت نازل کر جیسے

بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ابراہیمؑ اور آل ابراہیم پر نازل کی تھی - تو تعریف کیا گیا اور بزرگ ہے -

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ رَوَاهُ

عبد الرحمن کا قول ہے کہ ہم اس درود میں اتنا لفظ اور کہتے ہین وعلینا معہم - اسکو

النَّسَائِيُّ فِيْ سُنَنِهٖ فِيْ بَابِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ

نسائی نے سنن نسائی کے اس باب مین روایت کیا ہے جسمین رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كِتَابِ السَّهْوِ

صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ مذکور ہے - اور یہ کتاب السہو مین ہے

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِيْ تَوْقِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پانچوان باب - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توقیر کے بیان مین -

وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اللہ تعالے سورہ بقر مین فرماتا ہے - مسلمانو

اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكَافِرِيْنَ

لفظ راعنا نہ کہو - بلکہ انظرنا کہا کرو - اور سنو - اور کافروں کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النُّوْرِ

دردناک عذاب ہے - اور اللہ تعالے آخر سورہ نور مین فرماتا ہے

لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

ہمارے رسول کو اپنے مابین اسطرح نہ پکارا کرو جسطرح ایکدوسرے کو پکار لیتے ہو

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ

خدا انکو خوب جانتا ہے جو دوسرے کی آڑ مین ہو کر کھسک جاتے ہین - بس تو

الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ

جو لوگ رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہین وہ کسی فتنے کے پہنچنے یا

عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ سُوْرَۃِ الْاَحْزَابِ

دردناک عذاب مین مبتلا ہونے سے ڈرتے رہین - اور اللہ تعالٰے سورۂ احزاب مین فرماتا ہے

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ

مسلمانو - نبی کے گھرونمین داخل نہوا کرو - مگر اوس وقت

یُّؤْذَنَ لَکُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىہُ وَلٰکِنْ اِذَا

کہ تمکو کھانا کھانے کی اجازت ملے آسکے پکنے کا انتظار نکیا کرو - مگر جب

دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ

بلائے جاؤ تو چلے جایا کرو اور جب کھا چکو چلدیا کرو - اور وہان

لِحَدِیْثٍ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْکُمْ

بات چیت کرنے کے لیئے نہ ٹھیرو - اس سے نبی کو ایذا ہوتی ہے اور وہ تمسے شرماتے ہین

وَاللّٰہُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْہُنَّ مَتَاعًا

لیکن خدا حق سے نہین شرماتا - اور جب نبی کی بیویون سے کوئی چیز مانگو

فَسْـَٔلُوْہُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِکُمْ اَطْہَرُ لِقُلُوْبِکُمْ

تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو - یہ تمھارے اور آنکے دلونکی

وَقُلُوْبِہِنَّ وَمَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا اَنْ

پاکیزگی کا سبب ہے - تمکو یہ مناسب نہین کہ رسول خدا کو ایذا دو - اور نہ یہ

تَنْکِحُوْا اَزْوَاجَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ عِنْدَ اللّٰہِ

کہ نبی کے بعد کبھی آنکی بیبون سے نکاح کرو یہ خدا کے نزدیک

عَظِیْمًا عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ اَنَا اَعْلَمُ

بڑا گناہ ہے - ابو قلابہ سے روایت ہے کہ انس بن مالک فرماتے ہین - مین

الناس بهذه الاية اية الحجاب لما اهديت

اس آیت یعنے آیت حجاب کے شان نزول کو خوب جانتا ہون - جبکہ

زينب الى النبي صلى الله عليه وسلم كانت معه

زینب بعد نکاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجی گئین اور آپکے ساتھ

في البيت صنع طعاما ودعا القوم فقعدوا يتحدثون

گھر مین رہین تو آپ نے بطور ولیمہ کچھ کھانا پکوایا اور لوگونکو بلایا - لوگ بیٹھے باتین کرتے رہے

فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يخرج ثم يرجع وهم

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کبھی باہر جاتے تھے کبھی اندر آتے تھے مگر لوگ اسیطرح

قعود يتحدثون فانزل الله تعالى يايها الذين امنوا

بیٹھے باتین کرتے رہے - اسوقت اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی - مسلمانو -

لا تدخلوا بيوت النبي الا ان يؤذن لكم الى طعام

نبی کے گھرون مین داخل نہوا کرو مگر اسوقت جبکہ تمکو کھانے کیلئے بلایا جائے

غير ناظرين اناه الى قوله من وراء حجاب فضرب

اسکے پکنے کا انتظار نکیا کرو (من وراء حجاب تک) اسوقت

الحجاب وقام القوم رواه البخاري في صحيحه في كتاب

پردہ مقرر ہوا - اور لوگ اٹھگئے - اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی

التفسير وقال الله تعالى في سورة الحجرات يايها الذين

کتاب التفسیر مین روایت کیا ہے - اور اللہ تعالے سورہ حجرات مین فرماتا ہے اے

امنوا لا تقدموا بين يدي الله ورسوله واتقوا الله

مسلمانو - خدا اور اسکے رسول کے سامنے پیشدستی نکرو - اور خدا سے ڈرو

الحجرات اكثرهم لا يعقلون ولو انهم صبروا حتى تخرج اليهم لكان خيرا لهم والله غفور رحيم ہذا لفظہ معالم التنزیل ۱۲

إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَرْفَعُوٓا

بیشک خدا سنتا جانتا ہے - مسلمانو - اپنی

أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ

آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ بڑھاؤ - اور آنسے پکار پکار کر باتیں نکرو

كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

جسطرح آپسمیں کرتے ہو کہیں ایسا نہو تمہارے اعمال نابود ہو جائیں اور تمکو خبر بھی نہو

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ أُولٰٓئِكَ

جو لوگ رسول خدا کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں - آن کے

الَّذِينَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ

دلوں کو اللہ تعالے نے تقوے کے لئے آزمایا ہے آنکے لئے مغفرت اور

عَظِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَآءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ

بڑا ثواب ہے - جو لوگ تمکو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں - آنمیں اکثر

۵۰

لَا يَعْقِلُوْنَ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ

سمجھتے نہیں - اور اگر وہ تمہارے نکلنے تک صبر کرتے تو

خَيْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ

انکے لئے بہتر ہوتا - اور اللہ بخشنے والا - مہربان ہے - نافع بن عمر

ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ الْخَيِّرَانِ يَهْلِكَا اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ

ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ دو نیک شخص یعنے ابو بکرؓ و عمرؓ ہلاک ہونے کو تھے

رَفَعَا اَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ

کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو اپنی آوازیں بلند کیں جبکہ

قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَاَشَارَ اَحَدُهُمَا بِالْاَقْرَعِ بْنِ

آپکے پاس قبیلہ بنی تمیم کے سوار آئے - ایک نے کہا کہ اقرع بن

حَابِسٍ اَخِيْ بَنِيْ مُجَاشِعٍ وَاَشَارَ الْاٰخَرُ بِرَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ

حابس جو قبیلہ بنی مجاشع میں سے ہے امیر مقرر ہو - دوسرے نے کسی اور کے لئے کہا -

نَافِعٌ لَا اَحْفَظُ اسْمَهٗ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا

نافع کہتے ہیں مجکو اسکا نام یاد نہیں رہا - اسوقت ابو بکرؓ نے عمرؓ سے کہا اس معاملہ میں تم صرف

خِلَافِيْ قَالَ مَا اَرَدْتُّ خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا

میری مخالفت کرتے ہو - عمرؓ نے جواب دیا - میں تمہاری مخالفت نہیں چاہتا - انمیں دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں

فِيْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا

اور اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی - مسلمانو - اپنی آوازیں بلند نکرو -

اَصْوَاتَكُمُ الْاٰيَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ

الآیۃ - ابن زبیر کا قول ہے کہ پھر تو عمرؓ کا یہ طریقہ ہو گیا کہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ وَلَمْ

جبتک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پوچھ نہ لیتے تھے کہ یہ تمنے کیا کہا عمرؓ کی کوئی بات سمجھ نہ سکتے تھے اور

يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

ابن زبیر نے اسے اپنے باپ دینے نانا ابوبکرؓ کیجانب سے ذکر نہین کیا۔ اور ابن جریج کیطور روایت

قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ

کہتے ہین کہ مجکو ابن ابی ملیکہ سنے - اور انکو عبد اللہ بن زبیر نے

أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

خبر دی کہ قبیلہ بنی تمیم کے چند سوار رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ

علیہ وسلم کے پاس آئے ابوبکرؓ نے کہا قعقاع بن معبد کو امیر بنا یئے

وَقَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

اور عمرؓ نے کہا۔ اقرع بن حابس کو مقرر فرما یئے - ابوبکرؓ نے کہا

مَا أَرَدْتَ إِلَى أَوْ إِلَّا خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ

میری مخالفت سے تمھارا کیا مقصود ہے - عمرؓ نے کہا میرا مقصود تمھاری مخالفت نہین ہے

فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِي ذٰلِكَ يَا أَيُّهَا

پھر دونو جھگڑے اور دونو کی آوازین بلند ہو گئین - اس معاملہ مین یہ آیت اتری - اے

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ حَتَّى

مسلمانو خدا اور اسکے رسول سے آگے نہ بڑھو

انْقَضَتِ الْآيَةُ وَعَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(اسکے آخر الآیة) اور موسے بن انس انس بن مالک سے روایت کرتے ہین

٥٢

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ

کہ ایکبار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کو تلاش کیا۔

فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَأَتَاهُ

تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں آپکے پاس آنکی خبر لائے دیتا ہوں۔ چنانچہ گئے

فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ

تو انکو اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھا پایا ۔ پوچھا کہ

مَا شَأْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

تمھارا کیا حال ہے ۔ ثابت نے کہا برا حال ہے ۔ میں اپنی آواز۔ رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ

صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی رکھا کرتا تھا ۔ اسلئے میرے عمل نابود ہوگئے اور میں

النَّارِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ

دوزخی ہوگیا ۔ پھر وہ شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ ثابت

كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ

یہ یہ کہتے ہیں ۔ موسے کا قول ہے کہ وہ شخص ثابت کے پاس دوسری مرتبہ بڑی بشارت

عَظِيمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ

لیکر گیا ۔ آپنے حکم دیا ثابت سے کہدو کہ تم

أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَى الْبُخَارِيُّ

دوزخیوں میں نہیں ۔ بلکہ جنتیوں میں ہو ۔ بخاری نے

الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ التَّفْسِيرِ فِي

ان تینوں حدیثوں کو صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں

تَفْسِيرُ سُورَةِ الْحُجُرَاتِ وَعَنِ النُّعْمٰنِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ

تحت تفسیر سورہ حجرات روایت کیا ہے۔ نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ایکبار

اسْتَاذَنَ اَبُوْبَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ

ابو بکرؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت چاہی اور اتفاقاً حضرت

عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا

عائشہؓ کو بڑی آواز سے بولتے سنا۔ آپ نے گھر میں جا کر حضرت عائشہ کو طمانچہ مارنے کیلئے پکڑا اور کہا

اَرَاكِ تَرْفَعِيْنَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میں تجکو دیکھتا ہوں کہ اپنی آواز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی رکھتی ہو۔

وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهُ وَخَرَجَ

اسوقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ کو روکتے رہے اور

اَبُوْبَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ

ابو بکر خفا ہو کر چلے گئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسنے

خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ اَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ

ابو بکر کے چلے جانیکے بعد فرمایا۔ کیوں دیکھا میں نے تمکو ایک مرد کے ہاتھ سے بچالیا۔ نعمان کا قول

فَمَكَثَ اَبُوْبَكْرٍ اَيَّامًا ثُمَّ اسْتَاذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

کہ ابو بکر نے چند روز توقف کیا۔ اور ایکدن پھر رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا

علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت چاہی اور یہ دیکھا کہ دونوں نے صلح کرلی ہے۔ ابو بکرؓ

اَدْخِلَانِيْ فِيْ سِلْمِكُمَا كَمَا اَدْخَلْتُمَانِيْ فِيْ حَرْبِكُمَا فَقَالَ

جسطرح تم دونوں نے مجھے اپنی لڑائی میں شامل کرلیا تھا صلح میں بھی کرو۔

۵۴

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اچھا ہمیں منظور رہے - اچھا ہمیں منظور رہے

رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ فِيْ سُنَنِهٖ فِيْ كِتَابِ الْاَدَبِ فِيْ بَابِ

اسکو ابوداؤد نے سنن ابوداؤد کی کتاب الادب میں روایت کیا ہے جس باب میں

مَا جَاءَ فِي الْمِزَاحِ وَعَنْ اِسْحَاقَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عِمْرَانَ

خوش طبعی کرنے کا ذکر ہے - اسحق سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم عمران

ابْنِ حُصَيْنٍ فِيْ رَهْطٍ مِنَّا وَفِيْنَا بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَنَا

ابن حصین کے پاس اپنی قوم کے لوگوں میں بیٹھے تھے اور ہم میں بشیر بن کعب تھے - پس

عِمْرَانُ يَوْمَئِذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمران نے اسدن یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ قَالَ اَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهٗ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ

حیا سر بسر خوبی ہے - یا یہ فرمایا ہے کہ ہر طرح کی حیا بہتر ہے - یہ سنکر بشیر

ابْنُ كَعْبٍ اِنَّا لَنَجِدُ فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ وَالْحِكْمَةِ اَنَّ مِنْهُ

ابن کعب بولے - ہم کتبعض کتابوں یا حکمت میں یہ لکھا پاتے ہیں کہ بعض حیا

سَكِيْنَةً وَّوَقَارًا لِّلّٰهِ قَالَ وَمِنْهُ ضُعْفٌ قَالَ فَغَضِبَ

اطمینان دل اور تعظیم الہی کا باعث ہوتی ہے اور بعض ضعف کا - اسحاق کا قول ہے کہ یہ سنکر

عِمْرَانُ حَتّٰى اَحْمَرَّتَا عَيْنَاهُ وَقَالَ اَلَا اَرٰى اُحَدِّثُكَ

عمران ایسے غضبناک ہوئے کہ دونوں آنکھیں سرخ ہو گئیں - اور یہ کہا کہ میں تو تمکو

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُعَارِضُ فِيْهِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتا ہوں اور تم اسکا مقابلہ کرتے ہو

قَالَ فَاَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيْثَ قَالَ فَاَعَادَ بُشَيْرٌ فَغَضِبَ

اسحق کا قول ہے کہ عمران نے حدیث مذکور کو مکرر بیان کیا اور علیٰ ہذا القیاس بشیر نے اپنی بات دوہرائی اور

عِمْرَانُ قَالَ فَمَا زِلْنَا نَقُوْلُ اِنَّهٗ مِنَّا يَا اَبَا نُجَيْدٍ اِنَّهٗ

عمران سخت غضبناک ہوئے پھر ہم بار بار یہ کہتے رہے کہ اے ابا نجید بشیر ہم ہی میں سے ہے اس میں کچھ

لَا بَاْسَ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ

کھوٹ نہیں ہے - اسکو مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الایمان میں روایت کیا ہے -

فِيْ بَابِ بَيَانِ عَدَدِ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ

جس باب میں ایمان کی شاخوں کی تعداد بیان کی ہے - اور سالم بن

عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

عبد اللہ سے مروی کہ عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں - میں نے رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ اِذَا

علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اپنے عورتوں کو مسجد میں جانے سے نہ روکا کرو جب

اسْتَاْذَنَّكُمْ اِلَيْهَا قَالَ فَقَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ

وہ تم سے اجازت لیا کریں سالم کا قول ہے کہ اسوقت بلال بن عبد اللہ نے کہا خدا کی قسم

لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهٗ سَبًّا

ہم تو انکو روکیں گے - یہ سنکر عبد اللہ ان کیطرف متوجہ ہوئے اور ایسا برا بھلا کہا

سَيِّئًا مَا سَمِعْتُهٗ سَبَّهٗ مِثْلَهٗ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ

کہ اس سے پہلے میں نے کبھی نہیں سنا تھا - اور پھر یہ کہا کہ میں تم سے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں - اور تم کہتے ہو کہ ہم عورتوں کو روکیں گے -

وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور مجاہد ابن عمرؓ سے بطور روایت کہتے ہین کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوْا لِلنِّسَآءِ بِاللَّيْلِ اِلَى

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتون کو رات کے وقت

الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنٌ لَهٗ يُقَالُ لَهٗ وَاقِدٌ اِذًا يَتَّخِذْنَهٗ

مسجدون مین جانے کی اجازت دیدیا کرو۔ ابن عمرؓ کا ایک لڑکے نے جسکا نام واقد تھا یہ کہا کہ اگر عورتین

دَغَلًا قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِهٖ وَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ

فریب کا ذریعہ بنالین گی۔ راوی کا قول ہے ابن عمرؓ نے لڑکے کے سینہ پر ضرب ماری اور یہ کہا کہ مین تجکو

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا رَوَاهُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتا ہون اور تو عمل سے انکار کرتا ہے اس حدیث کو

مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ الصَّلٰوةِ فِيْ بَابِ خُرُوْجِ

مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الصلوۃ مین روایت کیا ہے جس باب مین

النِّسَآءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ الخ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

عورتون کے مسجد مین جانے کا ذکر ہے اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ

صلے اللہ علیہ وسلم ایک جماعت مین تھے جسمین مہاجرین

وَالْاَنْصَارِ فَجَآءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَا

و انصار موجود تھے۔ اتفاقاً ایک اونٹ آیا اور اسنے آپکو سجدہ کیا صحابہ نے کہا کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ

یا رسول اللہ جبکہ چوپائے اور درخت آپکو سجدہ کرتے ہین تو ہم بدرجہ اولےٰ

أَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاكْرِمُوْا اَخَاكُمْ

سجدہ کرنا چاہیے - آپنے فرمایا - اپنے پروردگار کی عبادت اور اپنے بھائی کی عزت کرو

وَلَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ

اور اگر میں کسیکو کسیکے لیے سجدہ کرنیکا حکم دیتا تو عورت سے کہتا کہ

تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ

اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے اور اگر خاوند عورت سے کہے کہ تو زرد پہاڑ کے پتھر

اِلٰى جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰى جَبَلٍ اَبْيَضَ كَانَ

سیاہ پہاڑ کیطرف اور سیاہ پہاڑ کے پتھر سفید پہاڑ کیطرف اٹھا لیجا تو

يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ كَذَا فِيْ مِشْكٰوةِ

اسے زیبا ہے کہ کر گزرے - اسکو احمد نے روایت کیا ہے اور اسیطرح مشکوۃ

الْمَصَابِيْحِ فِيْ كِتَابِ النِّكَاحِ فِيْ بَابِ عِشْرَةِ النِّسَاءِ وَ

المصابیح کی کتاب النکاح کے باب عشرۃ النساء میں ہے - اور

عَنِ ابْنِ شَمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ

ابن شماسہ مہری بطور روایت کہتے ہیں - کہ ہم عمرو بن العاص کے پاس اسوقت آئے جبکہ

وَهُوَ فِيْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ يَبْكِيْ طَوِيْلًا وَّحَوَّلَ وَجْهَهُ اِلَى

وہ حالت موت میں بکثرت رو رہے تھے - اور اپنا منھ

الْجِدَارِ فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُوْلُ يَا اَبَتَاهُ اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

دیوار کیطرف پھیر رکھا تھا آنکے بیٹے نے کہا اے باپ کیا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

صلے اللہ علیہ وسلم نے تمکو بشارت نہیں دی - کیا رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰہ علیہ وسلم بکذا فاقبل بوجہہ وقال

علیہ وسلم مجکو فلان بشارت نہیں دی - راوی کا قول ہے کہ عمرو بن العاص نے ادھر منھ کیا اور یہ کہا

إن أفضل ما نعد شہادۃ أن لا إلہ إلا اللّٰہ وأن

کہ ہم جیسے سب سے افضل گنتے ہین کلمۂ شہادت ہے یعنے لا الٰہ الا اللہ

محمدا رسول اللّٰہ إنی کنت علی أطباق ثلاث لقد

محمد رسول اللہ - مجھپر تین حالتین گزری ہین (۱) میرے

رأیتنی وما أحد أشد بغضا لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ

گمان مین کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم منی ولا أحب إلی من أن أکون قد استمکنت

علیہ وسلم کے ساتھ مجھسے زیادہ بغض رکھتا ہو - اور میرے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ بہتر نہ تھی کہ کبھی موقع پاکر

۵۹

منہ فقتلتہ منہ فلو مت علی تلک الحال لکنت

آپکو شہید کرڈالون - مین اگر اس حالت مین مر جاتا تو ضرور

من أہل النار فلما جعل اللّٰہ الإسلام فی قلبی

دوزخی ہوتا - (۲) پھر جب اللہ تعالے نے میرے دل مین اسلام ڈال دیا

أتیت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقلت ابسط یمینک

تو مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ داہنا ہاتھ لائیے

فلأبایعک فبسط یمینہ قال فقبضت یدی قال

تاکہ آپ سے بیعت کرون آپنے ہاتھ بڑھایا مینے اپنا ہاتھ کھینچ لیا - آپنے فرمایا

ما لک یا عمرو قال قلت أردت أن أشترط قال

اے عمرو - تجکو کیا ہوگیا - مینے عرض کیا کہ مین ایک شرط کرنی چاہتا ہون آپنے فرمایا

تَشْتَرِطُ بِمَاذَا قُلْتُ أَنْ يُغْفَرَ لِي قَالَ أَمَا عَلِمْتَ يَا

کیا شرط کرنی چاہتے ہو۔ میں نے کہا کہ میرے گناہ معاف کر دیے جائیں۔ آپ نے فرمایا اے عمرو کیا تم نہیں

عَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ

کہ اسلام گزشتہ گناہوں کی عمارت ڈھا دیتا ہے اور ہجرۃ

مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَمَا كَانَ

سابق گناہوں کی بنیاد گرا دیتی ہے۔ اور حج پہلے گناہ معاف کرا دیتا ہے اُس وقت

أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کوئی شخص میرے نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب

وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ

اور میری نظروں میں آپ سے بزرگتر نہ تھا اور آپ کی بزرگی کے باعث میری یہ مجال نہ تھی کہ

عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا

آپکو آنکھ بھر کر دیکھ سکوں۔ اگر مجھ سے کوئی آپکا حلیہ پوچھے تو

أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ وَلَوْ مُتُّ عَلَى

میں بتا نہیں سکتا کیونکہ میں آپکو اچھی طرح آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتا تھا۔ اگر میں

تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ

اس حال میں مر جاؤں تو امیدوار ہوں کہ جنتی ہو جاؤں پھر

وَلِينَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا

ہم بہت سی چیزوں کے مالک ہو گئے۔ میں نہیں جانتا کہ انکی بابت میرا کیا حال ہو جب میں مر جاؤں

تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَسُنُّوا عَلَيَّ

تو نہ کوئی رونے والی میرے ساتھ ہو نہ آگ۔ اور جب مجھے دفن کر چکو تو مجھ پر

٦١

التراب سنّاً ثم اقيموا حول قبري قدر ما تنحر جزور

مٹی والدنیا - اور میرے قبر کے گرد اتنی دیر کھڑے رہنا جتنی دیر اونٹ ذبح ہوکر

ويقسم لحمها حتى استانس بكم وانظر ماذا اراجع به

اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں تم سے انس حاصل کروں اور دیکھوں کہ میں کیا جواب دیکر

رسل ربي رواه مسلم في صحيحه في كتاب الايمان

اپنے پروردگار کے فرشتوں کو واپس کرتا ہوں - اسکو مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الایمان میں روایت کیا

في باب كون الاسلام يهدم ما قبله وعن انس

جس باب میں یہ ذکر ہے کہ اسلام سابق کے گناہوں کو دور کردیتا ہے - اور انس

ابن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج

ابن مالک سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے

فقام عبد الله بن حذافة فقال من ابي قال ابوك

اور عبداللہ ابن حذافہ نے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ

حذافة ثم اكثر ان يقول سلوني فبرك عمر على ركبتيه

حذافہ ہے - پھر آپ باربار فرماتے رہے کہ اور پوچھو اور پوچھو بعدہ عمر نے دوزانو بیٹھکر

فقال رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد صلى

کہا کہ ہم اللہ تعالے کے رب ہونے اور اسلام کے دین برحق ہونے اور محمد صلی اللہ

الله عليه وسلم نبيا ثلثا فسكت رواه البخاري في

علیہ وسلم کے نبی ہونے سے رضامند ہیں - یہ بات تین مرتبہ کہی پھر رسول خدا خاموش ہوگئے اسکو

صحيحه في كتاب العلم وعن المقدام بن معدي كرب

بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب العلم میں روایت کیا ہے اور مقدام بن معدی کرب

الْكِنْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

کندی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يُوشِكُ الرَّجُلُ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يُحَدَّثُ بِحَدِيثٍ

وہ وقت نزدیک ہے کہ ایک شخص اپنے تخت پر تکیہ لگا کر بیٹھے گا اور اسکو میری حدیث پہنچے

مِنْ حَدِيثِي فَيَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

کوئی حدیث پہنچیگی تو یہ کہیگا کہ ہمارے تمہارے مابین کتاب اللہ کافی ہے

فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ

ہم اُس میں جس شئے کو حلال پائینگے اُسے حلال جانینگے اور جس شئے کو حرام پائینگے

مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ أَلَا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اُسے حرام سمجھینگے - سنو جی جس شئے کو رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَعَنْ قَبِيصَةَ عَنْ

علیہ وسلم نے حرام کردیا وہ اُسی شئے کی مانند ہے جسے خدا نے حرام کردیا ہو - اور قبیصہ

أَبِيهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيَّ النَّقِيبَ صَاحِبَ

اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عبادۃ بن الصامت انصاری نقیب اور مصاحب

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا مَعَ مُعَاوِيَةَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم معاویہ کے ساتھ

أَرْضَ الرُّومِ فَنَظَرَ إِلَى النَّاسِ وَهُمْ يَتَبَايَعُونَ كِسَرَ

ملک روم کی طرف جہاد کو نکلے اور لوگوں کا یہ حال دیکھا کہ

الذَّهَبِ بِالدَّنَانِيرِ وَكِسَرَ الْفِضَّةِ بِالدَّرَاهِمِ فَقَالَ

سونے کے ٹکڑے دیناروں سے اور چاندی کے ٹکڑے درہموں سے بیچ رہے ہیں فرمایا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ الرِّبَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

اے لوگو تم سود کھاتے ہو — سنے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَبْتَاعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ

صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ سونا سونے کے ساتھ نہ بیچو لو

إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ لَا زِيَادَةَ بَيْنَهُمَا وَلَا نَظِرَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ

برابر۔ برابر۔ لین دین مین نہ زیادتی ہو نہ مہلت — معاویہ نے اُنسے کہا

يَا أَبَا الْوَلِيدِ لَا أَرَى الرِّبَا فِي هٰذَا إِلَّا مَا كَانَ مِنْ نَظِرَةٍ

اے ابوالولید مین تو اس مین مہلت ہی کو سود مین داخل سمجھتا ہون

فَقَالَ عُبَادَةُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عبادہ بولے کہ مین تم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہون

وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ رَأْيِكَ لَئِنْ أَخْرَجَنِي اللّٰهُ لَا أُسَاكِنُكَ

اور تم اپنی رائے کا اظہار کرتے ہو۔ اگر خدا مجھے نکالے تو مین ایسی

بِأَرْضٍ لَكَ عَلَيَّ فِيهَا إِمْرَةٌ فَلَمَّا قَفَلَ لَحِقَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ

جگہ نہ رہونگا جہاں مجھپر تمھاری حکومت ہو۔ پھر جب یہ واپس آئے تو مدینے چلے گئے اور

لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا أَقْدَمَكَ يَا أَبَا الْوَلِيدِ فَقَصَّ

ان سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابوالولید تم یہاں کیونکر چلے آئے اُنھون نے

عَلَيْهِ الْقِصَّةَ وَمَا قَالَ مِنْ مُسَاكَنَتِهِ فَقَالَ ارْجِعْ

سارا قصہ اور اپنے رہنے سہنے کا تذکرہ بیان کر دیا — عمر رض نے فرمایا

يَا أَبَا الْوَلِيدِ إِلَى أَرْضِكَ فَقَبَّحَ اللّٰهُ أَرْضًا لَسْتَ فِيهَا

اے ابوالولید اپنی جگہ واپس چلے آؤ خدا اُس زمین کا بُرا کرے جسمین تم

وَاَمْثَالُكَ وَكَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ لَا اِمْرَةَ لَكَ عَلَيْهِ

یا تم جیسے آدمی نہ ہوں - اور معاویہ کو حکم دیا کہ ان پر تمہاری حکومت نہیں چل سکتی

وَاحْمِلِ النَّاسَ عَلٰى مَا قَالَ فَاِنَّهُ هُوَ الْاَمْرُ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ

لوگوں کو انکا قول ماننے پر ابھارو کیونکہ بات وہی ہے جو انہوں نے کہی - اور ابو سلمہ رضی

اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لِرَجُلٍ يَا ابْنَ اَخِيْ اِذَا حَدَّثْتُكَ عَنْ

روایت ہے کہ ابوہریرہ نے ایک شخص سے کہا میرے بھتیجے جس وقت میں تم کو

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْاَمْثَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنایا کروں تو اسکے مقابلہ میں مثالیں بیان کیا کر

رَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِيْ اَوَائِلِ سُنَنِهِ

ابن ماجہ نے ان تینوں حدیثوں کو سنن ابن ماجہ کے اوائل میں روایت کیا ہے

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ

قیس بن سعد بطور روایت کہتے ہیں کہ میں مقام حیرہ میں آیا تو یہ دیکھا کہ لوگ

يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ يُّسْجَدَ لَهُ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

وسلم کو بطریق اولیٰ سجدہ کرنا چاہیے چنانچہ پھر میں نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ

علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے حیرہ میں یہ دیکھا کہ لوگ

لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَكَ قَالَ

اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں - یا رسول اللہ آپ جس سے کہیں زیادہ سجدہ کے مستحق ہیں - فرمایا

٦٥

أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ

یہ بتاکہ تو میری قبر پر آئے تو کیا اُسے سجدہ کرنے لگے - میں نے عرض کیا

لَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ

نہیں - فرمایا بس تم مجھکو بھی سجدہ نکرو - اگر میں کسیکو کسیکے لئے سجدہ کا حکم دیتا

لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ

تو عورتونکو حکم دیتا کہ اپنے خاوندونکو سجدہ کیا کریں - کیونکہ

اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ فِي

اللہ تعالے نے انپر مردونکا حق لگا دیا ہے اسکو ابو داؤد نے سنن ابو داؤد کی

كِتَابِ النِّكَاحِ فِي بَابِ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

کتاب النکاح میں روایت کیا ہے اُس باب میں جہاں عورت پر خاوند کے حق کا بیان ہے -

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِي حُكْمِ الْمَحَبَّةِ بِالنَّبِيِّ صَلَّى

چھٹا باب - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت رکھنے کے بیان میں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ التَّوْبَةِ

اللہ تعالے سورۂ توبہ میں فرماتا ہے

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ

اسے نبی کہدو - اگر تمہارے باپ دادا اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں

وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ

اور کنبہ قبیلہ اور وہ مال جو تمنے کمائے ہیں اور وہ تجارت جسکے

كَسَادَهَا وَمَسَا[illegible]

مندے سے ڈرتے ہو اور وہ مکان جو سو پسند ہیں تمہارے نزدیک خدا

وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ

اور اُسکے رسول اور اُسکی راہ مین جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہین تو اچھا تم ہی بر صبر کرو کہ خدا

بِأَمْرِهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اپنا حکم نافذ کردے اور خدا فاسقون کی قوم کو ہدایت نہین کرتا - ابوہریرہ سے مروی ہے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، اُس خدا کی قسم

نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ

جسکے قبضہ مین میری جان ہے - تم مین کوئی شخص کامل مومن نہین ہوتا جبتک کہ مین اُسکے نزدیک

مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي

اُسکے باپ اور اولاد سے زیادہ دوست نہوجاؤن - اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی

كِتَابِ الْإِيمَانِ فِي بَيَانِ أَنَّ حُبَّ الرَّسُولِ صَلَّى

کتاب الایمان مین روایت کیا ہے جس باب مین یہ بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِيمَانِ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ

علیہ وسلم کی محبت ایمان مین داخل ہے - اور انس بطور روایت کہتے ہین کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم مین کوئی شخص کامل مومن نہین ہوتا

حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ

جبتک مین اُسکے نزدیک اُسکے باپ اور اولاد اور تمام آدمیون سے زیادہ دوست نہوجاؤن

أَجْمَعِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْبَابِ الْمَذْكُورِ وَرَوَاهُ

اسکو بخاری نے باب مذکور مین روایت کیا ہے - اور اسی کو

مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ فِي بَابِ

مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الایمان میں روایت کیا ہے جس باب میں یہ ذکر ہے

وُجُوبِ مَحَبَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

مِنَ الْأَهْلِ وَالْوَلَدِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَعَنْهُ عَنِ

اپنے کنبے اور اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبت رکھنی واجب ہے - اور وہی انس

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس شخص میں تین خصلتیں ہوں

وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ

وہ ایمان کا مزہ اٹھاتے گا (۱) خدا اور اسکا رسول اُسکے نزدیک

إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ

کل ماسوا سے زیادہ دوست ہو (۲) جس کسی مسلمان سے دوستی رکھے تو خالص اللہ کے واسطے (۳)

يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ

کفر کی طرف پلٹ آنے کو ایسا برا سمجھے جیسا آگ میں گرائے جانے کو -

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ فِي بَابِ

اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الایمان میں روایت کیا ہے - جس باب میں

حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ أَيْضًا فِي

حلاوۃ ایمان کا ذکر ہے اور مسلم نے بھی صحیح مسلم کی

كِتَابِ الْإِيمَانِ فِي بَابِ خِصَالٍ مَنِ اتَّصَفَ بِهِنَّ

کتاب الایمان میں روایت کیا ہے جس باب میں اُن خصلتوں کا ذکر ہے کہ جو اُنکے ساتھ موصوف ہو

وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

وہ ایمان کا مزہ اٹھائے گا - اور عبد اللہ بن مسعود بطور روایت

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا

فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا

اور یہ کہا - یا رسول اللہ - آپ اس شخص کے نسبت کیا فرماتے ہیں کہ جو کسی قوم کو دوست رکھتا ہو

وَلَمْ یَلْحَقْ بِھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور ان سے ملا نہ ہو - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا -

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ

آدمی اسکے ساتھ ہوگا جسکو دوست رکھتا ہے - اور سالم بن ابی الجعد

اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ فَقَالَ مَتَی السَّاعَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا

وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ - قیامت کب قائم ہوگی - آپنے فرمایا

اَعْدَدْتَ لَھَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُّ لَھَا مِنْ کَثِیْرِ صَلٰوۃٍ

تونے قیامت کیلئے کیا سامان کر رکھا ہے - اسنے کہا کہ مینے اسکے لئے نہ کچھ زیادہ نمازیں تیار کر رکھی ہیں

وَّلَا صَوْمٍ وَّلَا صَدَقَۃٍ وَّلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ

نہ زیادہ روزے - نہ زیادہ صدقات وخیرات مگر مین خدا اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہوں

قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ رَوَاھُمَا الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِہٖ

آپنے فرمایا تو اسکے ساتھ ہے جسے دوست رکھتا ہے - ان دونوں حدیثوں کو بخاری نے صحیح بخاری کی

۶۸

فِي كِتَابِ الْأَدَبِ فِي بَابِ عَلَامَةِ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ

کتاب الادب مین روایت کیا ہے جس باب مین علامت حُبّ فی اللہ کا ذکر ہے

وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

ثابت انس رضؓ سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ

علیہ وسلم سے قیامت کا حال پوچھا اور یہ کہا کہ قیامت کب قائم ہوگی - آپنے فرمایا

وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ

تونے اُسکے لئے کیا تیاریان کر رکھی ہین - اسنے کہا بجز اسکے اور کچھ نہین کہ خدا

وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ

اور اُسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہون - آپنے فرمایا تو اُسکے ساتھ ہے

أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ

جسے دوست رکھتا ہے - انس رضؓ کہتے ہین کہ ہم کسی چیز سے اتنا خوش نہین ہوے کہ جتنا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ

صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے خوش ہوے کہ تو اُسکے ساتھ ہے جسے دوست رکھتا ہے انس نے کہا

فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ

کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کو دوست رکھتا ہون

وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ

اور توقع ہے کہ مین انکی محبت کے باعث اُنہین کے ساتھ ہونگا اگرچہ مین انکی برابر

أَعْمَالِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ

عمل نہین کر سکتا - اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء کے

فِي بَابِ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ

باب مناقب عمر بن الخطاب میں روایت کیا ہے اور مسلم نے

تَغْيِيرٍ يَسِيرٍ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَعَنْ

تھوڑے سے تغیر کے ساتھ صحیح مسلم کی کتاب البر والصلہ میں روایت کیا ہے اور

أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو واقد اللیثی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ

مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور لوگ آپکے گردا گرد بیٹھے تھے - اتفاقاً

ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تین شخص آئے اور انہیں سے دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بڑھے

وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

اور ایک چلا گیا - راوی کہتے ہیں کہ یہ دونوں رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ

علیہ وسلم کے پاس جا کھڑے ہوے - ایک نے حلقہ میں تھوڑی سی خالی جگہ دیکھی

فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ

اور وہاں بیٹھ گیا - اور دوسرا سبکے پیچھے جا بیٹھا - اور تیسرا

فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیٹھ پھیر کر چلدیا - پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فارغ ہوے

قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى

تو یہ فرمایا - کہ کیا میں تمکو ان تینوں کے حال کی خبر دوں - ایک نے

إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا

خدا کیطرف ٹھکانا ڈھونڈا۔ خدا نے اُسے ٹھکانا دیا۔ اور دوسرے نے شرم کی اسلیئے خدا کو اُس سے حیا آگئی

الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي

تیسرے نے منھ پھیر لیا خدا نے اُس سے منھ پھیر لیا ۔ اسکو بخاری نے

صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ فِي

صحیح بخاری کی کتاب العلم مین اور مسلم نے صحیح مسلم کی

كِتَابِ السَّلَامِ فِي بَابِ مَنْ أَتَى مَجْلِسًا الخ وَعَنِ ابْنِ

کتاب السلام مین روایت کیا ہے جس باب مین اُس شخص کا ذکر ہو کہ جو کسی مجلس مین جائے (الے آخرہ) اور

عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عباسؓ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ وَأَحِبُّونِي لِحُبِّ اللّٰهِ

لوگو۔ خدا کو اسلیئے دوست رکھو کہ وہ تمھارے کھانے کو نعمتین دیتا ہے۔ اور خدا کی دوستی کے باعث مجھکو دوست رکھو

وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ

اور میری محبت کے سبب میرے اہل بیت سے محبت کرو۔ اسکو ترمذی نے جامع ترمذی کے

فِي أَبْوَابِ الْمَنَاقِبِ فِي بَابِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ

ابواب مناقب مین روایت کیا ہے جہان اہل بیت رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ فَرَضَ

صلے اللہ علیہ وسلم کے مناقب کا ذکر ہے۔ اور اسلم عمرؓ سے روایت کرتے ہین کہ آپنے

لِأُسَامَةَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ

اسامہ کے لیئے تین ہزار پانسو مقرر کیے اور عبد اللہ

ابنَ عمرَ في ثلاثةِ آلافٍ فقالَ عبدُ اللهِ بنُ عمرَ لابيهِ

ابن عمر کے لئے صرف تین ہزار اسوقت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے باپ سے کہا

لِمَ فضّلتَ أسامةَ عليَّ فواللهِ ما سبقني إلى مشهدٍ

کہ آپ اسامہ کو مجھپر فضیلت کیوں دیتے ہیں۔ خدا کی قسم وہ کسی غزوہ میں مجھسے پہلے نہیں گئے

قالَ لأنَّ زيدًا كانَ أحبَّ إلى رسولِ اللهِ صلّى اللهُ

حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ زید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

عليهِ وسلّمَ مِن أبيكَ وكانَ أسامةُ أحبَّ إلى

تیرے باپ سے زیادہ پیارے اور اسامہ

رسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ منكَ فآثرتُ حبَّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تجھسے زیادہ محبوب تھے۔ اسلئے میں نے

رسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ على حبّي رواهُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر فضیلت دی ہے۔ اسکو

الترمذيُّ في الكتابِ المذكورِ في بابِ مناقبِ

ترمذی نے کتاب مذکور کے باب مناقب

زيدِ بنِ حارثةَ وقالَ هذا حديثٌ حسنٌ غريبٌ

زید بن حارثہ میں روایت کیا ہے اور اس حدیث کو حسن غریب بتایا ہے

وعن جبلةَ بنِ حارثةَ قالَ قدمتُ على رسولِ اللهِ

اور جبلہ بن حارثہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ رسول اللہ

صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ فقلتُ لهُ يا رسولَ اللهِ ابعثْ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ

مَعِيَ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنْ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ

میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیجئے۔ فرمایا لو یہ زید موجود ہے اگر تیرے ساتھ جاتا ہے

اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا

تو منع نہیں کرتا۔ زید نے کہا یا رسول اللہ میں آپکے ہوتے کسیکو پسند نہیں کرتا

قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

جبلہ کا قول ہے کہ میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے بہتر پایا۔ اسکو ترمذی نے

فِي الْبَابِ الْمَذْكُوْرِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ

باب مذکور میں روایت کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو

اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ الرُّوْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَهْرٍ وَعَنْ

حدیث ابن رومی کے سوا جو علی بن شہر سے روایت کرتے ہیں نہیں جانتے اور

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ

وسلم کے ساتھ تھے اور آپ عمر بن الخطاب کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے عمر نے عرض کیا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا نَفْسِيْ

کہ یا رسول اللہ آپ مجھے میری جان کے سوا اور ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس پاک ذات کی جسکے

بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ

قبضہ میں میری جان ہے جبتک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے زیادہ محبوب ہو جاؤں ایمان کامل نصیب ہوگا عمر نے کہا

عمر فانه الان والله لانت احب الي من نفسي

اب آپ میرے نزدیک میری جان سے زیادہ محبوب ہین

فقال النبي صلى الله عليه وسلم الان يا عمر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر رض اب ایمان کامل ہوگیا

رواه البخاري في صحيحه في اول كتاب الايمان

اسکو بخاری نے صحیح بخاری کے اول کتاب الایمان

والنذور وعن ابي ذر قال قلت يا رسول الله

والنذور مین روایت کیا ہی اور ابو ذر سے روایت ہے کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ

الرجل يحب القوم ولا يستطيع ان يعمل مثل عملهم

ایک شخص کسی قوم کو چاہتا تو ہے مگر ان کے سے عمل نہین کرسکتا

قال انت يا ابا ذر مع من احببت قلت فاني احب الله ۲۴ے

فرمایا اے ابو ذر تو جسے چاہیگا اسیکے ساتھ ہوگا مینے عرض کیا کہ مین تو خدا

ورسوله قال انت مع من احببت رواه الدارمي

اور اسکے رسول کو چاہتا ہوں فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جسے چاہیگا اسکو دارمی نے

في سننه في كتاب الرقاق في باب المرء مع من احب

سنن دارمی کی کتاب الرقاق مین روایت کیا ہی جس باب مین بیان ہے کہ آدمی جسے چاہیگا

وعن ابن سيرين قال قلت لعبيدة عندنا من

اور ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین مینے عبیدہ سے کہا کہ ہمارے پاس

شعر النبي صلى الله عليه وسلم اصبناه من قبل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مو ے مبارک ہین کہ جو ہم کو انس

أَهْلِ أَنَسٍ فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعْرَةٌ مِنْهُ

یا اہل انس سے لاتے ہیں عبیدہ نے کہا کہ میرے پاس آپ کا ایک بال ہو

أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي

تو میرے نزدیک دنیا ومافیہا سے زیادہ محبوب ہے اسکو بخاری نے

صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْوُضُوءِ فِي بَابِ الْمَاءِ الَّذِي يُغْسَلُ

صحیح بخاری کی کتاب الوضوء میں روایت کیا ہے جس باب میں اُس پانی کا ذکر ہے جس سے

بِهِ شَعْرُ الْإِنْسَانِ وَعَنْ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ

آدمی کے بال دھوئے جاتے ہیں اور عباس اپنے باپ سہل بن سعد سے اور وہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اُحد پہاڑ ہمیں دوست رکھتا ہے

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الزَّكوٰةِ فِي بَابِ

اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الزکوٰۃ میں روایت کیا ہے جس باب میں

خَرْصِ التَّمْرِ وَسَنَذْكُرُ أَحَادِيثَ حَنِينِ الْجِذْعِ وَهِيَ

کھجوروں کے اندازہ کرنے کا ذکر ہے اور تنہ درخت کے رونے کی حدیثیں

مُنَاسِبَةٌ لِهٰذَا الْبَيَانِ أَيْضًا فِي بَابِ الْمُعْجِزَاتِ

جو اس بیان کے مناسب ہیں ہم عنقریب باب معجزات میں

إِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

انشاء اللہ تعالے بیان کرینگے

اَلْبَابُ السَّابِعُ فِي اتِّبَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ساتواں باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے بیان میں

٧٥

قال الله تعالى في سورة آل عمران قل ان كنتم

الله تعالیٰ سورۂ آل عمران میں فرماتا ہے - اے نبی کہدو اگر تم

تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم

خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تمکو دوست رکھیگا اور تمھارے

ذنوبكم والله غفور رحيم قل اطيعوا الله والرسول

گناہ بخش دیگا - اور الله بخشنے والا مہربان ہے - اے نبی کہدو کہ خدا اور رسول کی اطاعت کرو

فان تولوا فان الله لا يحب الكافرين ٭ عن ابي هريرة

پھر اگر وہ منہ پھیرلیں تو خدا کافروں کو دوست نہیں رکھتا - ابو ہریرہ سے روایت ہے

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اطاعني

کہ رسول الله صلے الله علیہ فرماتے ہیں - جو شخص میری فرمانبرداری کرتا ہے

فقد اطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله ومن

وہ گویا خدا کی فرمانبرداری کرتا ہے اور جو میری نافرمانی کرتا ہے وہ گویا خدا کی نافرمانی کرتا ہے اور جو

اطاع اميري فقد اطاعني ومن عصى اميري

میرے امیر کی فرمانبرداری کرتا ہے وہ میری فرمانبرداری کرتا ہے اور جو میرے امیر کی نافرمانی کرتا ہے

فقد عصاني رواه البخاري في صحيحه في اول كتاب

وہ میری نافرمانی کرتا ہے - اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی اول کتاب

الاحكام ٭ وعن عبد الله قال

الاحکام میں روایت کیا ہے اور عبد الله بطور روایت کہتے ہیں

إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ

کہ تمام باتوں سے بہتر خدا کی کتاب ہے - اور تمام طریقوں سے بہتر

هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُورِ

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور تمام کاموں سے برے

مُحْدَثَاتُهَا وَإِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ

بدعت کے کام ہیں اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہو وہ آنی ہی - اور تم خدا کو عاجز

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى

وسلم فرماتے ہیں میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی - مگر سرکش

قَالُوا وَمَنْ يَأْبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ

صحابہ نے عرض کیا کہ سرکش کون ہے فرمایا جسنے میری اطاعت کی وہ جنتی ہوگیا اور جسنے

عَصَانِي فَقَدْ أَبَى وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَتْ

نا فرمانی کی گویا اُسنے سرکشی کی - اور جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ

مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ

چند فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسحال میں آئے کہ آپ سو رہے تھے

فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ

بعض نے کہا کہ یہ تو سوتے ہیں دوسروں نے جواب دیا کہ آنکھ

نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هَذَا مَثَلًا

سوتی ہے اور دل بیدار ہے - اُنہوں نے کہا کہ تمہارے اس دوست کی ایک عجیب مثال ہے

فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ

تم اُس مثال کو بیان کرو بعض نے کہا کہ یہ تو سو رہے ہیں اور

بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا

دوسروں نے جواب دیا کہ آنکھ سوتی ہے اور دل بیدار ہے انہوں نے کہا

مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً

ان کی مثال اُس شخص کی سی ہے کہ جسنے ایک گھر بنایا اور اُس میں مہمانی مقرر کی

وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَ

اور بلانے والے کو بھیجا۔ پھر جسنے بلانے والے کی بات مان لی وہ اُس گھر میں داخل ہو گیا

أَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ

اور مہمانی کا کھانا کھایا اور جسنے بلانے والے کی نہ مانی وہ اُس گھر میں داخل

الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوا أَوِّلُوهَا لَهُ يَفْقَهْهَا

ہو سکا اور نہ اُسنے کھانا کھایا پھر فرشتوں نے کہا کہ اس مثال کے معنی بیان کرو تاکہ یہ سمجھیں

فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ

بعض نے کہا یہ تو سو رہے ہیں دوسروں نے جواب دیا کہ آنکھ سوتی ہے

وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ

اور دل بیدار ہے انہوں نے کہا وہ گھر جنت ہے اور بلانے والے محمد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ

صلے اللہ علیہ وسلم ہیں پس تو جسنے محمد صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صَلَّى

علیہ وسلم کی اطاعت کی اُسنے گویا خدا کی اطاعت کی اور جسنے محمد صلے اللہ

اللّٰہ علیہ وسلم فقد عصی اللّٰہ ومحمد صلی اللّٰہ علیہ

صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اُسنے خدا کی نافرمانی کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم فرق بین الناس وعن ابی موسی عن النبی

لوگون مین باعث امتیاز ہین - اور ابوموسی سے رسول خدا

صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال انما مثلی ومثل ما بعثنی

صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا یہ ہی اور اُس چیز کی مثال جسکو

اللّٰہ بہ کمثل رجل اتی قوما فقال یا قوم انی رأیت

خدا نے مجھے بھیجا ہے اُس شخص کی سی ہے جسنے کسی قوم کے پاس جاکر یہ کہا کہ مینے

الجیش بعینی وانی انا النذیر العریان فالنجاء

لشکر اپنی آنکھون سے دیکھا ہے اور مین ننگا ڈرانے والا ہون تم جلد نجات کا رستہ نکالو

فاطاعہ طائفۃ من قومہ فادلجوا فانطلقوا علی

پھر اُسکی قوم کے ایک گروہ نے اُسکا کہا مان لیا اور راتون رات

مہلہم فنجوا وکذبت طائفۃ منہم فاصبحوا مکانہم

آرام سے چلے اور نجات پائی اور ایک گروہ نے اُسے جھٹلایا اور صبح تک اپنی مکانون مین رہے

فصبحہم الجیش فاہلکہم واجتاحہم فذلک مثل

پھر صبح کے وقت لشکر نے اُنکو آلیا - اور ہلاک کیا اور جڑ پیڑ سے اُکھیڑ دیا بس یہی مثل

من اطاعنی فاتبع ما جئت بہ ومثل من عصانی

اُس شخص کی ہے جسنے میری اطاعت اور جو کچھ مین لایا ہون اُسکی پیروی کی اور اُس شخص کی مثل ہے جسنے

وکذب بما جئت بہ من الحق روی البخاری الاحادیث

اور جو حق مین لایا ہون اُسے جھٹلایا ان چارون حدیثون کو بخاری نے

الأربعة في صحيحه في كتاب الاعتصام في باب

صحیح بخاری کی کتاب الاعتصام میں روایت کیا ہے جس باب میں

الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرنے کا بیان ہے

وعن علقمة عن عبد الله قال لعن الله الواشمات

اور علقمہ عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالے گودنے والیوں

والموتشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن

اور گدوانے والیوں اور چہرہ کے بال اکھاڑنے والیوں اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو چھدرا

المغيرات خلق الله فبلغ ذلك امرأة من بني اسد

کرنے والیوں کو کہ خدا کی پیدا کی چیز کو متغیر کرتی ہیں لعنت کرتا ہے - عبد اللہ کا یہ قول بنی اسد کی ایک عورت کو

يقال لها ام يعقوب فجاءت فقالت انه بلغني

سنا جسے ام یعقوب کہتے تھے - چنانچہ عبد اللہ کے پاس آئی اور یہ کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے

انك لعنت كيت وكيت فقال ومالي لا العن من

تم ایسی ایسی عورتوں پر لعنت بھیجتے ہو جواب دیا کہ میں ایسیوں پر لعنت نہ بھیجوں

لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن هو

جن پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور جو

فی کتاب اللہ فقالت لقد قرأت ما بین اللوحین فما وجدت

کتاب اللہ میں ملعون ہے۔ اس عورت نے کہا میں نے تو پڑھا دونوں پٹھوں کے مابین تمام کتاب پڑھ لیا مگر

فیہ ما تقول قال لئن کنت قرأتیہ لقد وجدتیہ أما

تمہارا قول کہیں نہ پایا۔ عبداللہ نے جواب دیا کہ تو اگر غور سے پڑھتی تو ضرور پاتی۔ کیا تو نے

قرأت وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

یہ آیت نہیں پڑھی کہ جو کچھ رسول تمکو دیں اسے لیلو۔ اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو

قالت بلی قال فإنہ قد نہی عنہ قالت فإنی أری أہلک

اس عورت نے کہا۔ ہاں یہ تو پڑھا ہے۔ عبداللہ بولے کہ رسول خدا نے ان چیزوں سے منع کیا ہے وہ بولی میں تمہارے گھر والی کو

یفعلونہ قال فاذہبی فانظری فذہبت فنظرت

ایسا کرتے دیکھتی ہوں۔ عبداللہ نے جواب دیا جا اور غور سے دیکھ۔ چنانچہ وہ گھر میں گئی اور دیکھا

فلم تر من حاجتہا شیئا فقال لو کانت کذلک ما جامعتنا

لیکن وہاں کچھ نہ پایا۔ عبداللہ نے کہا اگر ایسا ہوتا تو ہماری گھر والی ہمارے ساتھ نہ رہ سکتی۔

رواہ البخاری فی صحیحہ فی کتاب التفسیر فی تفسیر

اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں تفسیر

سورۃ الحشر وقال اللہ تعالی فی سورۃ النساء فلا وربک

سورۂ حشر کے تحت میں روایت کیا ہے۔ اور اللہ تعالی نے سورۂ نساء میں فرمایا ہے تمہارے پروردگار کی قسم

لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي

لوگ کامل مومن ہون گے جبتک اپنے جھگڑون مین تمکو حکم نہ ٹھہرائین گے۔ اور اسکے بعد

أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا

تمھارے فیصلے سے اپنے دلون مین برائی نہ پائین گے۔ اور گردن جھکا کر اُسے مان نہ لین گے۔ اور اگر ہم

عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوهُ

اُنپر اسکو فرض کرتے کہ اپنی جانین دے ڈالو یا اپنے شہرون سے نکل کھڑے ہو تو

إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا

تھوڑے ہی سے آدمی اسکو بجالاتے۔ اور اگر وہ نصیحت کے مطابق عمل کرتے تو انکے لیے بہتر

لَهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ۝ وَإِذًا لَآتَيْنَاهُمْ مِنْ لَدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ۝

ہوتا اور انکا دین مضبوط کر دیتا اور اُسوقت ہم انکو اپنے پاس سے اجر عظیم عنایت کرتے

وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ

اور انکو سیدھا رستہ دکھا دیتے اور جو لوگ خدا اور رسول کی اطاعت کرتے ہین

فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ

وہ اُنکے ہمراہ ہون گے جنپر خدا نے بڑا فضل کر رکھا ہے یعنے پیغمبرون

وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ

اور صدیقون اور شہیدون اور صالحون کے ساتھ ہون گے

أُولٰئِكَ رَفِيقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

یہ لوگ سب سے اچھے رفیق ہین یہ خدا کا فضل ہے اور خدا کا

عَلِيمًا ۝ عن عروة قال خاصم الزبير رجلا من

جاننا کافی ہے عروہ سے روایت ہے کہ زبیر کسی

۸۷

قوله مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين رواه البخاري في كتاب التفسير

الانصاري في شريج من الحرة فقال النبي صلى الله عليه وسلم

انصاری شخص سے ایک پانی کی نالی کی بابت جو پتھریلی زمین سے آتی تھی جھگڑ پڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اسق يا زبير ثم ارسل الماء الى جارك فقال الانصاري

نے فرمایا اے زبیر اپنی زمین کو سیراب کر کے اپنے ہمسایہ کی طرف پانی چھوڑ دے۔ انصاری نے کہا

يا رسول الله ان كان ابن عمتك فتلون وجهه ثم قال

یا رسول اللہ یہ حکم اسلئے ہے کہ زبیر آپ کی پھوپی کے بیٹے ہیں۔ یہ سنکر آپکا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا پھر فرمایا

اسق يا زبير ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر ثم ارسل

اے زبیر اپنی زمین کو سیراب کر، پھر پانی کو یہاں تک روک کہ کیاریوں کی ڈول تک چڑھ آئے۔ پھر

الماء الى جارك واستوعى النبي صلى الله عليه وسلم للزبير

اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو

حقه في صريح الحكم حين احفظه الانصاري كان اشار

ظاہر حکم دیکر انکا پورا حق دلوا دیا اسوقت جبکہ انصاری نے آپ کو غصہ دلایا۔ اس سے پہلے

عليهما بامر لهما فيه سعة قال الزبير فما احسب هذه الآيات

ایسی بات کا حکم کیا تھا کہ اسمیں دونوں کے لیئے آسانی تھی۔ زبیر کہتے ہیں مجھے یہی گمان ہے کہ یہ آیتیں

إلا نزلت في ذلك فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك

میرے معاملہ میں نازل ہوئی ہیں۔ تمہارے پروردگار کی قسم لوگ مومن کامل نہوں گے جبتک اپنے جھگڑوں میں

فيما شجر بينهم رواه البخاري في صحيحه في كتاب التفسير

تمکو حکم نہ بنائینگے اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں

في تفسير سورة النساء ورواه مسلم عن عروة بن الزبير عن

تفسیر سورۂ نساء کے تحت میں روایت کیا ہے اور مسلم عروہ بن زبیر سے

عبد الله بن الزبير في صحيحه في كتاب الفضائل

اور وہ عبد اللہ بن زبیر سے صحیح مسلم کی کتاب الفضائل میں روایت کرتے ہیں

ورواه ابن ماجة في أول سننه كمسلم وقال الله

اور ابن ماجہ نے مسلم کی طرح سنن ابن ماجہ کے اول میں روایت کیا ہے اللہ تعالی

تعالى في سورة المائدة وأطيعوا الله وأطيعوا الرسول

سورۂ مائدہ میں فرماتا ہے۔ خدا کی اور اسکے رسول کی اطاعت کرو۔

واحذروا فإن توليتم فاعلموا أنما على رسولنا

اور ڈرتے رہو اگر تم پھر جاؤ تو یہ سمجھ رکھو کہ ہمارے رسول کے ذمہ

البلاغ المبين وقال الله تعالى في سورة الأنفال

صریح طور پر صرف پیغام پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالی سورۂ انفال میں فرماتا ہے

يا أيها الذين آمنوا استجيبوا لله وللرسول إذا دعاكم

مسلمانو خدا اور رسول کا کہا قبول کرو جبکہ آپ تمہے کسی طرف بلائے

لما يحييكم واعلموا أن الله يحول بين المرء وقلبه

جس سے تم زندہ رہو اور یہ سمجھ رکھو کہ اللہ تعالی بندے اور اسکے دل کے مابین حائل ہے

٢ يحييكم بما حكم به المنتفع قاله الإمام البيضاوي في تفسيره ١٢

وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ

اور یہ بھی جان لو کہ تم اسی کی طرف اکٹھے کیے جاؤگے ابو سعید بن معلے بطور روایت کرتے ہیں کہ میں

أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا اتفاقاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکارا

فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ

میں نے جواب نہ دیا۔ بعد فراغ عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا آپنے فرمایا

أَلَمْ يَقُلِ اللهُ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِي

کیا اللہ تعالی کا یہ قول نہیں ہے کہ خدا رسول جب تمکو بلائیں تو فوراً جواب دو۔ پھر مجھسے فرمایا

لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ

١٥ تو مسجد سے نکلنے نہ پائیگا کہ میں تجھکو قرآن کی ایک سب سے بڑی سورۃ بتاؤں گا

مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ

پھر میرا ہات پکڑ لیا اور جب مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے یاد دلایا کہ

أَلَمْ تَقُلْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ

آپنے فرمایا تھا میں تجھے قرآن کی سب سے بڑی سورت بتاؤں گا۔

قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ

آپنے فرمایا الحمد للہ رب العالمین یہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے

الَّذِي أُوتِيتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي أَوَّلِ

جو مجھے دیا گیا ہے اسکو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب التفسیر کے اول میں روایت کیا ہے

كِتَابِ التَّفْسِيرِ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى فِي آخِرِ سُورَةِ التَّوْبَةِ

اور اللہ تعالی سورہ توبہ کے آخر میں فرماتا ہے

لَقَد تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ

بیشک اللہ تعالی نے نبی اور اُن مہاجرین و انصار کی توبہ قبول کرلی جنہوں نے

سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ

مشکل کے وقت میں نبی کی پیروی کی اسکے بعد کہ اُن میں سے ایک فریق کے دل ٹیڑھے ہو چلے تھے

ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ

پھر انپر رحمت نازل کی کیونکہ خدا اُن کو بخشنے والا مہربان ہے اور اُن تین شخصوں پر بھی رحمت نازل کی

الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

جو پیچھے رہگئے تھے یہانتک باوجود کشایش کے زمین انپر تنگ ہو گئی

وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ

اور اُنکو اپنی جانیں اجیرن ہو گئیں اور وہ جان گئے کہ خدا سے بھاگ کر خدا ہی کی طرف پناہ ملتی ہے

ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ٨٦

پھر انپر رحمت نازل کی تاکہ توبہ کریں بیشک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

مسلمانو خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

۸۷

مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ

مدینے والون اور اطراف کے دہقانیون کو یہ مناسب نہین

يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ

کہ رسول خدا سے پیچھے رہجائین اور اپنی جانون کو رسول کی جان سے اچھا سمجھین

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ

یہ اسلیئے کہ جب اُن کو پیاس یا رنج یا بھوک کی تکلیف

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ

خدا کے رستہ مین ہوگی اور کسی ایسی جگہ چلین گے جس سے کافرون کو غصہ آئے

وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ

اور دشمن سے کچھہ حاصل کرینگے تو اُنکے لئے نیک عمل لکہا جاتے گا

إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً

خدا نیکون کا بدلہ ضایع نہین کیا کرتا اور وہ جب

صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ

تہوڑا یا بہت خرچ کرین گے یا کسی مقام کو طے کرجائینگے تو انکیلیے ثواب لکہا جائے گا

لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

تاکہ خدا اُن کو اُنکے نیک عملون کی جزا عنایت کرے ابن شہاب

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت کرتے ہین کہ

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ

عبد اللہ بن کعب بن مالک نے (جو کعب کو

بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ

انکے نابینا ہونیکے وقت ہاتھ پکڑکے لیجایا کرتے تھے) یہ کہا کہ میں نے کعب بن مالک سے سنا

حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبٌ لَمْ أَتَخَلَّفْ

جبکہ وہ قصہ تبوک کی بابت اپنے پیچھے رہجانے کا حال بیان کیا کرتے تھے۔ کعب کا قول ہے کہ میں

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا

کسی غزوے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا

إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ

البتہ غزوہ تبوک میں رہگیا۔ ہاں غزوہ بدر میں بھی میں نہیں جا سکا

وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

لیکن اسکی بابت کسی پیچھے رہجانے والے پر عتاب نہیں ہوا رسول اللہ صلی اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمْ

علیہ وسلم قریش کے قافلہ کیواسطے نکلے تھے اللہ تعالی نے

وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ

بلا میعاد مسلمانوں اور ان کے دشمنوں میں مقابلہ کرادیا بیشک میں

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیلۃ العقبہ میں حاضر ہوا ہوں جبکہ

تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ

ہمنے اسلام پر عہد کیا تھا میں لیلۃ العقبہ کے مقابلہ میں غزوہ بدر کو زیادہ پسندیدہ نہیں بتاتا

وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِي

اگرچہ بدر بہ نسبت لیلۃ العقبہ لوگوں میں زیادہ مشہور ہے میرا واقعہ یہ ہے

أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ

کہ میں کبھی ایسا توانا اور تونگر نہ تھا جیسا غزوہ تبوک سے

فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ وَاللّٰهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ

پیچھے رہجانے کے موقع پر تھا خدا کی قسم اس سے پہلے میرے پاس

رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ

کبھی دو سواریاں جمع نہیں ہوئیں اِس غزوہ میں مینے دو سواریاں جمع کر لی تھیں

وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ کا ارادہ کیا کرتے تھے

إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا

تو پوشیدہ طور سے کہیں اور کا نام لے دیتے تھے یہانتک کہ یہ غزوہ ...

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت گرمی میں چڑھائی کر کے

سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ

لمبے سفر چٹیل میدان اور بکثرت دشمنوں کے مقابلہ کا ارادہ کیا اور مسلمانوں پر ظاہر کر دیا

لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي

کہ غزوہ کی تیاری کریں اسوقت آپنے لوگوں کو اپنے ارادہ سے آگاہی دی

يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور مسلمان رسول الله صلے الله علیہ وسلم کے ساتھ

كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ الدِّيوَانَ

اس کثرت سے جمع ہو گئے کہ انکو روزنامچہ کی کتاب یعنے دفتر لکھ نہ سکا

قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنَّهُ

کعب کا قول ہے کہ جو شخص غائب ہو جانے کا ارادہ رکھتا تھا وہ یہ سمجھتا تھا کہ

سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللّٰهِ وَغَزَا رَسُولُ

جبتک خدا کی وحی نہ اترے گی میرا حال رسول خدا سے مخفی رہیگا۔ الحاصل رسول الله

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ

صلے الله علیہ وسلم نے اس غزوہ کا ارادہ اسوقت کیا جبکہ درختوں کے پھل

وَالظِّلَالُ وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ

اور سایے اچھے معلوم ہوتے تھے رسول الله صلی الله علیہ وسلم اور آپکے ساتھ تمام مسلمان تیار ہوگئے

مَعَهُ فَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ

میں صبحکو اپنی تیاری کے فکر میں نکلتا مگر واپسی کے وقت کوئی سامان تیار نہ کر سکتا

شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي وَأَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى

اور اپنے دل میں سوچتا کہ میں تیاری پہ قادر ہوں پھر چند روز اسی طرح گزر گئے

فی حین اشتد بالناس الجد فاصبح رسول اللہ صلی

کہ لوگ سخت کوشش کرتے رہے پھر صبح کے وقت رسول اللہ صلے اللہ

اللہ علیہ وسلم والمسلمون معہ ولم اقض من جہازی

علیہ وسلم مع دیگر مسلمانون کے چل کھڑے ہوئے اور مین ذرا بھی تیاری نکر سکا

شیئا فقلت اتجہز بعدہ بیوم او یومین ثم الحقہم

اسوقت مینے دل مین کہا کہ ایکدو دن مین تیاری کرکے لشکر سے جا ملون گا

فغدوت بعد ان فصلوا لاتجہز فرجعت ولم اقض

چنانچہ لوگونکے چلے جانے کے بعد مین صبح کے وقت اپنی تیاری کی فکر مین نکلا مگر واپسی کے وقت تیار

شیئا ثم غدوت فرجعت ولم اقض شیئا فلم یزل بی

نہو سکا اگلے دن پھر صبح کے وقت نکلا اور پھر تیار نہو سکا چند روز اسی طرح گزرے

حتی اسرعوا وتفارط الغزو وہممت ان ارتحل فادرکہم

یہانتک کہ لوگ آگے دور نکل گئے اور میرے ہات سے غزوہ جاتا رہا مینے ارادہ کیا کہ کوچ کرکے اُنہین پکڑ لون

ولیتنی فعلت فلم یقدر لی ذلک فکنت اذا خرجت

اور کاش مین ایسا کرتا مگر یہ میرے مقدر مین نہ تہا پھر جب مین

فی الناس بعد خروج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تشریف لیجانے کے بعد لوگون مین جاتا تہا

فطفت فیہم احزننی انی لا اری الا رجلا مغموصا

اور اُن کے مجمعون مین گشت کیا کرتا تہا تو اس سے رنج ہوتا کہ مین (پیچھے رہجانے والون مین) اسی شخص کو دیکھتا تہا

علیہ النفاق او رجلا ممن عذر اللہ من الضعفاء ولم

جو نفاق کے ساتھ مطعون یا ناتوانی کے باعث خدا کی طرف سے معذور رہے اور

قولہ وتفارط الغزو بالفاء والراء والطاء المہملتین ای فات وسبق قالہ العلامۃ القسطلانی ۱۲

يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكًا

اس اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مجھے یاد نہیں کیا یہانتک کہ آپ مقام تبوک میں پہنچے

فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبٌ فَقَالَ

پھر تبوک پہنچکر جبکہ آپ لوگوں کے مجمع میں تشریف رکھتے تھے یہ فرمایا کہ کعب کو کیا ہوا

رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ

بنی سلمہ کے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ اُن کو تو اُنکے دو چادروں اور

فِي عِطْفَيْهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللهِ

اپنے دو نو جانب متکبرانہ نظراندازی نے روک لیا ہے معاذ بن جبل بولے تو نے بری بات کہی

يَا رَسُولَ اللهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ

یا رسول اللہ خدا کی قسم ہم تو اُن کو نیک ہی جانتے ہیں یہ سنکر رسول اللہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي

صلی اللہ علیہ وسلم ساکت ہو گئے کعب بن مالک کہتے ہیں جب مجھے یہ خبر ملی کہ

أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمِّي وَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ

آپ اس آنے واسطے ہیں تو میرا غم تازہ ہو گیا اور میں نے جھوٹا مسودہ گانٹھنا شروع کیا

الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاسْتَعَنْتُ

میں سوچتا تھا کہ کل رسول خدا کے غصہ سے کیونکر عہدہ برآ ہو سکوں گا اسلیے

عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ

اپنے کنبے کے تمام عقلمند لوگوں سے مدد لیتا رہا۔ پھر جب یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ

صلی اللہ علیہ وسلم قریب آگئے ہیں تو میرے دل سے جھوٹا مسودہ نکل گیا

٩٣

وعرفت أني لن أخرج منه أبدا بشيء فيه كذب فأجمعت

اور مجھے معلوم ہو گیا کہ میں جھوٹی باتیں بنا کر آپ سے عہدہ برآ نہ ہو سکوں گا تو میں نے

صدقه وأصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم قادما

سچ سچ بیان کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت آ گئے

وكان إذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فيركع فيه

آپ کا قاعدہ تھا کہ سفر سے آتے وقت مسجد میں اتر کر دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے

ركعتين ثم جلس للناس فلما فعل ذلك جاءه

پھر لوگوں کو مشرف بزیارت کرنے کے لئے بیٹھ جاتے تھے الحاصل جب آپ یہ کر چکے تو

المخلفون فطفقوا يعتذرون إليه ويحلفون له وكانوا

پیچھے رہجانے والے آ گئے اور اپنے اپنے عذر بیان کرنے شروع کیے اور قسمیں کھائیں یہ

بضعة وثمانين رجلا فقبل منهم رسول الله صلى

کچھ اوپر اسّی آدمی تھے رسول اللہ صلی اللہ

الله عليه وسلم علانيتهم وبايعهم واستغفر لهم

علیہ وسلم نے انکا ظاہری عذر قبول کیا اور سب سے بیعت لیکر انکے لئے استغفار چاہی

ووكل سرائرهم إلى الله فجئت فلما سلمت عليه تبسم تبسم

اور انکی نیتوں کو خدا کے سپرد کر دیا پھر میں آپ کے پاس آیا اور سلام کیا آپ

المغضب ثم قال تعال فجئت أمشي حتى جلست

غضبناک آدمی کی طرح مسکرائے اور یہ فرمایا کہ آگے آؤ میں چلکر آپکے روبرو بیٹھ گیا

بين يديه فقال لي ما خلفك ألم تكن قد ابتعت

آپ نے فرمایا تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے تم تو اپنے لئے سواری خرید لی تھی

ظهرك فقلت بلى إني والله لو جلست عند غيرك من

میں نے عرض کیا ہاں خدا کی قسم اگر میں آپ کے سوا کسی اور

أهل الدنيا لرأيت أن سأخرج من سخطه بعذر ولقد

دنیادار کے پاس بیٹھتا تو ضرور کوئی بہانہ بنا کر اسکے غصہ سے عہدہ برآ ہو سکتا تھا کیونکہ

أعطيت جدلا ولكني والله لقد علمت لئن حدثتك

میں بڑا بولنے والا آدمی ہوں لیکن خدا کی قسم مجھے معلوم ہے اگر

اليوم حديث كذب ترضى به عني ليوشكن الله أن

آج آپ سے کوئی ایسی جھوٹی بات کہونگا کہ جس سے آپ خوش ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد

يسخطك علي ولئن حدثتك حديث صدق تجد علي

آپ کو مجھسے ناراض کر دیگا اور اگر سچ سچ بات کہنے میں آپ مجھپر خفا ہوں گے

فيه إني لأرجو فيه عفو الله لا والله ما كان لي من عذر

تو مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی کی امید ہے قسم ہے خدا کی مجھے کوئی عذر نتھا

والله ما كنت قط أقوى ولا أيسر مني حين تخلفت عنك

بخدا میں اتنا توانا اور تونگر کبھی نتھا جتنا آپ سے جدا ہو جانے کے وقت تھا

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما هذا فقد صدق

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص بالکل سچا ہے

فقم حتى يقضي الله فيك فقمت وسار رجال من بني سلمة

اچھا یہاں سے چلے جاؤ تاکہ خدا تمہاری نسبت کوئی حکم صادر فرمائے چنانچہ میں کھڑا ہو گیا اور بنی سلمہ کے اکثر آدمی چل دیئے

فاتبعوني فقالوا لي والله ما علمناك كنت أذنبت ذنبا

اور میرے پیچھے ہو لیئے اور کہا خدا کی قسم ہمیں معلوم نہیں کہ تمنے

له قوله ولقد أعطيت جدلا أي فصاحة وقوة في الكلام بحيث أخرج عن عهدة ما ينسب إلي إذا أردت أي في الاعتذار في التخلف

۹۴

قوله [illegible] الأنوار [illegible] حديث صدق [illegible] أي تغضب [illegible] القسطلاني ١٢

قبل هذا ولقد عجزت ان لا تكون اعتذرت الى رسول

اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو تم اس سے عاجز ہو گئے کہ رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم بما اعتذر اليه المخلفون قد

صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کوئی ایسا ہی عذر بیان کر دیتے جیسا اور لوگوں نے بیان کردیا

كان كافيك ذنبك استغفار رسول الله صلى الله

تمہارے گناہوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی استغفار

عليه وسلم لك فوالله ما زالوا يؤنبونني حتى اردت

کافی تھی خدا کی قسم لوگ مجھے اسی طرح ملامت کرتے رہے یہانتک کہ میں نے ٹھان لی

ان ارجع فاكذب نفسي ثم قلت لهم هل لقي هذا معي

کہ واپس جاکر اپنے آپ کو جھٹلاؤں پھر میں نے لوگوں سے پوچھا کہ اس حال میں کوئی اور بھی میرا شریک

احد قالوا نعم رجلان قالا مثل ما قلت فقيل لهما مثل

انہوں نے کہا ہاں دو آدمی اور ہیں انکا تمہارا قول ایک ہے اور انکو بھی وہی جواب ملا ہے

ما قيل لك فقلت من هما قالوا مرارة بن الربيع العمري

جو تمہیں میں نے کہا وہ کون کون ہیں جواب دیا مرارہ بن ربیع عمروی

وهلال بن امية الواقفي فذكروا لي رجلين صالحين

اور ہلال بن امیہ واقفی غرضکہ لوگوں نے مجھ سے ان دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا

قد شهدا بدرا فيهما اسوة فمضيت حين ذكروهما

جو جنگ بدر میں حاضر تھے اور جنمیں نیک خصلتیں تھیں جب انکا ذکر آیا تو میں اپنے ارادہ سے باز رہا

لي ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلمين عن

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو

علی فی زمزم صلی الله علیه وسلم کذا فی شرح صحیح البخاری للعلامة القسطلانی

كلامنا أيها الثلاثة من بين من تخلف عنه فاجتنبنا

منجملہ پیچھے رہجانے والون کے ہم تینون کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرمایا لوگ ہمسے پرہیز کرنے

الناس وتغيروا لنا حتى تنكرت في نفسي الأرض فما هي

اور بگڑ گئے یہانتک کہ میرے نزدیک زمین اجنبی بنگئی اور

التي أعرف فلبثنا على ذلك خمسين ليلة فأما صاحباي

پہلی سی نرہی پھر پچاس رات تک ہم اسی حالت مین رہے اس اثنا مین وہ دو شخص

فاستكانا وقعدا في بيوتهما يبكيان وأما أنا فكنت

ذلیل ہوکر گھر مین بیٹھے رویا کیے البتہ مین

أشب القوم وأجلدهم فكنت أخرج فأشهد الصلوة

لوگونمین ملتا جلتا بات چیت کرتا باہر نکلتا مسلمانون کے ساتھ نماز مین

مع المسلمين وأطوف في الأسواق ولا يكلمني أحد

حاضر ہوتا اور بازارون مین پھرتا رہا لیکن مجھسے کوئی کلام نکرتا تھا

وآتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فأسلم عليه

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر اسوقت سلام کیا کرتا تھا

وهو في مجلسه بعد الصلوة فأقول في نفسي هل

جبکہ آپ نماز کے بعد مجمع مین تشریف رکھا کرتے تھے اور اپنے دل مین کہا کرتا تھا کہ دیکھون

حرك شفتيه برد السلام علي أم لا ثم أصلي قريبا منه

سلام کے جواب مین آپ کے ہونٹ ہلتے ہین یا نہین پھر مین آپکے قریب کھڑا ہوکر نماز پڑھتا

فأسارقه النظر فإذا أقبلت على صلوتي أقبل إلي

اور کنکھیون سے آپکو دیکھتا جب مین نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف دیکھ لیتے

96

وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ اَعْرَضَ عَنِّيْ حَتّٰى اِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ

اور جب مین آپکی طرف دیکھتا تو منہ پھیر لیتے یہانتک کہ جب مجھپر

مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ

لوگون کی زیادتی حد سے بڑھگئی تو مین ابوقتادہ کے باغ کی دیوار کی طرف چلا

اَبِيْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ

ابوقتادہ میرے چچا کے بیٹے بھائی اور تمام لوگونسے زیادہ دوست تھے مینے سلام کیا

عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا اَبَا قَتَادَةَ

خدا کی قسم اُنھون نے سلام کا جواب نہین دیا مینے کہا اے ابو قتادہ

اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَسَكَتَ

مین اللہ کا واسطہ دیکر تمسے پوچھتا ہون کیا تمکو معلوم ہی کہ مین خدا رسول کو دوست رکھتا ہون وہ خاموش رہے

فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ

مینے دوبارہ سوال کیا اور وہ پھر خاموش رہے پھر مینے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا

فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ

ابوقتادہ نے کہا اسکا حال خدا رسول ہی کو معلوم ہے یہ سنکر میرے آنسو نکل پڑے اور مین

حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ بِسُوْقِ

وہان سے لوٹ کر اپنے گھر کی دیوار کی طرف چلا کعب بن مالک نے کہا مین ایک مرتبہ مدینے کے بازار مین

الْمَدِيْنَةِ اِذَا نَبَطِيٌّ مِّنْ اَنْبَاطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ

چلا جاتا تہا کہ شامیون کے کاشتکارون مین سے جو مدینہ مین غلہ لاکر بیچا کرتے تھے ایک

بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهُ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ مَنْ يَّدُلُّ عَلٰى كَعْبِ

کاشتکار کہہ رہا تہا کہ کوئی شخص مجھے کعب بن مالک کو بتا سکتا ہی

ابن مالك فطفق الناس يشيرون له حتى اذا

لوگوں نے اسے میرا پتا بتا دیا یہاں تک کہ جب وہ شخص

جاءني دفع الي كتابا من ملك غسان فاذا فيه

میرے پاس آیا تو غسان کے بادشاہ کا ایک خط میرے حوالے کیا جس میں لکھا تھا

اما بعد فانه قد بلغني ان صاحبك قد جفاك

اما بعد مجھے معلوم ہوا ہے کہ تیرے صاحب نے تجھ پر ظلم کیا ہے

ولم يجعلك الله بدار هوان ولا مضيعة فالحق

اور خدا نے تجھے ذلت کے گھر میں نہیں اتارا نہ ایسے مقام میں کہ تیرا حق مارا جائے تو تو

بنا نواسك فقلت لما قرأتها وهذا ايضا من

ہمارے پاس چلا آ ہم تیری غمخواری کرنے کو تیار ہیں میں نے خط پڑھکر کہا کہ یہ بھی ایک طرح

البلاء فتيممت بها التنور فسجرته بها حتى اذا

جانچ ہے چنانچہ میں نے خط کو چولہے میں جھونک دیا یہاں تک کہ جب

مضت اربعون ليلة من الخمسين اذا رسول

پچاس راتوں میں سے چالیس راتیں گذر گئیں تو دفعۃً

رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتيني فقال ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد میرے پاس آکر کہنے لگا

رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرك ان تعتزل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ تم اپنی عورت سے علیحدہ ہو جاؤ

امرأتك فقلت اطلقها ام ماذا افعل قال

میں نے کہا اسے طلاق دیدوں یا کیا کروں ۔ کہا

اَوْبَلْ اَعْتَزِلُهَا وَلَا تَقْرَبْهَا وَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبِيْ

طلاق نہ دو بلکہ اُس سے علحدہ ہو جاؤ اور ہمبستر نہو اور یہی پیام آنحضرت نے میرے دونوں یاروں

مِثْلَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِاِمْرَاَتِيْ اِلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ فَتَكُوْنِيْ

کے پاس بھیجا - میں نے اپنی عورت سے کہا کہ تو اپنے کنبے میں جا کر رہ

عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ كَعْبٌ

جب تک کہ خدا اس بارہ میں کوئی قطعی فیصلہ کر دے (کعب نے) کہا

فَجَاءَتْ اِمْرَاَةُ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اسکے بعد ہلال بن امیہ کی عورت نے رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هِلَالَ

علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ اے رسول خدا ہلال بن امیہ

ابْنَ اُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهٗ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ

تلف ہو جانے والا بوڑھا ہے اسکے پاس کوئی خدمتگار نہیں تو کیا آپ اس بات کو ناپسند رکھتے ہیں

اَنْ اَخْدُمَهٗ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبْكِ قَالَتْ اِنَّهٗ

کہ میں اسکی خدمت کروں حضرت نے فرمایا نہیں لیکن وہ تجھ سے ہمبستر نہو عورت نے کہا

وَاللّٰهِ مَا بِهٖ حَرَكَةٌ اِلٰى شَيْءٍ وَّاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِيْ

خدا کی قسم اُسے کسی چیز کی طرف حرکت نہیں ہوتی بخدا جس وقت سے

مُنْذُ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَا كَانَ اِلٰى يَوْمِهٖ هٰذَا فَقَالَ

اُسے یہ حادثہ پیش آیا ہے آج کے دن تک برابر رو رہا ہے اسپر

لِيْ بَعْضُ اَهْلِيْ لَوِ اسْتَاْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

میرے بعض متعلقین نے کہا کہ اگر تم بھی اپنی عورت کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگتے تو تمہین بھی اجازت ملجاتی جیسا کہ ہلال

ابْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَسْتَأْذِنُ

ابن امیہ کی عورت کو ہلال کی خدمت کرنے کی اجازت ملگئی مینے کہا بخدا مین اپنی عورت کے بارہ مین

فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِينِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگونگا اور مجھے کیا معلوم

مَا يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرمائین جبکہ مین

اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْتُ بَعْدَ

اسکی بابت آپسے اجازت چاہون حالانکہ مین جوان آدمی ہون (اپنی خدمت آپ کرسکتا ہون)

ذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتَّى كَمَلَتْ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً

(الغرض) اسکے بعد دس راتین اور گذرگئین یہانتک کہ پچاس راتین پوری ہوگئین

مِنْ حِينَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسوقت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرمایا تھا

عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ

جب مینے پچاس راتین گذرجانے کے بعد صبح کے وقت فجر کی نماز پڑھی

لَيْلَةً وَأَنَا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا أَنَا

اور مین اپنے ایک گھر کی چھت پر تھا حقیقت مین مین اسوقت

جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ

اسی حالت مین بیٹھا ہوا تھا جسے خدا نے بیان کیا ہے بیشک مجھپر میری جان بھی تنگ ہوگئی

نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ

اور زمین باوجود فراخ ہونے کے تنگ ہو گئی کہ میں نے

صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى جَبَلِ سَلْعٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ

ایک چلانے والے کی آواز سنی جو کوہ سلع پر چڑھ کر باآواز بلند پکار رہا تھا

يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا

کہ اے کعب بن مالک خوش ہو جا کعب نے کہا میں فوراً سجدہ میں گر پڑا

وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَآذَنَ رَسُولُ اللهِ

اور معلوم کر لیا کہ اب کشائش کا دروازہ کھلا - رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا حِينَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری توبہ کی قبولیت کی اسوقت خبر دی جبکہ آپ نے

١٠١ صَلَّى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا

فجر کی نماز ادا کی آدمی ادہر تو مجھے خوشخبری دینے کے لیے دوڑے

وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ إِلَيَّ

اور ادہر میرے دونوں یاروں کے پاس خوشخبری دینے والے ہو پہنچے - ایک شخص میری

رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفَى عَلَى

گھوڑا دوڑاتا آیا اور قبیلہ اسلم کا ایک شخص دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ گیا

الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا

چونکہ آواز گھوڑے سے زیادہ تیز رفتار تھی اسلیے گھوڑے سوار سے پیشتر مجھ کو اس سے خوشخبری

جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ

جب مجھے وہ شخص خوشخبری دینے آیا جسکی میں نے آواز سنی تھی تو میں نے

لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ وَاللّٰهِ مَا أَمْلِكُ

اُسے اس خوشخبری دینے کے صلے میں اپنے دونوں کپڑے اُتار کر پہنا دیئے - خدا کی قسم

غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا

اُس دن ان دو کپڑوں کے علاوہ اور کپڑا میری ملکیت میں نہ تھا چنانچہ میں دو کپڑے مانگ کر پہن لیے

وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہوا

فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُوْنِي بِالتَّوْبَةِ

لوگوں کا یہ حال تھا کہ جوق جوق میرے سامنے آکر قبول توبہ کی مبارکباد دیتے ہوئے

يَقُوْلُوْنَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتّٰى

(اور) کہتے تجھے خدا کا تجھ پر رحمت کے ساتھ رجوع ہونا مبارک (کعب رضی اللہ عنہ) کہا یہاں تک

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ میں نے مسجد میں جاکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی

وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ

حالانکہ آپکے گرد اگرد لوگ بیٹھے ہوئے تھے طلحہ بن عبید اللہ مجھ کو دیکھکر فوراً کھڑے ہوکر

عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي وَاللّٰهِ

اور میری طرف دوڑ کر آئے یہاں تک کہ مجھ سے مصافحہ کرکے مبارکباد دی قسم خدا کی

مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهُ وَلَا أَنْسَاهَا

مہاجروں میں سے طلحہ کے سوا کوئی شخص میرے لئے کھڑا نہیں ہوا اور میں طلحہ کا

لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

یہ احسان کبھی نہ بھولونگا کعب کہا جب میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو

ف قوله ولا انساها لطلحة اى لا انسى هذه الخصلة وهي بشارته اياي بالتوبة … اى لا ازال اذكر احسانه … وكنت رهين مسرته … قاله العلامة القسطلاني ١٢

١٠٢

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سلام کیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ اَبْشِرْ بِخَيْرِ

حالانکہ آپکا چہرہ مبارک مارے خوشی کے چمک رہا تھا کہ خبر اچھے

يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ قُلْتُ

اس توبہ کے دن سے خوش ہونا چاہیے جو تیرے پیدا ہونے کے زمانے سے اس وقت تک تمام

اَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ قَالَ

اے رسول خدا (یہ خوشخبری) آپ کی طرف سے ہے یا خدا کی جانب سے فرمایا

لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

نہیں بلکہ خدا کی طرف سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَاَنَّهُ

کہ جب خوش ہوتے تھے تو آپکا چہرہ مبارک چمک اٹھتا تھا گویا

قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ

چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا تھا اور ہم اسے خوشی کا سبب جانتے تھے جب میں

بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ

حضرت کے آگے بیٹھا تو عرض کیا اے رسول خدا میری قبولیت توبہ کا شکریہ یہ ہے

اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى

کہ سارے مال سے دست بردار ہو جاؤں (اور اسے) خدا اور رسول خدا کے لیے

رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خالص صدقہ کردوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ

کہ تھوڑا سا مال اپنے پاس روک لے کیونکہ یہ تیرے لیئے بہتر ہے مینے کہا

فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

حضرت اخیبر مین جو میرا حصہ ہے مینے اُسے اپنے لیئے رکھ چھوڑا ہے پھر مینے کہا اسے

اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ

خدا کے رسول۔ خدا نے مجھے سچائی اور راستبازی کی وجہ سے نجات دی اور

تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ

میری توبہ یہ ہے کہ جبتک زندہ رہون سوائے سچ کے بات نہ کہون

فَوَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللّٰهُ

قسم خدا کی جب سے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا واقعہ سچ سچ

فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ

بیان کیا ہے اُسوقت سے آج کے دن تک مجھے کوئی ایسا مسلمان معلوم نہین ہوتا جسے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا أَحْسَنَ

سچ بولنے کے صلہ مین خدا نے نعمت عطا کی ہو اور وہ میری جیسی نعمت سے ممتاز ہوا ہو

مِمَّا أَبْلَانِي وَمَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ

اور جب سے کہ مینے ۔ بات

لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی آجتک کبھی جھوٹ بولنے کا ارادہ نہین کیا

كَذِبًا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللّٰهُ فِيمَا بَقِيتُ

اور مجھے خدا سے امید ہے کہ جبتک زندہ رہونگا وہ مجھے جھوٹ بولنے سے بچاتا رہیگا۔

قولہ فواللہ ما اعلم احدا من المسلمین ابلاہ اللہ بالصدق الحدیث ای انعم علیہ قال العلامۃ القسطلانی ۱۲

۱۰۴

وَأَنْزَلَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور خدا تعالے نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر

لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ

لقد تاب اللہ علے النبی والمہاجرین سے

وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ فَوَاللهِ مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ

وکونو مع الصادقین تک چند آیتیں نازل فرمائیں قسم خدا کی اللہ نے

نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِيْ لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ

ہدایت اسلام کی نعمت کے بعد مجھے کبھی کوئی ایسی نعمت عطا نہیں کی جو میرے نزدیک

مِنْ صِدْقِيْ لِرَسُوْلِ اللهِ أَنْ لَا أَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ

پیغمبر خدا کے آگے سچ بولنے سے زیادہ عظمت رکھتی ہو وہ یہ کہ میں آپ سے جھوٹ نہیں بولا

فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا فَإِنَّ اللهَ قَالَ

ورنہ جسطرح اور جھوٹ بولنے والے تباہ ہوئے ہیں میں بھی اسیطرح برباد ہوجاتا کیونکہ خدا نے

لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ

جھوٹ بولنے والوں کو وحی نازل کرتے وقت ایسی بری طرح سے یاد کیا جو یاد کرنیکا حق ہے

فَقَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَيَحْلِفُوْنَ بِاللهِ لَكُمْ

چنانچہ خدا بزرگ و برتر نے سیحلفون باللہ لکم

إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ إِلٰى قَوْلِهٖ فَإِنَّ اللهَ لَا يَرْضٰى

اذا انقلبتم الیہم سے فان اللہ لا یرضے

عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ قَالَ كَعْبٌ وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا

عن القوم الفاسقین تک اون کی برائی بیان کی ہے کعب نے کہا کہ ہم

105

أَيُّهَا الثَّلٰثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ

تینوں آدمی اُن لوگوں کے حکم سے پیچھے چھوڑ دیئے گئے جنکا عذر

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهُ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا جبکہ اُنہوں نے آپکو خوش کرنے کیلئے قسمین کہا تہین

فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت نے اُنکی بیعت قبول کرکے دعاء مغفرت کی اور ہمارے بارہ مین رسول خدا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ فَبِذٰلِكَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے یہانتک تاخیر کی کہ خود خدا نے فیصلہ کر دیا اسیوجہ سے

قَالَ اللّٰهُ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا وَلَيْسَ الَّذِيْ

اللہ تعالے نے فرمایا وعلے الثلاثۃ الذین خلفوا اس آیت مین خدا نے

ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهُ

ہمارا غزوہ سے پیچھے رہجانا مذکور نہین فرمایا بلکہ حضرت کا ہمین پیچھے رکھنا

إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ

اور آپکا ہمارے کام کو اُن لوگوں سے مؤخر کرنا مذکور فرمایا جنہوں نے آپکو خوش کرنیکو قسمین کہائین اور معذرت کی

فَقَبِلَ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهِ فِيْ كِتَابِ

چنانچہ حضرت نے اُنکی معذرت قبول کی۔ اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب

الْمَغَازِيْ فِيْ بَابِ حَدِيْثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَرَوَاهُ

المغازی۔ حدیث کعب بن مالک کے باب مین اور

مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهِ فِيْ كِتَابِ التَّوْبَةِ وَعَنْ إِسْحَاقَ

مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب التوبہ مین روایت کیا ہے اسحاق

۱۰۶

ابْنِ رَاشِدٍ اَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

ابن راشد سے روایت ہے کہ مجھے زہری نے حدیث بیان کی اور کہا کہ

عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ

کعب بن مالک کے پوتے عبداللہ کے بیٹے عبدالرحمن نے مجھے اپنے باپ سے خبر دی

اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ اَحَدُ

عبداللہ نے کہا میں نے اپنے والد کعب بن مالک کو سنا۔ اور وہ

الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ اَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ

اُن تین شخصوں میں کے ایک تھے جنپر خدا نے رحمت سے رجوع کی۔ کہ کعب رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی کسی جہاد میں پیچھے نہیں رہے

غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ وَغَزْوَةِ بَدْرٍ قَالَ

مگر ہاں دو غزوں میں ایک غزوہ تبوک دوسرے غزوہ بدر میں کعب نے کہا

فَاَجْمَعْتُ صِدْقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پس میں نے چاشت کے وقت مصمم قصد کر لیا کہ رسولخدا صلعم سے بالکل سچ سچ کہدونگا

ضُحًى وَكَانَ قَلَّمَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهُ اِلَّا

اور ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ حضرت چاشت کے وقت سفر سے واپس نہ آتے ہوں

ضُحًى وَكَانَ يَبْدَاُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ

آپکا قاعدہ تھا کہ سفر سے تشریف لاتے وقت پہلے مسجد میں اُترکر دو رکعت نماز پڑھ لیتے تھے

وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِيْ

الغرض رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیدیا کہ مجھسے

ع غزوۃ العسرۃ ہی غزوۃ تبوک قالہ الحافظ القسطلانی ۱۲

وَكَلَامِ صَاحِبَيَّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ أَحَدٍ مِنَ

اور میرے دو نو ساتھیوں سے بات نہ کریں۔ اور ہمارے سوا کسی اور

الْمُتَخَلِّفِينَ غَيْرِنَا فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا

پیچھے رہجانے والے کے ساتھ بات کرنے سے منع نہیں فرمایا چنانچہ سب نے ہم تینوں سے بولنا چھوڑ دیا

فَلَبِثْتُ كَذَلِكَ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ الْأَمْرُ وَمَا مِنْ

تو میں اسی حال میں رہا یہانتک کہ میرا کام بہت طول پکڑ گیا اور

شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ

میرے نزدیک اس سے زیادہ کوئی اہم بات نہ تھی کہ مبادا میں اسی حالت میں مرجاؤں اور

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَمُوتُ رَسُولُ اللَّهِ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میری نماز جنازہ نہ پڑھیں یا خدا نخواستہ رسول خدا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ

صلے اللہ علیہ وسلم وفات پاجائیں اور میں اسی حالت میں رہوں

الْمَنْزِلَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ

پھر نہ تو مجھسے کبھی کوئی بات کرے نہ میرے جنازہ کی نماز پڑھے

فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَوْبَتَنَا عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(مگر خدا نے رحم کیا) اور اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ہماری توبہ اسوقت نازل کی

وَسَلَّمَ حِينَ بَقِيَ الثُّلُثُ الْآخِرُ مِنَ اللَّيْلِ وَ

جبکہ رات کا تیسرا حصہ باقی رہگیا تھا اس موقع پر

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ام سلمہ کے پاس تشریف رکھتے تھے

وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي مَعْنِيَّةً فِي
حضرت ام سلمہ میرے بارہ مین نہایت خیرخواہی اور اہتمام کرنے والی تھین

أَمْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا

يَا أُمَّ سَلَمَةَ تِيبَ عَلَى كَعْبٍ قَالَتْ أَفَلَا أُرْسِلُ
ام سلمہ! کعب کی توبہ قبول ہوگئی اُنھون نے فرمایا کیا مین کسیکو بھیجکر اُسے

إِلَيْهِ فَأُبَشِّرَهُ قَالَ إِذًا يَحْطِمُكُمُ النَّاسُ فَيَمْنَعُونَكُمُ
خوشخبری نہ دون۔ فرمایا اسوقت لوگ اُمنڈ آئینگے اور تمھاری

النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلَةِ حَتَّى إِذَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ
باقی رات کی نیند غارت کردینگے یہانتک کہ جب پیغمبر خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ آذَنَ بِتَوْبَةِ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کی تو لوگون کو

اللّٰهِ عَلَيْنَا وَكَانَ إِذَا اسْتَبْشَرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ
ہماری قبولیتِ توبہ کی اطلاع دی حضرت جب خوش ہوا کرتے تو آپکا چہرہ مبارک دمکنے لگتا تھا

حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ مِنَ الْقَمَرِ وَكُنَّا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ
گویا چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا تھا ہم تینون شخص جو پیچھے چھوڑے گئے تھے

الَّذِينَ خُلِّفُوا خُلِّفْنَا عَنِ الْأَمْرِ الَّذِي قُبِلَ مِنْ
تو صرف اُس امر سے پیچھے چھوڑے گئے تھے جسے حضرت نے معذرت کرنیوالون سے

هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ اعْتَذَرُوا حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ لَنَا
قبول کرلیا تھا حتے کہ خدا نے ہماری قبولیت توبہ کی آیت نازل کی

م

قوله يحطمكم الناس [illegible] فيمنعونكم [illegible]

٣٩

[illegible] من الازدحام قاله العلامة القسطلانی فی شرح صحیح البخاری ١٢

التَّوْبَةِ فَلَمَّا ذَكَرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

پھر جن پیچھے رہجانے والون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتَخَلِّفِيْنَ وَاعْتَذَرُوْا بِالْبَاطِلِ

سامنے جھوٹ بولا اور بیہودہ عذر کیا تھا جب اُنکا قرآن مین ذکر ہوا

ذُكِرُوْا بِشَرِّ مَا ذُكِرَ بِهٖ أَحَدٌ قَالَ يَعْتَذِرُوْنَ إِلَيْكُمْ

تو ایسی بُری طرح سے ذکر ہوا جیسا ہونا چاہیئے تھا چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا

إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ

اے مسلمانو جب تم لوٹکر واپس جاؤگے تو وہ عذر پیش کرینگے تم آپ کہدینا کہ باتین بناؤ ہم کسیطرح

لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللّٰهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللّٰهُ

تمہارا یقین نہ کرینگے۔ خدا نے تمہاری خبرین ہمین بتا دی ہین اور عنقریب خدا و رسول

عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ اَلْاٰيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ

تمہارے عمل دیکھینگے (آخر آیت تک) اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی

فِيْ كِتَابِ التَّفْسِيْرِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ

کتاب التفسیر مین روایت کیا ہے۔ اور اللہ تعالے نے سورہ احزاب مین فرمایا

الْأَحْزَابِ النَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

کہ پیغمبر مسلمانون پر اُنکی جانون سے زیادہ حق رکھتے ہین

سله قوله تعالے يعتذرون اليكم تمام الآية مع تفسيرها يَعْتَذِرُوْنَ إِلَيْكُمْ في التخلف إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ من الغزو قُلْ لَا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ نصدقكم قَدْ نَبَّأَنَا اللّٰهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ اي اخبرنا باحوالكم وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ بالبعث إِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اي الله فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ فيجازيكم عليه قاله في الجلالين لتفسير الآية المذكورة وتركنا بعض الآيات الاخر التي تليها بعد مع تفسيرها وهي التي تزيد بصيرة في حل معنى هذا الحديث فتذكره ۱۲

۱۱۱

وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ

اور پیغمبر کی بیبیاں انکی مائیں ہیں۔ اور رشتہ دار کلام الہی کی رو سے

أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ

مسلمانوں اور مہاجروں سے بڑھکر آپسمیں ایک دوسرے کے حقدار ہیں

إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا كَانَ ذَٰلِكَ

مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے سلوک کرو (تو یہ اور بات ہے) یہی حکم

فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ○ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ فِي سُورَةِ

خدا کی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ اور خدا تعالے نے سورۂ

التَّغَابُنِ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ

تغابن میں فرمایا کہ خدا کی اطاعت کرو اور رسول کا حکم مانو۔ پھر اگر

تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ○

تم پھر بیٹھو گے تو ہمارے پیغمبر کے ذمے صاف طور پر پہونچا دینا ہے (اور بس)

اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِي بَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتُ

آٹھواں باب اس بیان میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور پیغمبروں سے برتر ہیں۔ اُن سب پر خدائے

رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ تِلْكَ الرُّسُلُ

رب العالمین کی رحمتیں نازل ہوں۔ اللہ تعالے نے سورہ بقرہ میں فرمایا ہے

قال الامام فخر الدين الرازي في التفسير الكبير اجمعت الامة على ان بعض الانبياء افضل من بعض وعلى ان

فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ

یہ پیغمبر جو بھیجے ہیں ان میں سے ایک کو ایک پر بڑائی دی ہے کوئی تو وہ ہیں جن سے خدا نے باتیں کیں اور

بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

بعض کے درجے اونچے کیے اور دیے مریم کے فرزند عیسے کو کھلے کھلے معجزے

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ

اور روح القدس (جبرئیل) سے انکی تائید کی اگر خدا چاہتا تو

الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

پیغمبروں کے بعد کے لوگ اپنے پاس کھلے ہوئے نشان آئے پیچھے باہم نہ لڑتے

وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ وَ

لیکن ایک نے دوسرے سے اختلاف کیا پھر کوئی ایمان لایا اور کوئی منکر ہوا اور

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ

اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ

فرمایا خدا نے مجھے وہ پانچ چیزیں دی ہیں جو مجھ سے پیشتر کسی کو نہیں دیں

بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ

(۱) مہینہ بھر کی راہ سے مخالفوں پر میرا رعب (کر فتح ہوتی ہے) (۲) تمام زمین میرے لیے مسجد (بنائی گئی) اور

طَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ

پاک کرنے والی مقرر کیگئی ہے بس میری امت میں جسے نماز کا وقت پالے

فليصل واحلت لي المغانم ولم تحل لاحد قبلي

(۲) ہاں نماز پڑھ لے (۳) میرے لیے غنیمت کے مال حلال کیے گئے اور مجھ سے پہلے کسی کیلئے حلال نہ تھے

واعطيت الشفاعة وكان النبي يبعث الى قومه

(۴) میں شفاعت کبریٰ کا منصب پایا ہوں (۵) ہر ایک پیغمبر صرف اپنی ہی قوم پر بھیجا جاتا تھا

خاصة وبعثت الى الناس عامة رواه البخاري

اور میں تمام عالم کے لوگوں پر بھیجا گیا ہوں اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کے

في اول كتاب التيمم ورواه مسلم بمعناه في اول

کتاب التیمم کے شروع میں اور مسلم نے اسکے معنی میں کتاب المساجد کے اول میں

كتاب المساجد وعن ابي هريرة ان رسول الله

روایت کیا ہے ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا

صلى الله عليه وسلم قال فضلت على الانبياء بست

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چھ چیزوں کے ساتھ تمام انبیا پر برتری رکھتا ہوں

اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب و

(۱) مجھے جوامع کلم عطا ہوئے ہیں (۲) مجھے رعب سے فتح ملی ہے (۳)

احلت لي المغانم وجعلت لي الارض طهورا

میرے لیے مال غنیمت حلال ہیں (۴) میرے لیے تمام زمین پاک کرنے والی اور

ومسجدا وارسلت الى الخلق كافة وختم بي

سجدہ گاہ ٹھیرائی گئی ہے (۵) میں تمام عالم کا پیغمبر ہوں (۶) میں

النبيون رواه مسلم في الكتاب المذكور وعنه

خاتم النبیین ہوں اسے مسلم نے کتاب المساجد میں روایت کیا ہے۔ ابو ہریرہ سے مروی ہے

۱۱۴۳

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا سيد

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن

ولد آدم يوم القيمة واول من ينشق عنه القبر

تمام بنی آدم کا سردار ہوں اور سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی

واول شافع واول مشفع رواه مسلم في

میں ہی اوّل شفاعت کرونگا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت مقبول ہوگی اسے مسلم نے

صحيحه في اول كتاب الفضائل وعنه قال

صحیح مسلم کی شروع کتاب الفضائل میں روایت کیا ہے ابوہریرہ سے مروی ہے

كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في دعوة

کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دعوت میں شریک تھے

فرفع اليه الذراع وكانت تعجبه فنهس منها نهسة

آپکے آگے بکری کا دست رکھا گیا اور یہ آپکو بہت ہی مرغوب تھا آپنے دانتوں سے اسکا گوشت چھڑانا شروع کیا

وقال انا سيد الناس يوم القيمة هل تدرون

اور فرمایا میں قیامت کے روز تمام لوگوں کا سردار ہوں کیا تم جانتے ہو ایسا کیوں

مم ذلك يجمع الله الاولين والآخرين في صعيد واحد

اُس روز خدا پہلے پچھلوں کو ہموار و فراخ زمین پر جمع کریگا اُس روز

فيبصرهم الناظر ويسمعهم الداعي وتدنو منهم

انہیں دیکھنے والا دیکھیگا اور بلانے والا سنائیگا سورج انکے بہت ہی قریب ہوجائیگا

الشمس فيقول بعض الناس الا ترون الى ما انتم

اسوقت بعض لوگ کہیں گے کیا تم اُس سختی کو نہیں دیکھتے جسمیں تم مبتلا ہو

فیہ الی ما بلغکم الا تنظرون الی من یشفع

اور جو تکلیف تمہیں پہنچی ہے کیا تم ایسے شخص کو نہیں دیکھتے جو تمہارے خدا کے پاس

لکم الی ربکم فیقول بعض الناس ابوکم آدم

تمہاری شفاعت کرے۔ اسپر بعض لوگ کہیں گے ہاں تمہارے باپ آدم ہیں

فیأتونہ فیقولون یا آدم انت ابو البشر خلقک

چنانچہ آدم کے پاس آکر کہیں گے آدم! تم تمام آدمیوں کے باپ ہو۔ تمہیں خدا نے

اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ وامر الملئکۃ

اپنے ید قدرت سے بنایا اور تم میں اپنی روح پھونکی فرشتوں کو حکم کیا

فسجدوا لک واسکنک الجنۃ الا تشفع لنا الی ربک

تو انہوں نے تمہیں سجدہ کیا خدا نے تمہیں بہشت میں بسایا تم خدا کے پاس ہماری شفاعت نہیں کرتے

الا تری ما نحن فیہ وما بلغنا فیقول ربی غضب

تم اس مصیبت کو نہیں دیکھتے جس میں ہم گرفتار ہیں اور جو تکلیف ہمیں پہنچی ہے آدم کہیں گے میرا خدا

الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولا یغضب

آج اسدرجہ غضبناک ہے کہ اس جیسا نہ تو کبھی اس سے پیشتر غضبناک ہوا ہے

بعدہ مثلہ ونہانی عن الشجرۃ فعصیت

نہ اسکے بعد ہوگا۔ مجھے اُسنے ایک درخت کے کہانے سے منع کیا تھا مگر میں نے نافرمانی کی

نفسی نفسی اذہبوا الی غیری اذہبوا الی

نفسی نفسی۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ جاؤ نوح کے پاس جاؤ۔

نوح فیأتون نوحا فیقولون یا نوح انت اول

لوگ نوح کے پاس آکر کہیں گے۔ نوح! تم اُن تمام نبیوں میں اول ہو

الرسل الى اهل الارض وسماك الله

جو اہل زمین کی طرف بھیجے گئے خدا نے تمہارا نام

عبدا شكورا الا ترى ما نحن فيه الا ترى

شکر گذار بندہ رکھا۔ کیا تم ہماری اس مصیبت کو نہیں دیکھتے جس میں ہم گرفتار ہیں اور کیا

الى ما بلغنا الا تشفع لنا الى ربك فيقول ربي

اس رنج کو نہیں دیکھتے جو ہمیں پہنچا ہے؟ تم خدا کے پاس ہماری شفاعت نہیں کرتے؟ نوح جواب دینگے کہ میرا رب

غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله

آج اس قدر غضبناک ہے کہ اس جیسا غضبناک نہ تو کبھی اس سے پہلے ہوا ہے

ولا يغضب بعده مثله نفسي نفسي ائتوا

نہ اس کے بعد ہوگا نفسی نفسی تم پیغمبر آخر الزماں کے پاس جاؤ

النبي فياتوني فاسجد تحت العرش فيقال

چنانچہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے میں عرش کے تلے سجدہ کرونگا اور مجھ سے کہا جائیگا

يا محمد ارفع راسك واشفع تشفع وسل

محمد! سر اٹھاؤ شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہوگی مانگو

تعطه قال محمد بن عبيد لا احفظ سائره

تمہیں دیا جائیگا محمد بن عبید کہتے ہیں باقی حدیث مجھے یاد نہیں رہی

رواه البخاري في صحيحه في كتاب الانبياء

اسے بخاری نے اپنی صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء میں روایت کیا ہے

[illegible] قال قال رسول الله صلى الله

[illegible] کہ رسول خدا صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ

علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے روز بنی آدم کا سردار ہوں اور اسپر کوئی ناز نہیں ہے

وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ

اُسدن میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور اسپر کچھ فخر نہیں اُس روز سوائے

اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِي وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ

آدم اور آنکے سوا میرے جھنڈے تلے ہونگے سب سے پہلے

تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَفِي الْحَدِيْثِ

میری قبر پھٹے گی اور اسپر ذرا ناز نہیں اس حدیث میں بڑا طول طویل

قِصَّةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ فِي اَوَّلِ

قصہ ہے - یہ حدیث ترمذی نے جامع ترمذی کے شروع ابواب المناقب میں

اَبْوَابِ الْمَنَاقِبِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

روایت کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے

وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں

مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ

محمد اور احمد [illegible] ماحی [illegible] کہ خدا تعالی

بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ

میری [illegible] کفر مٹائیگا [illegible] اور میں حاشر ہوں کہ تمام لوگوں کا حشر میرے قدم [illegible] ہوگا

عَلٰی قَدَمِی وَاَنَا الْعَاقِبُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِی صَحِیْحِہٖ

عاقب یعنی پچھلا پیغمبر اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی

فِی کِتَابِ الْاَنْبِیَاءِ فِی بَابِ مَاجَاءَ فِی اَسْمَاءِ رَسُوْلِ

کتاب الانبیاء کے اس باب میں ذکر کیا ہے جو رسول خدا

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ مَعَ تَغَیُّرٍ

صلے اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں آیا ہے اور مسلم نے تھوڑے سے تغیر کے ساتھ

یَسِیْرٍ فِی صَحِیْحِہٖ فِی کِتَابِ الْفَضَائِلِ وَعَنْ

صحیح مسلم کے کتاب الفضائل میں روایت کیا ہے

اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

ابو ھریرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِی الْحِجْرِ وَقُرَیْشٌ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حطیم میں تھا اور قریش

تَسْاَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ فَسَاَلَتْنِیْ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ

شب معراج کی کیفیت مجھ سے پوچھ رہے تھے انہوں نے مجھ سے

بَیْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْھَا فَکُرِبْتُ کُرْبَۃً مَا کُرِبْتُ

بیت المقدس کی وہ نشانیاں پوچھیں جو مجھے خوب یاد نہ تھیں اسپر مجھے اسقدر جہ صدمہ ہوا

مِثْلَہٗ قَطُّ قَالَ فَرَفَعَہُ اللّٰہُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ مَا

کہ اس جیسا کبھی کوئی صدمہ نہیں ہوا تھا فرمایا پس خدا نے بیت المقدس میرے سامنے لا ٹھہرا کیا

یَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُھُمْ بِہٖ وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ

پھر تو قریش جو نشانی مجھ سے پوچھتے تھے میں فوراً اسے بتا دیتا تھا اور میں نے

فی جماعۃ من الانبیاء فاذا موسی علیہ السلام

شب معراج میں اپنے تئیں پیغمبروں کے گروہ میں دیکھا تو موسیٰ علیہ السلام

قائم یصلی فاذا رجل ضرب جعد کانہ

کھڑے نماز پڑھ رہے تھے وہ ایک دبلے پتلے گھنگریالے بالوں کے آدمی تھے جیسے

من رجال شنوءۃ واذا عیسی بن مریم علیہ

قبیلۂ شنوءہ کے آدمی ہوتے ہیں اور میں نے مریم کے بیٹے عیسےٰ علیہ السلام

السلام قائم یصلی اقرب الناس بہ شبھا

کو دیکھا کہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں انسے زیادہ مشابہت میں

عروۃ بن مسعود الثقفی واذا ابراھیم

عروہ بن مسعود ثقفی ہے اور میں نے ابراہیم

علیہ السلام قائم یصلی اشبہ الناس بہ

علیہ السلام کو دیکھا کہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے انکے ساتھ تمام لوگوں میں مشابہ تر

صاحبکم یعنی نفسہ صلی اللہ علیہ وسلم

تمہارا صاحب ہے آنحضرت نے صاحب سے اپنی ذات مبارک مراد رکھی

فحانت الصلوۃ فاممتھم فلما فرغت من

پھر نماز کا وقت آیا تو میں پیغمبروں کا امام بنا اور جب نماز سے فارغ ہوا

الصلوۃ قال لی قائل یا محمد ھذا مالک

تو کسی کہنے والے نے کہا محمد! یہ مالک ہے

صاحب النار فسلم علیہ فالتفت الیہ فبدانی

دوزخ کا داروغہ اسے سلام کرو میں جو اسکی طرف متوجہ ہوا تو اسی نے پہلے

۱۹

بالسلام رواه مسلم في صحيحه في كتاب الإيمان

سلام کیا اس حدیث کو مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الایمان کے

في باب الإسراء برسول الله صلى الله عليه

اس باب میں روایت کیا ہے جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معراج کا ذکر ہے

وسلم وعن أنس بن مالك قال قال رسول الله

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا

صلى الله عليه وسلم أنا أكثر الأنبياء تبعا يوم

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میرے تابعدار سب نبیوں کے تابعداروں سے زیادہ ہونگے

القيامة وأنا أول من يقرع باب الجنة وعنه

اور سب سے پہلے میں ہی بہشت کا دروازہ کھٹکھٹاؤنگا اسی سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

آتي باب الجنة يوم القيامة فأستفتح فيقول الخازن

قیامت کے دن بہشت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا تو داروغہ پوچھیگا

من أنت فأقول محمد فيقول بك أمرت لا أفتح لأحد

کون ہے تو میں کہوں گا محمد وہ کہیگا تمہاری ہی نسبت مجھے حکم تھا کہ کسی کے لیے نہ کھولوں

قبلك رواهما مسلم في صحيحه في كتاب الإيمان

تم سے پہلے ان دونوں حدیثوں کو مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الایمان کے

في باب [illegible] قال قال رسول الله

[illegible] کہ رسول خدا

انا اکثر الانبیاء تبعا [illegible] انا اول الناس [illegible] والشفاعة [illegible] صحیح مسلم [illegible] ١٣٥

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — مَیں تمام آدمیوں سے — پہلے نکلوں گا

اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ

جب لوگ زندہ اُٹھا کھڑے کیے جائینگے اور مَیں اُنکا خطیب ہونگا جب آئینگے میں ہی اُنہیں خوشخبری دونگا

اِذَا اَيِسُوْا لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ

جب وہ نااُمید ہونگے — حمد کا جھنڈا — اُسدن میرے ہی ہاتھ میں ہوگا — اور میں ہی

وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ

اپنے رب کے پاس تمام نبی آدم سے برتر ہونگا — اور یہ کچھ فخر نہیں ہے اس حدیث کو ترمذی نے

قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَعَنْ اَبِيْ

روایت کرکے کہا ہے — کہ یہ حدیث — حسن غریب ہے

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ابوہریرہ سے — روایت ہے — کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے — فرمایا

سَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

لوگو! — میرے لیئے خدا سے وسیلہ مانگو لوگوں نے عرض کیا اے رسول خدا

وَمَا الْوَسِيْلَةُ قَالَ اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا

وسیلہ کیا ہے — فرمایا بہشت میں — ایک اعلیٰ درجہ ہے

يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ رَوَاهُ

جسے بجز ایک شخص کے اور کوئی نہ پائے گا۔ مجھے اُمید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ اسے

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَكَعْبٌ

ترمذی نے روایت کرکے کہا ہے — کہ یہ حدیث غریب ہے — اور کعب

لَيْسَ هُوَ بِمَعْرُوفٍ وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰی عَنْهُ
معروف ومشہور نہیں ہے اور ہیں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس نے

غَيْرَ لَيْثِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمٍ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ
لیث بن ابی سلیم کے سوا اس سے روایت کی ہو ابی بن کعب

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جب

يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ
قیامت کا دن ہوگا تو میں سارے پیغمبروں کا امام اور اُنکا خطیب اور

شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
اُنکی شفاعت کرنیوالا ہوں گا اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے اسے ترمذی نے روایت کرکے کہا

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ رَوَى التِّرْمِذِيُّ
حدیث حسن صحیح غریب ہے ترمذی نے

الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ جَامِعِهٖ فِيْ اَوَّلِ اَبْوَابِ
تینوں حدیثیں جامع ترمذی کے ابواب المناقب کے شروع میں

الْمَنَاقِبِ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
روایت کی ہیں عکرمہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
کہ ابن عباس نے کہا خدا نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو

وَسَلَّمَ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوْا
تمام پیغمبروں اور آسمان والوں پر فضیلت دی ہے لوگوں نے کہا

١٢٧

يا ابن عباس بم فضله على اهل السماء قال

اے ابن عباس - خدا نے حضرت کو آسمانیوں پر کسطرح برتری دی جواب دیا

ان الله قال لاهل السماء ومن يقل منهم

کہ خدا نے آسمان کے باشندوں کے بارہ میں فرمایا ہے - کہ فرشتوں میں سے جو کوئی یہ کہے

انى اله من دونه فذلك نجزيه جهنم كذلك

کہ میں خدا کے سوا معبود ہوں تو ہم اسکی سزا میں اسکو دوزخ دیں گے ایسا ہی

نجزى الظلمين الاية وقال الله تعالى لمحمد

ہم ظالموں کو بدلا دیتے ہیں آخر آیت تک اور خدا تعالیٰ نے محمد

صلى الله عليه وسلم انا فتحنا لك فتحا مبينا

صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے کہ ہمنے تمہیں ایک ظاہر فتح دی ہے

ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما

تاکہ خدا تمھارے سارے اگلے پچھلے گناہ بخشدے

تاخر قالوا فما فضله على الانبياء قال قال

لوگوں نے کہا اچھا پیغمبروں پر آپ کی بزرگی کیا ہے (ابن عباس نے) کہا

الله عز وجل وما ارسلنا من رسول الا

کہ خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا ہے کہ ہمنے جس پیغمبر کو بھی بھیجا

بلسان قومه ليبين لهم الآية وقال الله

انکی قوم ہی کی زبان میں بھیجا تاکہ وہ انکے لیئے واضح طور پر بیان کر دے الآیۃ اور خدا نے

عز وجل لمحمد صلى الله عليه وسلم

بزرگ و برتر نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا

وما أرسلناك إلا كافة للناس فأرسله إلى

کہ ہمنے تمہیں تمام عالم کے لیئے بھیجا ہے۔ تو خدا نے آپ کو

الجن والإنس وعن جابر بن عبد الله أن

جن وانس دونوں کی طرف بھیجا جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ

النبي صلى الله عليه وسلم قال أنا قائد

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب

المرسلين ولا فخر وأنا خاتم النبيين ولا

پیغمبروں کو کھینچ لیجانے والا ہوں اور اسپر کوئی ناز نہیں میں خاتم النبیین ہوں اور

فخر وأنا أول شافع وأول مشفع ولا فخر

کوئی فخر نہیں میں سب میں پہلے شفاعت کرنیوالا اور سب میں اول مقبول الشفاعت ہوں اور کوئی فخر نہیں

رواهما الدارمي في أوائل سننه

ان دونوں حدیثوں کو دارمی نے سنن دارمی کے شروع میں روایت کیا ہے

الباب التاسع في دعوة سيدنا إبراهيم

نواں باب اُس دعا کے بیان میں جو ہمارے سردار ابراہیم

عليه السلام لبعث النبي صلى الله عليه وسلم

علیہ السلام نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کیلئے مانگی تھی

وفی اول شان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اول شان کے بیان میں

ومیلادہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو سیدنا

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے ذکر میں اور وہ ہمارے سردار

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابن عبد اللہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں عبد اللہ کے بیٹے

ابن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف

اور وہ عبد المطلب کے بیٹے وہ ہاشم کے بیٹے وہ عبد مناف کے بیٹے

قولہ وفی اول شان النبی ...

ابن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لوي

وہ قصی کے بیٹے وہ کلاب کے بیٹے وہ مرہ کے بیٹے وہ کعب کے بیٹے وہ لوی کے بیٹے

ابن غالب ابن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة

وہ غالب کے بیٹے وہ فہر کے بیٹے وہ مالک کے بیٹے وہ نضر کے بیٹے ۔ کنانہ کے بیٹے

ابن خزيمة بن مدركة بن الياس بن مضر بن

وہ خزیمہ کے بیٹے وہ مدرکہ کے بیٹے وہ الیاس کے بیٹے وہ مضر کے بیٹے وہ

نزار بن معد بن عدنان كذا قال البخاري

نزار کے بیٹے وہ معد کے بیٹے وہ عدنان کے بیٹے بخاری نے

في صحيحه في كتاب الانبياء في ترجمة باب

صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء کے باب

مبعث النبي صلى الله عليه وسلم قال الله

مبعث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ میں یوں ہی کہا ہے خدا تعالے نے

تعالى في سورة البقرة واذ يرفع ابراهيم

سورۂ بقرہ میں فرمایا کہ جب ابراہیم

القواعد من البيت واسمعيل ربنا تقبل منا

خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اور اسمعیل بھی تو دونوں یوں کہتے تھے الٰہی! یہ ہم سے قبول کر

إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا

بیشک تو سنتا جانتا ہے — اے ہمارے پروردگار — اور ہم دونوں کو

مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ

اپنا حکم بردار بنا — اور ہماری اولاد میں سے ایک جماعت اپنی — فرماں بردار ٹھیرا

وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ

اور ہمارے حج کے طریقے ہمیں بتا — اور ہم پر رحمت سے رجوع کر — بیشک تو رجوع کرنیوالا

الرَّحِيمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ

مہربان ہے — خداوندا — اور انہیں انہی میں کا — ایک رسول اٹھا — کھڑا کر

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ

کہ وہ ان پر تیری نشانیاں پڑھے — اور انہیں کتاب — اور

الْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

دانائی کی باتیں سکھائے — اور شرک و گناہ سے پاک کرے — بیشک تو ہی غالب دانا ہے

١٢٧

عَنِ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ

عرباض — بن ساریہ — رسول خدا

[illegible] إِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

مَكْتُوبٌ [illegible] النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ

خاتم النبیین [illegible] آدم [illegible] پڑے ہوئے تھے

[illegible] أُنَبِّئُكُمْ [illegible] دَعْوَةُ [illegible]

[illegible]

ابن ابراھیم وبشارة عیسیٰ ورؤیا امی التی

ابراہیم کی دعا عیسےٰ کی بشارت اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں

رأت حین وضعتنی وقد خرج لھا نور اضاء

جو انہوں نے مجھے جنتے وقت دیکھا میری والدہ سے ایک نور نکلا

لھا منہ قصور الشام رواہ فی شرح السنة

جس سے شام کے تمام محل انکے لیے روشن ہو گئے یہ حدیث شرح سنہ میں روایت کیگئی ہے

ورواہ احمد عن ابی امامة من قولہ ساخبرکم

اور امام احمدؒ نے اسی حدیث کو ابو امامہ سے روایت کیا ہے پوری حدیث نہیں بلکہ ساخبرکم سے

الی آخرہ کذا فی مشکوٰة المصابیح فی باب

آخر تک اسیطرح مشکوٰة المصابیح کے باب

فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ و

فضائل سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے

سلم وعن ابی سفیان بن حرب ان ھرقل

ابوسفیان بن حرب سے روایت ہے کہ ہرقل بادشاہ نے

ارسل الیہ فی رکب من قریش وکانوا تجارا

انکی طرف ایک قاصد بھیجا جبکہ ابوسفیان قریش کے قافلہ میں تھے اور قریش اُس مدت میں

بالشام فی المدة التی کان رسول اللہ صلی اللہ

ملک شام میں تجارت کی غرض سے آئے ہوئے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ

علیہ وسلم ماد فیھا ابا سفیان وکفار قریش

علیہ وسلم نے ابوسفیان اور کفار قریش سے صلح کر لی تھی

١٢٨

علے وضع الحرب عشر سنین وعند ابی نعیم اربع ورجح الاول انتھی کلام العلامة القسطلانی ملتقطا ۱۲

فَاَتَوْهُ وَهُمْ بِاِيْلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ فِيْ مَجْلِسِهٖ وَ

ابوسفیان اور اوسکے ساتھی ہرقل کے پاس آئے ہرقل اپنی جماعت سمیت ایلیا میں تھا اوس نے انہیں اپنی مجلس میں بلا لیا

حَوْلَهٗ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا تَرْجُمَانَهٗ

ہرقل کے گرد و پیش بزرگان روم بیٹھے ہوئے تھے ازان بعد ہرقل نے انہیں اپنے پاس بلایا اور اپنے مترجم کو طلب کر کے

فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ

کہا تم میں سے کون اوس شخص کے رشتہ میں زیادہ قریب ہے

يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا اَقْرَبُهُمْ

جو اپنے تئیں نبی بتاتا ہے ابوسفیان کہتے ہیں میں نے کہا۔ رشتہ میں تو میں اون سے نزدیک تر ہوں

نَسَبًا فَقَالَ اَدْنُوْهُ مِنِّيْ وَقَرِّبُوْا اَصْحَابَهٗ

ہرقل نے اپنی جماعت سے کہا ابوسفیان کو میرے قریب کرو اور اوسکے ساتھیوں کو بھی نزدیک لاؤ

١٢٩

فَاجْعَلُوْهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ

ابوسفیان کے ہمراہیوں کو اوس کے پس پشت بٹھاؤ پھر اپنے ترجمان سے کہا

قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ

کہ اس جماعت سے کہہ میں ابوسفیان سے پیغمبر آخر الزمان کی نسبت کچھ پوچھنا چاہتا ہوں

فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ

اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اسے جھٹلانا ابوسفیان کہتے ہیں قسم خدا کی اگر مجھے یہ شرم دامنگیر نہ ہوتی

مِنْ اَنْ يَّاْثِرُوْا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ ثُمَّ

کہ لوگ مجھے دروغ گو مشہور کریں گے تو میں حضرت کے حال میں ضرور کچھ جھوٹ بولتا پھر

كَانَ اَوَّلَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُهٗ

ہرقل نے حضرت کے حال میں سے جس بات کو پہلے پوچھا وہ تھی کہ اوسکا نسب تم میں کیسا ہے

فيكم قلت هو فينا ذو نسب الخ رواه البخاري

میں نے کہا وہ ہم میں نہایت شریف اور عمدہ خاندان سے ہے۔ اسے بخاری نے

في أول صحيحه في حديث طويل ورواه

صحیح بخاری کی ابتدا میں ایک بڑی حدیث کے ضمن میں اور

مسلم في صحيحه في كتاب الجهاد لكنه

مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الجہاد میں روایت کیا ہے لیکن مسلم کی روایت

انتهى عند قول أبي سفيان في هذا الحديث

اس حدیث میں ابوسفیان کے اس قول

حتى أدخل الله علي الإسلام وعن أبي

تک ادخل الله علی الاسلام پر ختم ہو گئی ہے

هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

قال بعثت من خير قرون بني آدم قرنا فقرنا

فرمایا میں بنی آدم کے ان بہتر اور عمدہ طبقوں میں نقل ہوتا آیا ہوں جو طبقوں میں بہتر تھا

حتى كنت من القرن الذي كنت منه

یہاں تک کہ میں اس طبقہ میں سے ہوا جس میں پیدا ہوا

رواه البخاري في صحيحه في كتاب الأنبياء

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء کے

في باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم

باب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں روایت کیا ہے

وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ

واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ

صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ خدائے بزرگ و برتر نے

اصْطَفٰی کِنَانَةَ مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ عَلَیْہِ

کنانہ کو حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِّنْ

والسلام کی اولاد میں سے شرافت میں چن لیا اور قریش کو

کِنَانَةَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ هَاشِمٍ وَّ

کنانہ کی اولاد میں سے چن لیا پھر قریش میں سے ہاشم کی اولاد کو چن لیا اور

اصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِیْ

مجھے ہاشم کی اولاد میں الگ چن لیا اس حدیث کو مسلم نے

صَحِیْحِهٖ فِیْ اَوَّلِ کِتَابِ الْفَضَائِلِ وَرَوَاهُ

صحیح مسلم کی شروع کتاب الفضائل میں اور ترمذی نے

التِّرْمِذِیُّ بِمَعْنَاهُ فِیْ جَامِعِهٖ فِیْ اَبْوَابِ الْمَنَاقِبِ

اسی کے معنے میں جامع ترمذی کے ابواب المناقب میں روایت کرکے

وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

کہاہے کہ یہ حدیث صحیح ہے ابن عباس سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ما ولدني من سفاح أهل الجاهلية شيء

مین اہل جاہلیت کے فسق و فجور مین سے کسی چیز سے پیدا نہین ہوا

ما ولدني إلا نكاح كنكاح الإسلام رواه

بلکہ اوس نکاح سے پیدا ہوا ہون جو نکاح اسلام جیسا تہا اس حدیث کو

البغوي في معالم التنزيل في آخر تفسير

بغوی نے معالم التنزیل مین سورہ توبہ کے آخر تفسیر مین روایت کیا ہے

سورة التوبة وعن المطلب بن أبي وداعة

مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے

قال جاء العباس إلى رسول الله صلى الله

کہ عباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

عليه وسلم وكأنه سمع شيئا فقام النبي صلى الله

اور گویا کہ آنہون نے کوئی بات سنی تہی نبی صلے اللہ

عليه وسلم على المنبر فقال من أنا فقالوا

علیہ وسلم نے ممبر پر کہڑے ہوکر فرمایا کہ مین کون ہون؟ لوگون نے کہا

أنت رسول الله عليك السلام قال أنا محمد

آپ پیغمبر خدا ہین آپ پر سلام ہو فرمایا مین محمد

ابن عبد الله بن عبد المطلب إن الله خلق

عبد اللہ کا بیٹا عبد المطلب کا پوتا ہون خدا نے مخلوق کو پیدا کیا

الخلق فجعلني في خيرهم ثم جعلهم فرقتين

تو مجہے بہترین خلق مین ٹہیرایا پہر اونکے دو گروہ کرکے

فجعلني في خيرهم فرقة ثم جعلهم قبائل

تو مجھے اوس گروہ مین ٹھیرایا جو اون مین بہتر تھا پھر اونکے چند قبیلے کر دیئے

فجعلني في خيرهم قبيلة ثم جعلهم بيوتا

اور مجھے بہتر قبیلہ مین کیا اسکے بعد اون کے چند گھر مقرر کئے

فجعلني في خيرهم بيتا وخيرهم نفسا رواه

اور مجھے بہتر گھر مین ٹھیرایا اور سب سے نیک نفس کیا اسے

الترمذي في جامعه في أبواب المناقب و

ترمذی نے جامع ترمذی کے ابواب المناقب مین روایت کرکے

قال هذا حديث حسن وعن المطلب

کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے مطلب

ابن عبد الله بن قيس بن مخرمة عن أبيه

عبد اللہ کے بیٹے قیس بن مخرمہ کے پوتے سے روایت ہے اور وہ اپنے باپ

عن جده قال ولدت أنا ورسول الله صلى

اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین کہ مین اور رسول خدا صلے اللہ

الله عليه وسلم عام الفيل قال وسأل عثمان

علیہ وسلم دونون واقعۂ فیل کے سال مین پیدا ہوئے راوی کا بیان ہے کہ عثمان

ابن عفان قباث بن أشيم أخا بني يعمر بن ليث

بن عفان نے اشیم کے بیٹے قباث سے پوچھا جو بنی یعمر بن لیث کا بھائی تھا

أنت أكبر أم رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ عمر مین تو بڑا ہے یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم ولد يوم الاثنين في شهر ربيع الاول

واختلفوا في يوم الولادة هل هو ثاني الشهر ام ثامنه ام عاشره ام ثاني عشر

هذا كلام النووي وقال ابو محمد عبد الملك بن هشام قال حدثنا زياد بن عبد الله

البكائي عن محمد بن اسحاق المطلبي قال ولد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم

الاثنين لاثنتي عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الاول عام الفيل قال ابن اسحاق و

حدثني المطلب بن عبد الله بن قيس بن مخرمة عن ابيه عن جده قيس بن مخرمة

قال ولدت انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفيل فنحن لدتان وقال ابن

اسحاق وحدثني صالح بن ابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف عن يحيى بن عبد الله

بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارة الانصاري قال حدثني من شئت من رجال

قومي عن حسان بن ثابت قال والله اني لغلام يفعة ابن سبع سنين او ثمان

اعقل كل ما سمعت اذ سمعت يهوديا يصرخ باعلى صوته على اطمة بيثرب يا معشر

يهود حتى اذا اجتمعوا اليه قالوا له ويلك ما لك قال طلع الليلة نجم احمد الذي

ولد به قال محمد بن اسحاق فسألت سعيد بن عبد الرحمن

بن حسان بن ثابت

فقلت ابن كم كان حسان بن ثابت مقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فقال ابن ستين وقدمها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثلاث وخمسين سنة فسمع حسان ما سمع وهو ابن سبع سنين قال ابن اسحاق فلما وضعته امه صلى الله عليه وسلم ارسلت الى جده عبد المطلب انه قد ولد لك غلام فأته فانظر اليه فاتاه فنظر اليه وحدثته بما رأت حين حملت به وما قيل لها فيه وما امرت به ان تسميه فيزعمون ان عبد المطلب اخذه فدخل به الكعبة فقام يدعو الله ويشكر له ما اعطاه ثم خرج به الى امه فدفعه اليها والتمس لرسول الله صلى الله عليه وسلم المراضع [illegible]

بقية حاشية صفحة ١٣٣

شئ معنا في قلبه فكان ذلك في يقول ان

الملك العظيم لما طمعن في الحجر برهة وانشيته من طين بلده ورث

المقصود من الشكل الا افتتة واعده ان يزالحبيب وتابينا ان الكعبة قبلة صلواتكم

وذلك قبلة سوى ذلك ثم اذا حققت قبلة على الخلق من الاعداء فاحكى في حفظ قبلة

بذلك عن الاثام والمعاصي اتى ما قاله الامام الرازي في جزء ١١ المقام وقال

آخر الكلام ثم قال البعض ان الحجاج ضرب الكعبة ولم يحدث شئ من ذلك قبل

على ان قصة الفيل ما كانت الا على هذا الوجه وان كانت بهذا الان السبب لذلك

او القصة امر آخر سوى تعظيم الكعبة والجواب انا بينا ان ذلك وقع ارهاصا لامر محمد

صلى الله عليه وسلم والارهاص انما نحتاج اليه قبل تقدمه وتاكيد نبوته بالدلائل

القاطعة فلا حاجة الى شئ من ذلك والله اعلم واحكم اتى كلام الامام الرازي

وقال الامام النووي في شرح صحيح مسلم في كتاب الفضائل في باب قدر عمره صلى الله

عليه وسلم ولد عام الفيل على الصحيح المشهور وقيل بعد الفيل بثلاثين سنة

وقيل باربعين سنة وادعى القاضي عياض الاجماع

على عام الفيل كما

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

جواب دیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

اَکْبَرُ مِنِّیْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْہُ فِی الْمِیْلَادِ قَالَ وَ

بزرگی مین تو مجھسے بڑے ہین اور ولادت مین - مین حضرت سے مقدم ہون

رَاَیْتُ خَذْقَ الطَّیْرِ اَخْضَرَ مُحِیْلًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

مین نے اون پرندون کی مینگنیان متغیر تیرہ رنگ دیکھی ہین (جسے اصحاب فیل تباہ ہوئے) اسے ترمذی نے

فِیْ جَامِعِہٖ فِی الْمَنَاقِبِ فِیْ بَابِ مَا جَآءَ فِیْ

جامع ترمذی کے مناقب کے اوس باب مین روایت کیاہے جو

مِیْلَادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ھٰذَا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے بیان مین آیاہے اور کہاہے

١٣٥

حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ

یہ حدیث حسن غریب ہے جسے ہم نہین پہنچانتے مگر حدیث سے

مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو

محمد بن اسحاق کے عبد الرحمن بن عمرو

السُّلَمِیِّ عَنْ عُتْبَۃَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِیِّ اَنَّہٗ حَدَّثَھُمْ

سلمی سے روایت ہے اور وہ عتبہ بن عبد سلمی سے روایت کی کہ عتبہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی

وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سے تہا

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ

کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

رَجُلٌ كَيْفَ كَانَ أَوَّلُ شَأْنِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ

ایک شخص نے عرض کیا اے رسول خدا آپ کا ابتدائی حال کیونکر تھا فرمایا

كَانَتْ حَاضِنَتِي مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ فَانْطَلَقْتُ

میری دایہ بنی سعد بن بکر میں کی ایک عورت تھی نومیں

أَنَا وَابْنٌ لَهَا فِي بَهْمٍ لَنَا وَلَمْ نَأْخُذْ مَعَنَا زَادًا

اور دایہ کا لڑکا اپنے ریوڑ میں گئے اور ہمنے اپنے ساتھ توشہ نہیں لیا تہا

فَقُلْتُ يَا أَخِي اذْهَبْ فَأْتِنَا بِزَادٍ مِنْ عِنْدِ أُمِّنَا

مین نے اپنی بہائی سے کہا کہ تم جاکر ہماری ماں کے پاس سے توشہ لے آؤ

فَانْطَلَقَ أَخِي وَمَكَثْتُ عِنْدَ الْبَهْمِ فَأَقْبَلَ طَائِرَانِ

چنانچہ میرا بہائی تو وہان سے چل کہڑا ہوا اور مین ریوڑ مین رہا اتنے مین دو سفید

أَبْيَضَانِ كَأَنَّهُمَا نَسْرَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ

پرندے آئے گویا وہ دو گدھ ہیں اون مین سے ایک نے دوسرے سے کہا

أَهُوَ هُوَ قَالَ الْآخَرُ نَعَمْ فَأَقْبَلَا يَبْتَدِرَانِي فَأَخَذَانِي

کیا یہ وہی ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ہاں ہاں! پس وہ جھپٹتے ہوئے میری طرف آئے

فَبَطَحَانِي لِلْقَفَا فَشَقَّا بَطْنِي ثُمَّ اسْتَخْرَجَا قَلْبِي فَشَقَّاهُ

اور مجھے پکڑ کر چت لٹا دیا ازان بعد میرا پیٹ چیرا پھر میرا دل نکالکر اوسمین شگاف دیا

فَأَخْرَجَا مِنْهُ عَلَقَتَيْنِ سَوْدَاوَيْنِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا

اور اسمین سے خون کی دو سیاہ پھٹکیان نکالکر ایک نے دوسری سے کہا

لِصَاحِبِهِ ائْتِنِي بِمَاءِ ثَلْجٍ فَغَسَلَ بِهِ جَوْفِي ثُمَّ

مجھے برف کا پانی دے پس اوس پانی سے میرا پیٹ دھویا ازان بعد

قَالَ ائْتِنِي بِمَاءِ بَرَدٍ فَغَسَلَ بِهِ قَلْبِي ثُمَّ قَالَ

کہا اب اولے کا دے - اوس سے میری دل کو دہویا پہر کہا

ائْتِنِي بِالسَّكِينَةِ فَذَرَّهُ فِي قَلْبِي ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا

اب سکینہ دے اوسے بکہر میری دل پر چہڑکا پہر ایک نے

١٣٧

لِصَاحِبِهٖ حُصْهُ فَخَاصَهٗ وَخَتَمَ عَلَيْهِ بِخَاتَمِ

دوسرے نے کہا اسے سی دے اوسنے سی کر دہان نبوت کی انگوٹھی کی مہر لگا دی

النُّبُوَّةِ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اجْعَلْهُ فِيْ كِفَّةٍ

پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ انہیں ترازو کے ایک پلہ میں

وَاجْعَلْ اَلْفًا مِّنْ اُمَّتِهٖ فِيْ كِفَّةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور انکی امت کے ہزار آدمیون کو دوسرے پلہ مین رکہہ رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْاَلْفِ فَوْقِيْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مین اون ہزار آدمیون کو اپنے اوپر دیکھتا تہا

اُشْفِقُ اَنْ يَّخِرَّ عَلَيَّ بَعْضُهُمْ فَقَالَ لَوْ اَنَّ اُمَّتَهٗ

تو خوف کرتا تہا کہ اون مین سے بعض مجہپر گر پڑینگے اوسنے کہا اگر تو انکی تمام امت کو

وُزِنَتْ بِهٖ لَمَالَ بِهِمْ ثُمَّ انْطَلَقَا وَتَرَكَانِيْ قَالَ

انکے ساتھ تولے گا تو بہی انکا پلہ اون سب کو لے جہکے گا۔ پہر وہ دونون مجہے چہوڑکر چلے گئے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرِقْتُ فَرَقًا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجہپر نہایت سخت دہشت طاری ہوی

شَدِيْدًا ثُمَّ انْطَلَقْتُ اِلَى اُمِّيْ فَاَخْبَرْتُهَا بِالَّذِيْ

چنانچہ مین اپنی ماں کے پاس آیا اور جو چیز مین نے دیکہی تہی اوس سے اطلاع دی

لَقِيْتُ فَاَشْفَقَتْ اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ الْتُبِسَ بِيْ فَقَالَتْ

میری دایہ کو یہ ڈر پیدا ہوا کہ شاید میرے ساتہ فریب کیا گیا ہے

اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ فَرَحَلَتْ بَعِيْرًا لَّهَا فَجَعَلَتْنِيْ عَلَى

چنانچہ اوس نے میرا قصہ سنکر کہا کہ مین تجہے خدا کی پناہ مین دیتی ہون ناں بعد اوس نے اپنا اونٹ کسا

الرحل وركبت خلفي حتى بلغتنا الى أمي فقالت

پھر پیچھے پالان پر بیٹھا خود میری ماں پیچھے سوار ہو وہاں سے چل نکلی یہاں تک کہ میری والدہ کے پاس پہنچا کر

أديت أمانتي وذمتي وحدثتها بالذي

بی بی! میں نے اپنی امانت اور اپنے ذمہ کو ادا کر دیا اور جو بات میں نے دیکھی تھی بیان کر دی

لقيت فلم يرعها ذلك وقالت إني رأيت حين

مگر میری والدہ کو اس خبر نے ذرا بھی خوف زدہ نہیں کیا اور انہوں نے کہا جب یہ پیٹ میں تھے تو میں نے دیکھا

خرج مني يعني نورا أضاءت منه قصور

کہ مجھ میں سے ایک نور نکلا جس سے ملک شام کے تمام محل چمک اٹھے

الشام رواه الدارمي في أوائل سننه وعن

اس حدیث کو دارمی نے سنن دارمی کے شروع میں روایت کیا ہے

أبي موسى الأشعري قال خرج أبو طالب

ابو موسی اشعری سے روایت ہے کہ ابو طالب

إلى الشام وخرج معه النبي صلى الله عليه

ملک شام کے ارادہ سے نکلے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی

وسلم في أشياخ من قريش فلما أشرفوا على

قریش کے چند مسن لوگوں میں ابو طالب کے ساتھ نکلے جب یہ لوگ بحیرا

الراهب هبطوا فحلوا رحالهم فخرج إليهم

راہب کے مقام پر چڑھے تو وہ نیچے اترا ابو طالب اور ان کے ہمراہی شیخ اپنے بوجھ کھولنے لگے تو

الراهب وكانوا قبل ذلك يمرون به فلا يخرج

راہب ان کی طرف متوجہ ہوا حالانکہ اس سے پیشتر جب یہ لوگ ادھر سے گزرتے تھے تو وہ

١٤٠

إليهم ولا يلتفت قال فهم يحلون رحالهم

نہ تو انکے پاس ہی آتا تھا نہ التفات ہی کرتا تھا ابو موسی نے کہا یہ لوگ ابھی بوجھ ہی کھول رہے تھے

فجعل يتخللهم الراهب حتى جاء فأخذ

کہ راہب ان کے بیچ میں چلنے لگا یہانتک کہ آکر

بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا

هذا سيد العالمين هذا رسول رب

یہ اہل جہان کا سردار ہے یہ رب العالمین کا پیغامبر ہے

العالمين يبعثه الله رحمة للعالمين فقال

اسے خدا نے دنیا جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے یہ سنکر

له أشياخ من قريش ما علمك فقال إنكم

قریش کے بوڑھوں نے راہب سے کہا یہ تجھے کسطرح معلوم ہوا کہا

حين أشرفتم من العقبة لم يبق حجر ولا شجر

جب تم اس گھاٹی کیسطے کرکے ادہر آئے تو نہ تو کوئی پتھر ہی باقی رہا نہ درخت ہی

إلا خر ساجدا ولا يسجدان إلا لنبي وإني

مگر سجدہ میں گر پڑا اور پتھر درخت بجز نبی کے اور کسیکو سجدہ نہیں کیا کرتے اور میں

أعرفه بخاتم النبوة أسفل من غضروف

اسے اوس مہر نبوت سے پہچانتا ہوں جو اسکے شانہ کی ہڈی سے نیچے

كتفه مثل التفاحة ثم رجع فصنع لهم

سیب جیسی ہے۔ راہب یہ کہکر چلا گیا اور ان لوگوں کیلئے کھانا تیار کیا

طعاما فلما اتاهم به فكان هو في رعية

جب کہانا لیکر آیا تو آنحضرت اونٹ چرانے مین مصروف تہے

الابل فقال ارسلوا اليه فاقبل وعليه

راہب نے کہا کہ کسی آدمی کو بہیجکر اونہین بلالو پس آنحضرت تشریف لائے حالانکہ آپ پر

غمامة تظله فلما دنا من القوم وجدهم

ایک ابر سایہ کئے ہوئے تہا جب آپ قوم کے پاس آئے تو دیکہا کہ

قد سبقوه الى فيء الشجرة فلما جلس مال

کہ سب لوگ آپ سے پہلے ہی درخت کے سایہ مین بیٹہے ہین جب آپ بیٹہے تو

فيء الشجرة عليه فقال انظروا الى فيء الشجرة

درخت کا سایہ آپ پر خودبخود جہک پڑا اسپر راہب بول کر درخت کے سایہ کو دیکہو

مال عليه قال فبينما هو قائم عليهم وهو

[illegible] ابو موسی نے کہا کہ راہب اونکے پاس کہڑا ہوا

يناشدهم ان لا يذهبوا به الى الروم فان

قسمین دلا دلاکر کہہ رہا تہا کہ وہ حضرت کو روم مین نہ لیجائین کیونکہ

الروم ان راوه عرفوه بالصفة فيقتلونه

رومی اگر اونکو دیکہین گے تو اونکی صفت سے فوراً پہچان لینگے پہر اونہین قتل کرڈالینگے

فالتفت فاذا بسبعة قد اقبلوا من الروم

اتنے مین راہب نے اچانک سات شخصون کو دیکہا جو روم سے آئے تہے

فاستقبلهم فقال ما جاء بكم قالوا جئنا

دراون کا استقبال کرکے دریافت کیا کہ تم کس ارادہ سے آئے ہو رومیون نے جواب دیا

أَنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِي هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ

ہم اس لئے آئے ہین کہ یہ نبی اس مہینے مین وطن سے باہر نکلا ہے

يَبْقَ طَرِيقٌ إِلَّا بُعِثَ إِلَيْهِ بِأُنَاسٍ وَإِنَّا قَدْ

تو کوئی ایسا رستہ باقی نہین رہا جسکی طرف لوگ نہین بھیجے گئے اور ہم

أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بُعِثْنَا إِلَى طَرِيقِكَ هٰذَا فَقَالَ

جب اوسکی خبر سے آگاہ کیے گئے تو تیری اس راہ کیطرف بھیجے گئے راہب بولا

هَلْ خَلْفَكُمْ أَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالُوا إِنَّمَا أُخْبِرْنَا

کیا تم سے پیچھے کوئی اور ایسا شخص ہے جو تم سے بہتر ہو رومیون نے کہا کہ صرف ہین ساتہ آدمی

خَبَرَهُ بِطَرِيقِكَ هٰذَا قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَ اللّٰهُ

اوس نبی کے ہونے کی خبر تیری اس راہ مین دئے گئے ہین راہب نے کہا بہلا تم بنا سکتے ہو کہ جس کام کو خدا نے

أَنْ يَقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ

پورا کرنا چاہا ہو کیا لوگون مین سے کوئی شخص اوسے روک سکتا ہے

رَدَّهُ قَالُوا لَا قَالَ فَبَايَعُوا وَأَقَامُوا مَعَهُ قَالَ

کہا کوئی رد نہین کر سکتا ابو موسی نے کہا کہ اونہون نے بیعت کی اور اُنکے ساتھ اقامت اختیار کی

أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ

مین تمہین خدا کی قسم دیکر پوچہتا ہون کہ تم مین اوسکا قریبی رشتہ دار کون ہے کہا ابوطالب پس

يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ

راہب ابوطالب کو برابر خدا کی قسم دلاتا رہا یہانتک کہ ابوطالب نے حضرت کو وطن کیطرف لوٹا دیا

مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ

اور ابو بکر نے اُنکے ساتھ بلال کو بھیجدیا راہب نے کاک

والزیت رواه الترمذی فی جامعه فی ابواب

اور روغن زیتون کا توشہ ساتھ کیا۔ اس حدیث کو ترمذی نے جامع ترمذی کے ابواب

المناقب وقال هذا حدیث حسن غریب

المناقب میں روایت کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے

لا نعرفه الا من هذا الوجه

ہم اسے بجز اس طریقے کے اور کسیطرح نہیں پہچانتے

الباب العاشر فی حلیة النبی صلی الله

دسواں باب نبی صلے اللہ علیہ وسلم

علیه وسلم عن جابر بن سمرة قال رایت

کے حلیہ کے بیان میں۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے

رسول الله صلی الله علیه وسلم فی لیلة

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا

اضحیان وعلیه حلة حمراء فجعلت انظر

اور آپ کے بدن مبارک پر سرخ حلہ تھا میں کبھی تو حضرت کیطرف دیکھتا تھا

الیه والی القمر قال فلهو کان احسن فی

اور کبھی چاند کیطرف۔ جابر نے کہا کہ حضرت میری نگاہ میں

عینی من القمر وعن ابی عبیدة بن محمد

چاند سے زیادہ حسین تھے محمد کے بیٹے عمار بن یاسر کے

ابن عمار بن یاسر قال قلت للربیع بنت

پوتے ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ میں نے معوذ بن عفرا کی بیٹی ربیع سے کہا

معوذ بن عفراء صفي لنا رسول الله صلى

کہ ہمارے سامنے رسول خدا صلی

الله عليه وسلم فقالت يا بني لو رأيته رأيت

اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کر۔ کہا بیٹا! اگر تو حضرت کو دیکھتا تو دیکھتا

الشمس طالعة رواهما الدارمي في أوائل

کہ سورج نکل رہا ہے ان دونوں حدیثوں کو دارمی نے سنن دارمی کے شروع میں روایت کیا ہے

سننه وعن انس بن مالك يصف النبي

انس بن مالک سے روایت ہے حالانکہ وہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال كان ربعة من

صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے تھے کہ حضرت تمام لوگوں میں میانہ قد تھے

القوم ليس بالطويل ولا بالقصير أزهر

نہ تو اسقدر لانبے ہی تھے نہ کوتاہ قد ہی۔ آپ روشن

اللون ليس بأبيض أمهق ولا آدم ليس

رنگ ہیں نہ تو بہت سفید ہی تھے نہ بہت گندم گوں ہی۔ آپکے بال مبارک نہ تو

بجعد قطط ولا سبط رجل أنزل عليه

بالکل گھنگریالے ہی تھے نہ بالکل سیدھے ہی بلکہ ان دونوں کے بیچ میں تھے۔ آپ پر وحی اس وقت نازل

وهو ابن أربعين فلبث بمكة عشر سنين

جبکہ چالیس برس کے تھے۔ پس آپ نے دس برس مکہ میں اقامت کی

145

وَقُبِضَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ

اور آنحضرت کی روح مبارک قبض کی گئی حالانکہ آپ کے سر اور ڈاڑھی میں صرف بیس

شَعْرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيعَةُ فَرَأَيْتُ شَعْرًا

بال سفید تھے ربیعہ نے کہا میں نے آپ کے بالوں میں سے ایک بال مبارک کو دیکھا

مِنْ شَعْرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ احْمَرَّ

تو وہ سرخ تھا دریافت کرنے کے بعد مجھے جواب دیا گیا کہ وہ خوشبو سے سرخ ہوگیا ہے

مِنَ الطِّيبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی

كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ فِي بَابِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کتاب الانبیاء پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت کے باب میں

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْفَضَائِلِ

اور مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الفضائل

فِي بَابِ قَدْرِ عُمْرِهِ صلعم مَعَ تَغَيُّرٍ يَسِيرٍ

آپ کے اندازۂ عمر کے باب میں تھوڑے سے تغیر کے ساتھ روایت کیا ہے

وَلَيْسَ فِيهِ قَوْلُ رَبِيعَةَ فَرَأَيْتُ الخ وَعَنْهُ قَالَ

لیکن مسلم کی روایت میں ربیعہ کا یہ قول فرأیت الخ نہیں ہے۔ نیز انس سے روایت ہے

كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک

وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي

آپ کے نصف کانوں تک تھے اس حدیث کو مسلم نے

صحیحہ فی کتاب الفضائل و عنہ کان
صحیح مسلم کی کتاب الفضائل میں روایت کیا ہے نیز انس سے روایت ہے
یضرب شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم منکبیہ
کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپ کے کندھوں تک ہوتے تھے
وعن قتادۃ قال سألت انس بن مالک عن
قتادہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک سے
شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بالوں مبارک کی کیفیت دریافت کی انہوں نے کہا
شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک متوسط درجے کے تھے
لیس بالسبط ولا الجعد بین اذنیہ وعاتقیہ
نہ تو اسقدر سیدھے ہی تھے نہ گھونگر والے ہی کبھی تو کانوں تک پہنچتے تھے اور کبھی مونڈھوں تک
رواھما البخاری فی صحیحہ فی کتاب اللباس
ان دونوں حدیثوں کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب اللباس
فی باب الجعد و عن ابن عباس ان
باب الجعد میں روایت کیا ہے ابن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسدل
کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی پیشانی کے
شعرہ و کان المشرکون یفرقون
بال ماتھے پر چھوڑتے تھے اور مشرک سر کے بالوں کے دو حصہ کرکے دونوں طرف ڈال لیتے تھے

انسا

۱۴۶

رُؤُسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ

اور اہل کتاب سر کے بال پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے

رُؤُسَهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ

جس چیز میں خدا کی طرف سے حکم نہ کئے جاتے تھے اس میں اہل کتاب کی موافقت کو دوست رکھتے تھے

فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

چنانچہ آپ نے اول اول سدل کیا پھر اپنے مبارک بال نکے دو حصے کرکے سر کے دونوں طرف ڈال لیتے تھے

وَسَلَّمَ رَأْسَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهِ فِيْ

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی

كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ فِيْ بَابِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

کتاب الانبیاء باب صفت النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهِ فِيْ كِتَابِ

علیہ وسلم میں اور مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب

الْفَضَائِلِ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا هَلْ

الفضائل میں نقل کیا ہے قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے انس سے پوچھا کیا

خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِنَّمَا

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے - کہا نہیں بلکہ

كَانَ شَيْءٌ فِيْ صُدْغَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْبَابِ

کچھ یوں ہی سی سفیدی آپ کی دونوں کنپٹیوں میں تھی - اسے بخاری نے باب مذکور میں روایت کیا ہے

١٤٧

الْمُنْكَرِ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ

جابر بن سمرہ سے روایت ہے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ

سر اور ڈاڑھی مبارک کے آگے کے بال سفید مائل بسیاہی تھے جب آپ تیل لگاتے

لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ

تو سپیدی ظاہر نہوتی لیکن جب سر کے بال مبارک پریشان ہوتے تو سپیدی ظاہر ہوجاتی تھی اور

كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ

آپ کی ڈاڑھی مبارک بہت گھن دار تھی۔ اسپر ایک شخص نے کہا کہ حضرت کا چہرہ مبارک شمشیر

السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

جیسا تھا جابر نے کہا نہیں بلکہ آفتاب وماہتاب کی مانند تھا

وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ

اور طباقی تھا میں نے مہر نبوت کو آپکے شانۂ مبارک کے پاس دیکھا

مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ رَوَاهُ

کہ کبوتر کے انڈے جیسے تھی (اور) اوسکا رنگ آپکے بدن مبارک سے بہت ملتا جلتا تھا

مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْفَضَائِلِ فِي بَابِ

اسے مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الفضائل باب

إِثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ

اثبات خاتم النبوۃ میں روایت کیا ہے براء سے روایت ہے کہ

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر

وَجْهًا وَأَحْسَنَهُمْ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا

خوب رو تھے اور خلق و عادت میں سب سے زیادہ نیک تھے۔ نہ بہت لانبے ہی تھے نہ

بِالْقَصِيرِ وَعَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ

اتنے ٹھنگنے ہی شعبہ سے روایت ہے اور وہ حکم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے

أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

ابو جحیفہ سے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ

علیہ وسلم گرم دوپہری میں بطحا کی طرف تشریف لیگئے وہاں وضو کرکے

ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ

ظہر کی دو رکعتین اور عصر کی دو رکعتین پڑھین

وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيهِ

اور آپ کے آگے بھالا گڑا ہوا تھا شعبہ نے کہا اور اس حدیث مین

عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كَانَ يَمُرُّ

عون نے اپنے باپ ابو جحیفہ سے اسقدر اور زیادہ کیا کہ ابو جحیفہ نے کہا

مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا

کہ بھالے کے پیچھے سے ہوکر عورت گزرتی تھی لوگوں نے کھڑے ہو کر

يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ

آپ کے مبارک ہاتھ پکڑنے اور انہیں اپنے چہروں پر ملنے شروع کئے

قَالَ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِيْ

ابو جحیفہ نے کہا میں نے حضرت کا مبارک ہاتھ پکڑ کر اپنے منہ پر رکھا

فَاِذَا هِيَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْيَبُ رَائِحَةً مِّنَ

تو وہ برف سے بہت زیادہ سرد اور مشک سے بڑھ کر خوشبودار تھا

الْمِسْكِ رَوَاهُمَا الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ

ان دونوں حدیثوں کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب

الْاَنْبِيَاءِ فِيْ بَابِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

الانبیار باب صفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

میں روایت کیا ہے۔ انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ لَمْ اَرَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ

علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک بھرے ہوئے تھے میں نے حضرت کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا

وَكَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا

اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک درمیانی درجہ تھے

لَا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ

نہ تو محض گھونگریالے ہی تھے نہ بالکل سیدھے ہی اسے بخاری نے صحیح بخاری کی

فِيْ كِتَابِ اللِّبَاسِ فِيْ بَابِ الْجَعْدِ وَعَنْ

کتاب اللباس باب الجعد میں روایت کیا ہے

حُمَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ

حمید سے روایت ہے کہ میں نے انس سے رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُحِبُّ

صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کی کیفیت دریافت کی۔ کہا مین یہ بات بہت دوست رکھتا تھا

أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا

کہ حضرت کو کسی مہینے مین روزہ دار نہ دیکھون مگر جب آپکو روزہ دار دیکھتا اور

مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ

افطار کرنے والا نہ دیکھون لیکن دیکھتا اور نہ شب کو نماز پڑھتا دیکھون مگر دیکھتا

وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا

اور نہ سوتا دیکھون مگر دیکھا اور مین نے کبھی کسی ریشم اور نہ

حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حریر کو چھوا کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہاتھ سے نرم تر ہو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً

اور نہ کبھی وہ مشک و عنبر سونگھا

أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بو سے زیادہ خوشبو دار ہو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی

كِتَابِ الصَّوْمِ فِي بَابِ مَا يُذْكَرُ مِنْ صَوْمِ

کتاب الصوم کے اوس باب مین روایت کیا ہے جسمین

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ قَتَادَةَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روزہ کی کیفیت مذکور ہے۔ قتادہ سے روایت ہے

أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہ انس نے یہ حدیث بیان کی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ

وسلم کسی دعاءمین اپنے مبارک ہاتھ بہت اونچے نہیں کیا کرتے تھے

دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ

مگر استسقا کی دعامین آپ اس دعامین اسقدر اونچے ہاتھ کرتے تھے

يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کہ آپ کے مبارک بغلون کی سپیدی دیکھی جاتی تھی اس حدیث کو بخاری نے

فِي صَحِيْحِهِ فِي كِتَابِ الْاَنْبِيَاءِ فِي بَابِ صِفَةِ

صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء باب صفت

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ السَّائِبِ

النبی صلے اللہ علیہ وسلم مین روایت کیا ہے سائب

ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلَى النَّبِيِّ

بن یزید سے روایت ہے کہ میری خالہ مجھے نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیگئین اور عرض کیا اے رسول خدا

إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ

میرا بہانجا بیماری مین مبتلا ہو گیا ہے آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے حق مین

بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ

برکت کی دعا کی اور وضو کیا مین نے آپ کے وضو کا پانی پیا

ثم قمت خلف ظهره فنظرت الى خاتم

پھر مین حضرت کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہوا اور

بين كتفيه مثل زر الحجلة رواه البخاري

آپ کے دونون شانون کے بیچ مین مہر نبوت کو چھپر کھٹ کے تکمہ کے مانند دیکھا اسی بخاری نے

في صحيحه في كتاب الوضوء ورواه مسلم

صحیح بخاری کی کتاب الوضوء مین اور مسلم نے

صحيحه في كتاب الفضائل في باب خاتم

صحیح مسلم کی کتاب الفضائل باب خاتم

النبوة وعن جابر بن سمرة قال رأيت

النبوة مین روایت کیا ہے جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ مین نے

خاتما في ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک مین مہر نبوت کو دیکھا

كأنه بيضة حمام رواه مسلم في الباب

گویا وہ کبوتر کا انڈا ہے اس حدیث کو مسلم نے باب

المذكور وعن ابي جحيفة قال دفعت الى

مذکور مین روایت کیا ہے ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ مین

النبي صلى الله عليه وسلم وهو بالابطح في

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دفع کیا گیا حالانکہ آپ موضع ابطح مین

قبة كان بالهاجرة فخرج بلال فنادى

گرم دو پہری کے وقت قبہ مین تشریف رکھتے تھے اتنے مین بلال نے نکلکر

بالصلوٰة ثم دخل فاخرج فضل وضوء

اذان دی پہر قبہ مین جاکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوقع الناس

وضو سے بچا ہوا پانی لے آئے لوگ اوس پانی پر گرے پڑتے

علیہ یاخذون منہ ثم دخل فاخرج العنزة

اور تبرکاً اوس مین سے تہوڑا تہوڑا لیتے تھے بلال پہر قبہ مین گئے اور وہان سے بہالا نکال لائے

وخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانی

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قبہ سے باہر تشریف لائے گویا کہ مین

انظر الی وبیص ساقیہ فرکز العنزة ثم صلی

آپکی پنڈلیون مبارک کی چمک کو دیکہتا تہا نزان بعد بہالا زمین مین گاڑا پہر آپنے

الظہر رکعتین والعصر رکعتین یمر بین یدیہ

ظہر کی دو رکعتین اور عصر کی دو رکعتین پڑہین حالانکہ آپ کے آگے سے

الحمار والمرأة رواہ البخاری فی صحیحہ فی کتاب

گدہا اور عورت دونون گزرتے تھے اسے بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب

الانبیاء فی باب صفة النبی صلی اللہ علیہ

الانبیاء باب صفة النبی صلے اللہ علیہ

وسلم وعن ابی ہریرة قال کان النبی

وسلم مین روایت کیا ہے ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم ضخم القدمین حسن

صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پُر اور بہرے ہوئے تھے آپ خوبروئی مین

الوجه لم أر بعده مثله رواه البخاري في صحيحه

اپنا نظیر نہ کہتے تھے میں نے حضرت کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اسے بخاری نے صحیح بخاری کی

في كتاب اللباس في باب الجعد وعن

کتاب اللباس باب الجعد میں روایت کیا ہے۔

أنس قال دخل علينا النبي صلى الله عليه

انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پاس آکر

وسلم فقال عندنا فعرق وجاءت أمي

قیلولہ کیا اس میں آپ کو پسینہ آیا تو میری والدہ

بقارورة فجعلت تسلت العرق فيها فاستيقظ

شیشہ لائیں اور اپنی اونگلی سے پسینہ پوچھ پوچھ کر اوسمیں جمع کرنے لگیں

النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا أم سليم

نبی صلے اللہ علیہ وسلم جاگے تو فرمایا اے ام سلیم!

ما هذا الذي تصنعين قالت هذا عرقك

یہ تم کیا کر رہی ہو عرض کیا حضرت! یہ آپ کا پسینہ ہے

نجعله في طيبنا وهو من أطيب الطيب رواه

اسے ہم اپنی خوشبوؤں میں ملاتے ہیں اور اسمیں تمام خوشبوؤں سے زیادہ خوشبو ہے اسے۔

مسلم في صحيحه في كتاب الفضائل في باب

مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الفضائل کے اوس باب میں روایت کیا ہے

طيب عرقه صلى الله عليه وسلم وعن

جس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی خوشبو کا بیان ہے

حَبِيْبِ بْنِ خُدْرَةَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ

حبیب بن خدرہ سے روایت ہے کہ بنی حریش کے ایک مرد نے مجھسے یہ حدیث بیان کی

حَرِيْشٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِيْ حِيْنَ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

کہ میں اپنے والد کے ساتھ تھا جب کہ رسول خدا

تَعَالٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک کو سنگسار کیا

فَلَمَّا اَخَذَتْهُ الْحِجَارَةُ اُرْعِبْتُ فَضَمَّنِيْ اِلَيْهِ

جب ماعز پر چاروں طرف سے پتھر پڑنے لگے تو میں مرعوب ہوگیا یہ دیکھکر

رَسُوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَالَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے چمٹا لیا بس

عَلَيَّ مِنْ عَرَقِ اِبْطِهٖ مِثْلُ رِيْحِ الْمِسْكِ وَعَنْ

آپ کی بغل مبارک سے خوشبوے مشک جیسا پسینہ مجھپر بہا

اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابراہیم سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم

يُعْرَفُ بِاللَّيْلِ بِرِيْحِ الطِّيْبِ رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ

رات کے وقت خوشبو کی وجہ سے پہچانے جاتے تھے ان دونوں حدیثوں کو دارمی نے

فِيْ اَوَائِلِ سُنَنِهٖ

سنن دارمی کے شروع میں روایت کیا ہے

156

١٥٧

الباب الحادی عشر فی اخلاق النبی

گیارہواں باب نبی

صلی اللہ علیہ وسلم وشمائلہ قال اللہ تعالیٰ

صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و شمائل کے بیان مین خدا تعالے نے

فی سورۃ آل عمران فبما رحمۃ من اللہ لنت

سورہ آل عمران مین فرمایا ہے کہ ای پیغمبر یہ خدا ہی کی رحمت کا سبب ہے کہ تم

لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا

اونہین نرم دل ملے اور اگر تم بدخو سخت دل ہوتے تو لوگ کبھی کے

من حولک فاعف عنھم واستغفر لھم

تمہارے پاس سے تتر بتر ہو جاتے تو تم اون سے درگزر کرو اور اونکے لئے بخشش مانگو

وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل

اور کام مین ان سے مشورہ لو لیکن جب عزم کر بیٹھو تو بھروسہ

علی اللہ ان اللہ یحب المتوکلین وقال اللہ

خدا ہی پر کرو بیشک خدا کو بھروسہ کرنے والے بہاتے ہین اور خدا

تعالیٰ فی سورۃ القلم ن والقلم وما یسطرون

تعالے نے سورہ قلم مین فرمایا قلم اور اوس چیز کی قسم جسے فرشتے لکھتے ہین

ما انت بنعمۃ ربک بمجنون وان لک لاجرا

کہ تم اپنے پروردگار کے فضل سے دیوانے نہین اور بیشک تمہارے لئے

غَيْرُ مَمْنُوْنٍ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ وَعَنْ

بے انتہا ثواب ہے اور تم بڑے خلق پہ پیدا ہوئے ہو

عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّكَانَ يَقُوْلُ

علیہ وسلم نہ تو طبعًا فحش گو تھے نہ فحش گوئی میں تکلف کرنیوالے تھے آپ فرمایا کرتے تھے

اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا وَعَنْ عَائِشَةَ

کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جسکے اخلاق اچھے ہیں عائشہ رضہ سے روایت ہے

اَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ

جن دو کاموں میں اختیار دیئے گئے تو آپنے وہ کام اختیار کیا جو اونمیں بہت آسان تہا جبتک وہ کام

اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ

موجب گناہ نہ ہوتا تہا۔ اگر گناہ کا باعث ہوتا تہا تو آپ اوس سے بہت دور رہتے تھے

وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ

اپنی ذات خاص کے لیئے کبھی انتقام نہیں لیا ہاں جب امر خداوندی کی حرمت پر غلبہ کیا جاتا تہا

فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا رَوَاهُمَا الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ

تو آپ اوس حرمت کے سبب خدا کے لئے انتقام لیتے تھے ان دونوں حدیثونکو بخاری نے صحیح بخاری کی

فی کتاب الانبیاء فی باب صفة النبی صلی اللہ
کتاب الانبیاء باب صفة النبی صلی اللہ

علیہ وسلم ورواھما مسلم فی صحیحہ فی
علیہ وسلم میں اور مسلم نے صحیح مسلم کی

کتاب الفضائل وعن سماک بن حرب
کتاب الفضائل میں روایت کیا ہے سماک بن حرب سے روایت ہے

قال قلت لجابر بن سمرۃ اکنت تجالس
کہ میں نے جابر بن سمرہ سے کہا کیا تم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمنشینی کرتے تھے کہا ہاں

کثیرا کان لا یقوم من مصلاہ الذی
اکثر ایسا ہوتا تھا کہ حضرت اوس نماز کی جگہہ سے نہ اوٹھتے تھے

یصلی فیہ الصبح حتی تطلع الشمس فاذا
جہاں صبح کی نماز پڑہتے تھے جب تک آفتاب نہ نکل آتا تھا

طلعت قام وکانوا یتحدثون فیاخذون
آفتاب نکل آنے کے بعد آپ وہاں سے اوٹھہ کہڑے ہوتے اور لوگ ادہر اودہر کی باتین کرتے

فی امر الجاھلیۃ فیضحکون ویتبسم صلی
جاہلیت کے واقعات کا سلسلہ چہیڑ دیتے اور ہنستے بہی پیغمبر خدا صلی

اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم فی کتاب الفضائل
اللہ علیہ وسلم بہی اونکی باتین سنکر مسکراتے تھے اسے مسلم نے کتاب الفضائل کے

۱۵۹

في باب تبسمه صلى الله عليه وسلم وعن

اس باب میں روایت کیا ہے جس میں آپ کے مسکرانے کا ذکر ہے

انس بن مالك قال كنت امشي مع النبي

انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نبی

صلى الله عليه وسلم وعليه برد نجراني

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا جاتا تھا اور آپ ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے

غليظ الحاشية فادركه اعرابي فجذبه

جس کا حاشیہ نہایت سخت تھا رستہ میں ایک صحرا نشین آپکو ملا اور اوسنے نہایت

جذبة شديدة حتى نظرت الى صفحة عاتق

سختی کے ساتھ آپ کو چادر پکڑ کے کھینچا یہانتک کہ میں نے

النبي صلى الله عليه وسلم قد اثرت بها حاشية

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک اور شانہ کے بیچ میں دیکھا کہ چادر کے حاشیہ کے کھر سے اثر پڑ گئے ہیں

الرداء من شدة جذبته ثم قال مر لي من

بدوی کے کھینچنے کی سختی سے ۔ ازان بعد بدوی بولا کہ میرے لیئے حکم کیجئے

مال الله الذي عندك فالتفت اليه فضحك

کہ جو خدا کا مال تمہارے پاس ہے اوس میں سے مجھے بھی دو حضرت اوسکی طرف دیکھکر ہنس پڑے

ثم امر له بعطاء وعن عبد الله قال لما كان

اور دینے کا حکم فرمایا عبد اللہ سے روایت ہے کہ جب

يوم حنين اثر النبي صلى الله عليه وسلم

واقعہ حنین کا دن ہوا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

أُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ أَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ

مال غنیمت تقسیم کرتے وقت چند آدمیون کو بخشش وعطا مین منتخب کیا اقرع بن حابس کو

مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ

سو اونٹ دیئے اسیطرح عیینہ کو سو اونٹ دیئے

وَأَعْطَى أُنَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ وَآثَرَهُمْ

اور اشراف عرب مین کے چند اور آدمیون کو دیگر اونہین

يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ قَالَ رَجُلٌ وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ

اوسدن تقسیم مین مزید عطا کے ساتھ مخصوص فرمایا۔ اسپر ایک شخص نے کہا خدا کی قسم

لَقِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِيهَا أَوْ مَا أُرِيدَ فِيهَا وَجْهُ

اس تقسیم مین انصاف نہین کیا گیا یا یہ کہا کہ اسمین خدا کی رضامندی کا ارادہ نہین کیا گیا

اللّٰهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مین نے کہا قسم خدا کی مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی ضرور خبر کرونگا

وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ فَمَنْ يَعْدِلُ

چنانچہ مین نے حضرت کے پاس حاضر ہوکر اسکی خبر کردی آپ نے فرمایا

إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ رَحِمَ اللّٰهُ مُوسٰى

جب خدا رسول ہی انصاف نکرینگے تو اور کون انصاف کریگا خدا موسی پر رحم کرے

قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ رَوَاهُمَا

وہ اس سے بہت زیادہ رنج دیئے گئے مگر صبر کیا ان دونون حدیثون کو

الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ فِي بَابِ

بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الجہاد کے اوس باب مین

161

١٦٢

مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي

روایت کیا ہے جس مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ الخ رَوَاهُمَا مُسْلِمٌ فِي

مولفۃ القلوب الخ کو دینے کا ذکر ہے اور مسلم نے

صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ فِي بَابِ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ

صحیح مسلم کی کتاب الزکاۃ کے باب اعطاء المولفۃ الخ مین

الخ مَعَ تَغَيُّرٍ يَسِيرٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

تہوڑے سے تغیر کے ساتہہ روایت کیا ہے جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے

أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انہون نے خبر دی کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ

وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

نجد کی طرف ایک غزوہ مین گیا جب رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ

اللہ علیہ وسلم وہان سے لوٹے تو مین بہی آپکے ساتہہ لوٹ آیا رستہ مین لشکر اسلام کو

الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ

ایک ایسے میدان مین دوپہر ہوگئی جہان بہت سے اونچے اونچے خاردار درخت تہے رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہان نزول فرمایا اور لوگ

يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

درخت کے سایہ کی تلاش مین ادہر ادہر پہیل گئے پیغمبر خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ

علیہ وسلم نے درخت ببول کے سایہ تلے نزول فرمایا اور اپنی تلوار اوسمین لٹکا دی

وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سب لوگ سو گئے اتنے مین سنتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ

وسلم ہمین بلا رہے ہین اور آپکے پاس ایک بدوی موجود ہے حضرت نے فرمایا

هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ

کہ اس بدوی نے میرے سوتے ہین تلوار کھینچی جب مین جاگا

وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي

تو دیکھتا ہون کہ ہاتھ مین ننگی تلوار لئے کہہ رہا ہے بتاؤ اب مجھسے تمہین کون بچا سکتا ہے

مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللّٰهُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ

اب مجھسے تمہین کون بچا سکتا ہے مین نے کہا خدا خدا خدا الغرض حضرت نے

يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ

اوسے کوئی سزا نہین دی اور وہ آپکے پاس بیٹھ گیا اسی بخاری نے صحیح بخاری کی

فِي كِتَابِ الْجِهَادِ فِي بَابِ مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ

کتاب الجہاد کے اوس باب مین روایت کیا ہی جسمین درخت مین تلوار لٹکانے کا ذکر ہے

بِالشَّجَرِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ فِي صَحِيحِهِ فِي

اور مسلم نے اوسی کے ہم معنے صحیح مسلم کے

كِتَابِ الْفَضَائِلِ فِي بَابِ تَوَكُّلِهِ صَلَّى اللّٰهُ

کتاب الفضائل کے اوس باب مین نقل کیا ہے جسمین نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

علیہ وسلم کے توکل کا ذکر ہے ابو سعید خدری سے روایت ہے

قَالَ بَعَثَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ

کہ علی بن ابی طالب نے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یمن سے کچھ سونا بھیجا سونا

فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ

ایک ایسے چمڑے میں رکھا گیا تھا جو سلم کے پتوں سے دباغت دیا گیا تھا سونا خاک مٹی سے صاف نہیں کیا گیا تھا

فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ

حضرت نے اوس سونے کو چار شخصوں میں تقسیم کیا (۱) عیینہ بن بدر

وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ إِمَّا

(۲) اقرع بن حابس (۳) زید الخیل (۴)

عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ

علقمہ یا عامر بن طفیل تھا پس حضرت کے ایک صحابی نے کہا

مِنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ

کہ ہم اس عطیہ کے ان لوگوں سے زیادہ مستحق تھے

قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

راوی کا بیان ہے کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی

فَقَالَ أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ

تو فرمایا کیا تم مجھے امین نہیں جانتے حالانکہ میں صاحب آسمان کا امانت دار ہوں

يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ فَقَامَ

میرے پاس صبح شام آسمان کی خبر آتی ہے راوی نے کہا یہ سنکر

رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ

ایک شخص اوٹھہ کھڑا ہوا جسکی آنکھین اندر کو دھنسی ہوئی تھین گال پھولے ہوئے تھے

الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ

پیشانی اوبھری ہوئی تھی ڈاڑھی گھندار تھی سر گھٹا ہوا تھا تہ بند نصف پنڈلی تک

الْإِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اتَّقِ اللهَ قَالَ

اوٹھا ہوا تھا۔ پس کہا اے رسول خدا خداسے ڈرو حضرت نے فرمایا

وَيْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللهَ

تجھے خرابی ہو کیا مین تمام اہل زمین سے اسبات کا زیادہ سزاوار نہین ہون کہ خداسے ڈرون

١٦٥

قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ

راوی نے کہا اسکے بعد وہ شخص پیٹھہ موڑ کر جانے لگا تو خالد بن ولید نے کہا

يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا لَعَلَّهُ

اے رسول اللہ کیا مجھے اسکے گردن مارنی نہین چاہیئے فرمایا نہین شاید کہ وہ

أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي فَقَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ

نماز پڑھتا ہو خالد نے عرض کیا حضرت! بہت سے نمازی

يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ رَسُولُ

زبان سے وہ بات کہتے ہین جو دل مین نہین ہوتی رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو مجھے لوگون کے دلون کی چہان بین کرنے کا حکم ہوا ہے

عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ قَالَ

نہ اون کے پیٹ چیرنے کا راوی کا بیان ہے کہ

ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ اِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْ

پھر حضرت نے اوسکی طرف دیکھکر فرمایا (حالانکہ وہ پیٹھ موڑ کر جاچکا تھا)

ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا

کہ اس شخص کی نسل سے ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جنکی زبانین تو کلام الٰہی کی تلاوت سے تر ہونگی

لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا

مگر اوسکا اثر حلق کے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اسطرح خارج ہو جائینگے جیسا

يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَاَظُنُّهٗ قَالَ لَئِنْ

تیر شکار سے نکل جاتا ہے راوی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے آنحضرت نے یہ بھی فرمایا

اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ١٦٦

کہ اگر بالفرض مین اونہین پاؤن تو ثمودیون کی طرح جڑ پیڑ سے اوکھاڑ کر پھینکدون اسے بخاری نے

فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ الْمَغَازِيْ فِيْ بَابِ بَعْثِ

صحیح بخاری کی کتاب المغازی کے اوس باب مین نقل کیا ہے جس مین

عَلِيٍّ وَخَالِدٍ اِلَى الْيَمَنِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ

علی رض اور خالد رض کو یمن کی طرف بھیجنے کا ذکر ہے اور مسلم نے صحیح مسلم کی

فِيْ كِتَابِ الزَّكَاةِ فِيْ بَابِ اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ الخ

کتاب الزکاۃ کے باب اعطاء المؤلفۃ الخ مین روایت کیا ہے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنْ اشْتَهَاهُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی مباح کھانے کو برا نہین تبایا اگر طبیعت چاہتی

اَكَلَهُ وَاِلَّا تَرَكَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيْحِهِ

کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے تھے اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی

فِي كِتَابِ الْاَنْبِيَاءِ فِي بَابِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

کتاب الانبیاء باب صفۃ النبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ

علیہ وسلم مین روایت کیا ہے براسے روایت ہے کہ مین نے نبی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ يَنْقُلُ

صلے اللہ علیہ وسلم کو واقعۂ احزاب کے دن دیکھا کہ آپ

التُّرَابَ وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ

ایک جگہہ سے مٹی اوٹھا کر دوسری جگہہ ڈالتے تھے حالانکہ مٹی نے آپکے پیٹ مبارک کی سفیدی چھپا دی تھی

وَهُوَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا

آپ برابر یہہ کہتے جاتے تھے کہ خداوندا اگر تیری ہدایت نہوتی توہم نہ کبھی ہدایت پاتے نہ خیرات کرتے

وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ

نہ نماز پڑھتے تو آپ ہمپر سکون واطمینان نازل کر اور

الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا اِنَّ الْاُوْلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

اگر ہم دشمنون سے بھڑین تو ہمین ثابت قدم رکھہ بیشک لوگون نے ہمپر زیادتی کی

اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيْحِهِ

جب وہ کوئی فتنہ برپا کرنا چاہتے ہین تو ہم انکار کرتے ہین اسے بخاری نے صحیح بخاری کی

فی کتاب الجهاد فی باب حفر الخندق وروَاه

کتاب الجہاد کے خندق کھودنے کے باب میں اور

مسلم فی صحیحه فی باب غزوة الاحزاب مع

مسلم نے صحیح مسلم کی غزوہ احزاب کے باب میں

تغیر یسیر وعن ابن عباس قال کان النبی

تھوڑی سے تغیر کے ساتھ روایت کیا ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی

صلی الله علیه وسلم اجود الناس واجود

صلے اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ فیاض تھے اور

ما یکون فی رمضان حین یلقاه جبرئیل

رمضان کے مہینے میں تو بہت ہی فیاض ہوتے تھے جب جبرئیل آپکے دیدار کو آتے تھے

وکان جبرئیل یلقاه فی کل لیلة من رمضان

جبرئیل رمضان کی ہر رات میں آپکا دیدار حاصل کرتے

فیدارسه القرآن فلرسول الله صلی الله

اور آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے - پس رسول خدا صلے اللہ

علیه وسلم اجود بالخیر من الریح المرسلة

علیہ وسلم لوگوں سے نیکی کرنے میں اوس ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے جو مینہ کی خوشخبری لاتی ہے

رواه البخاری فی صحیحه فی کتاب الانبیاء

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء

فی باب صفة النبی صلی الله علیه وسلم

باب صفۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں روایت کیا ہے

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ

سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک عورت بردہ (چادر) لیکر آئی

بِبُرْدَةٍ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ فَقِيلَ

(سہل نے لوگوں کی طرف مخاطب ہوکر) کہا تم جانتے ہو بردہ کیا ہے جواب دیا گیا

لَهُ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِيْ حَاشِيَتِهَا قَالَتْ

ہاں وہ ایک بنی ہوئی چادر ہے جس میں اوسکا حاشیہ بنا ہوا ہو عورت نے کہا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَسَجْتُ هٰذِهٖ بِيَدِيْ اَكْسُوْكَهَا

اے رسول خدا میں نے آپکو پہنانے کے لئے یہ چادر اپنے ہاتھ سے بنی ہے

فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے لیلیا حالانکہ آپ اوسکے حاجتمند تھے

اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَاِنَّهَا اِزَارُهُ فَقَالَ رَجُلٌ

ازان بعد حضرت اوس چادر کا تہ بند کئے ہوئے ہمارے پاس آئے

١٦٩

مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَكْسُنِيْهَا فَقَالَ نَعَمْ

قوم میں سے ایک شخص بولا اور کہا کہ ای رسول خدا یہ کپڑا تو مجھے پہنا دیجئے حضرت نے فرمایا اچھا

فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں بیٹھ گئے

ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ

اور جب وہاں سے لوٹکر آئے تو اوس چادر کو طے کرکے اوس شخص کے پاس بھیجدیا

الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ سَاَلْتَهَا اِيَّاهُ وَلَقَدْ عَرَفْتَ

اسپر قوم نے اوسے کہا کہ تو نے اچھا نہیں کیا تو نے حضرت سے اوسے مانگا حالانکہ تجھے معلوم تھا

أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ

کہ حضرت کسی سائل کو محروم نہیں پھیرتے اوس شخص نے کہا قسم خدا کی میں نے حضرت سے اسلیے مانگا ہے

إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ

کہ چادر میرے مرنے کے دن میرا کفن ہو سہل نے کہا پس وہ چادر اوس کا کفن ہوئی

كَفَنَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب

الْبُيُوعِ فِي بَابِ النَّسَّاجِ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ

البیوع باب النساج میں روایت کیا ہے مخرمہ کے بیٹے مسور سے روایت ہے

مَخْرَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ

کہ میرے باپ مخرمہ نے کہا فرزند من !

بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ ١٧٥

مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا فَاذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ

قبائیں آئی ہیں اور آپ اونہیں تقسیم کرتے ہیں تو تو ہمیں حضرت کے پاس لیچل

فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چنانچہ ہم گئے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو

فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي أَيْ يَا بُنَيَّ ادْعُ لِيَ النَّبِيَّ

آپ کے مکان میں پایا مخرمہ نے مجھسے کہا فرزند من ! نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْظَمْتُ ذٰلِكَ وَقُلْتُ

صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا لے۔ مجھے مخرمہ کی یہ بات بہت سخت معلوم ہوئی میں نے کہا

171

أَدْعُوكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا تمہارے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بلاؤن

فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ

مخرمہ نے کہا فرزند من! حضرت متکبر نہین ہین چنانچہ مین نے آپکو آواز دی اور آپ

وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرٌ بِالذَّهَبِ فَقَالَ

دیبا کی ایسی قبا ہاتہ مین لئے ہوئی تشریف لائے جبین سونے کی گھنڈیان لگی ہوئی تہین پس حضرت نے فرمایا

يَا مَخْرَمَةُ هٰذَا خَبَأْنَاهُ لَكَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ رَوَاهُ

مخرمہ! یہ مین نے تیرے لئے چہپا رکہا ہے یہ فرماکر آپنے وہ قبا مخرمہ کو دیدی۔ اسے

الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ اللِّبَاسِ فِي

بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب اللباس کے

بَابِ الْمُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

باب المزرر بالذہب مین روایت کیا ہے ابن شہاب سے روایت ہے

غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ

الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

فتح یعنے فتح مکہ کا غزوہ کیا ازان بعد رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاقْتَتَلُوا

علیہ وسلم اپنے ہمراہی مسلمانون کے ساتھ نکلے اور مسلمانون نے میدان حنین مین جنگ کی

بِحُنَيْنٍ فَنَصَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ دِينَهُ وَالْمُسْلِمِينَ

خدائے بزرگ اور برتر نے اپنے دین اور مسلمانون کی مدد کی

وَ اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ ابْنَ اُمَیَّةَ مِائَةً مِّنَ النَّعَمِ
اوس دن صفوان بن امیہ کو سو اونٹ دیئے
ثُمَّ مِائَةً ثُمَّ مِائَةً قَالَ ابْنُ شِہَابٍ فَحَدَّثَنِیْ
پھر سو پھر سو ابن شہاب نے کہا مجھے
سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللّٰہِ
سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی کہ صفوان نے کہا قسم خدا کی
لَقَدْ اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے بہت سی بیش قیمت چیزیں عطا کیں
مَا اَعْطَانِیْ وَاِنَّہٗ لَاَبْغَضُ النَّاسِ اِلَیَّ فَمَا بَرِحَ
اور حال یہ ہے کہ آپ میری نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ دشمن تھے سو آپ ہمیشہ
یُعْطِیْنِیْ حَتّٰی اِنَّہٗ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ وَعَنْ
مجھے دیتے رہے یہانتک کہ آپ میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ دوست ہوگئے
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَیْنِ لَقَدْ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہمارے پاس بحرین کا مال آجاتا
اَعْطَیْتُکَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَقَالَ بِیَدَیْہِ
تو بیشک میں تجھے (اپنے دونوں دست مبارک کیطرف اشارہ کرکے) اتنا اور اسقدر اور اسقدر دیتا

177

جَمِيعًا فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لیکن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

قَبْلَ اَنْ يَجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلَى اَبِي بَكْرٍ

بحرین کا مال آنے سے پیشتر ہی انتقال کر گئے آپکے انتقال کے بعد ابوبکرؓ کے پاس

بَعْدَهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى

مال آیا تو اونہوں نے ایک منادی کو حکم فرمایا اوسنے چاروں طرف منادی کر دی کہ جسے سے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عدہ کیا ہو یا جسکا آپ پر کچھ قرضہ ہو

فَلْيَاْتِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

تو او سے آنا چاہیے میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ

علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہ اگر بحرین کا مال آجاتا

اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَحَثَى لِي اَبُو بَكْرٍ

تو میں تجھے اسقدر اور اسقدر اور اسقدر دیتا حضرت ابوبکرؓ نے مجھے لپ بہر کر

مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِي عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ

ایک دفعہ دیا پہر فرمایا کہ اسے گن میں نے جو گنا تو وہ

خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پانچ سو تہے پس ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اس سے دوگنا اور لو اس حدیث کو مسلم نے

فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْفَضَائِلِ فِي بَابِ سَخَائِهِ

صحیح مسلم کی کتاب الفضائل کے اوس باب میں روایت کیا ہے

العلامة القسطلانی فی شرح صحیح البخاری ۱۲

صلى الله عليه وسلم وروى البخاري

جس مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا ذکر ہے اور بخاری نے

الحديث الآخر في صحيحه في كتاب الكفالة

دوسری حدیث کو صحیح بخاری کی کتاب الکفالہ مین

مع تغير يسير وعن عبد الله بن أبي بكر

تھوڑے سے تغیر کے ساتھ نقل کیا ہے ابو بکرؓ کے فرزند عبد اللہ سے روایت ہے

عن رجل من العرب قال زحمت رسول

اور وہ ایک عربی شخص سے روایت کرتے ہین کہ اوس نے کہا مین نے رسول

الله صلى الله تعالى عليه وسلم يوم حنين

خدا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے نزدیک شانہ جنین کے روز بھیڑ کی

وفي رجلي نعل كثيفة فوطئت بها على

اور میرے پاؤن مین سخت اور موٹا جوتا تھا تو مین نے اوس سے

رجل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پاؤن مبارک کچل دیا۔

فنفحني نفحة بسوط في يده وقال بسم الله

آپ نے مجھے اوس کوڑے سے جو آپکے دست مبارک مین تھا یون ہی سا مار کر فرمایا بسم اللہ

أوجعتني قال فبت لنفسي لائما أقول

تو نے مجھے سخت تکلیف دی وہ شخص کہتا ہے کہ مین رات بھر اپنے نفس کو ملامت کرتا اور دل مین کہتا رہا

أوجعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دردمند کیا

ف قوله زحمت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال في القاموس زحمه كمنعه زحاما وزاحمه زحاما بالكسر ضايقه انتهى وقوله يوم حنين [illegible] قوله فوطئت بها على رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في [illegible] انتهى [illegible] فنفحني نفحة [illegible] ضربة [illegible] مجمع البحار [illegible] ١٢

فَبِتُّ بِلَيْلَةٍ كَمَا يَعْلَمُ اللّٰهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا

خدا خوب جانتا ہے کہ جس حال مین مین نے رات بسر کی - جب ہمنے صبح کی

رَجُلٌ يَقُولُ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَ قُلْتُ هٰذَا أَوَاللّٰهِ

تو دفعةً مین نے سنا کہ ایک شخص کہہ رہا تھا فلان کہان ہے مین نے کہا یہ ہے قسم خدا کی

الَّذِي كَانَ مِنِّي بِالْأَمْسِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ

یہ گستاخی کل مجھی سے ظہور مین آئی تھی تو مین ڈرتا ڈرتا گیا

وَأَنَا مُتَخَوِّفٌ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ وَطِئْتَ بِنَعْلِكَ عَلٰى

مجھہ سے فرمایا کہ کل تونے ہی اپنے جوتے سے

رِجْلِي بِالْأَمْسِ فَأَوْجَعْتَنِي فَنَفَحْتُكَ نَفْحَةً

میرا پاؤن کچلا تہا اور مجھے تکلیف پہونچائی تہی پھر مین نے تجھے

بِالسَّوْطِ فَهٰذِهِ ثَمَانُونَ نَعْجَةً فَخُذْهَا بِهَا

کوڑے سے مارا تہا تو لے یہ اسّی دنبیان اوس مارنے کے عوض مین لیجا

١٧٥

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ جِبْرِيلَ عَ قَالَ مَا فِي الْأَرْضِ

زہری سے روایت ہے کہ جبرئیل ع نے کہا زمین پر جسقدر

أَهْلُ عَشَرَةِ أَبْيَاتٍ إِلَّا قَلَّبْتُهُمْ فَمَا وَجَدْتُ

دس گہر کے مالک ہین مین نے سب کو آزمایا لیکن

أَحَدًا أَشَدَّ إِنْفَاقًا لِهٰذَا الْمَالِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ

کسی کو اس مال کے خرچ کرنے مین رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ فِي

صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نہیں پایا ان دونوں حدیثوں کو دارمی نے

أَوَائِلِ سُنَنِهٖ فِي بَابِ سَخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

سنن دارمی کے شروع باب سخاء النبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ

علیہ وسلم میں روایت کیا ہے ابو اسحاق سے روایت ہے اور وہ براء سے روایت کرتے ہیں

قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ

کہ براء سے ایک شخص نے کہا اے ابو عمارہ کیا تم

حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حنین کے دن کفار کے مقابلہ سے پیٹھ موڑ گئے تھے براء نے کہا نہیں قسم خدا کی نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرْعَانُ النَّاسِ فَلَقِيَهُمْ

وسلم نے پیٹھ نہیں موڑی تھا ان جلد باز لوگ پیٹھ موڑ گئے اور

هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوازن نے تیروں سے انکا مقابلہ کیا - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ

سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث

آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت

يَقُوْلُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

یہ ارشاد فرما رہے تھے میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب کا فرزند ہوں

رواه البخاري في صحيحه في كتاب الجهاد
اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الجہاد
في باب بغلة النبي صلى الله عليه وسلم
باب بغلۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم مین
ورواه مسلم بمعناه مع زيادة في كتاب
اور مسلم نے اسی کے ہم معنے کچھہ زیادتی کے ساتھہ کتاب
الجهاد في باب غزوة حنين وفي آخر حديثه
الجہاد باب غزوہ حنین مین روایت کیا ہے مسلم کی آخر حدیث مین یہ بھی ہے
قال البراء كنا والله إذا احمر البأس نتقي
کہ براء نے کہا قسم خدا کی جب گھمسان کی لڑائی ہوتی تو ہم حضرت کی طرف پناہ لیتے تھے
به وإن الشجاع منا للذي يحاذي به يعني
اور ہم سب مین زیادہ دلیر وہ شخص ہوتا جو
النبي صلى الله عليه وسلم وعن أنس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ مین آتا انس
رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم أنه كان إذا تكلم بكلمة أعادها ثلاثا
وسلم سے روایت کرتے ہین کہ حضرت جب کوئی بات کہتے تو اوسے تین دفعہ دوہراتے
حتى تفهم عنه وإذا أتى على قوم فسلم
یہانتک کہ وہ بات اچھی طرح سمجھہ مین آجاتی اور جب آپ کسی قوم کے پاس آتے

177

عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلاَثاً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي

تو اونہیں تین دفعہ سلام کرتے اس حدیث کو بخاری نے

صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ

صحیح بخاری کی کتاب العلم مین روایت کیا ہے عروہ بن

الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَلاَ يُعْجِبُكَ أَبَا

زبیر حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہین کہ عائشہؓ نے کہا عروہ! کیا تجہے یہ بات تعجب مین نہین ڈالتی کہ ابو

فُلاَنٍ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ

فلان (یعنے ابوہریرہ) آئے اور میرے حجرے کے ایک کنارے بیٹھ کر

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِي

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے لگے حالانکہ وہ مجہے سناتے تہے

ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ

اور مین نفل نماز پڑہ رہی تہی مگر قبل اسکے کہ مین اپنی نفل نماز سے فارغ ہون وہ اوٹہہ کہڑے ہوئے

سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ

اگر مین اونہین پاتی تو جواب دیتی کہ رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوسطرح پے درپے اور جلدی جلدی باتین نکرتے تہے

كَسَرْدِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ

جس طرح تم کرتے ہو اسے بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب

الْأَنْبِيَاءِ فِي بَابِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

الانبیاء باب صفة النبی صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

وسلم مین روایت کیا ہے براء سے روایت ہے کہ مین نے نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

علیہ وسلم کو نماز عشا مین سورہ والتین والزیتون پڑھتے سنا

وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً

اور مین نے حضرت سے زیادہ خوش آواز یا خوش قرأت اور کسیکو نہین سنا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيْحِهِ فِي بَابِ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کے باب القراءۃ فی العشاء مین روایت کیا ہے

اَلْبَابُ الثَّانِيْ عَشَرَ فِيْمَا كَانَ عَلَيْهِ النَّاسُ

بارہوان باب اوس گمراہی کے بیان مین جس مین لوگ

فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنَ الضَّلَالَةِ وَفِيْ بَيَانِ الْوَحْيِ

زمانہ جاہلیت مین مبتلا تھے اور

إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْثِهِ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی اوترنے اور آپکے مبعوث ہونے

وَكَوْنِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

اور آپ کے خاتم النبیین ہونے کے بیان مین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ هُوَ الَّذِيْ

خدا تعالے نے سورۂ جمعہ مین فرمایا ہے کہ خدا اسنے

بعث في الأميين رسولا منهم يتلوا عليهم

ان پڑھوں میں اون ہی میں کا ایک پیغمبر بھیجا جو اونپر

اٰيٰته ويزكيهم ويعلمهم الكتب والحكمة

خدا کی آیتیں پڑھتا اور اونہیں پاک کرتا اور قرآن و حکمت سکھاتا ہے

وان كانوا من قبل لفي ضلل مبين وآخرين

اور وہ اس سے پیشتر کھلی گمراہی میں تھے نیز خدا نے اوس پیغمبر کو اون دوسرے لوگوں میں

منهم لما يلحقوا بهم وهو العزيز الحكيم ذلك

مبعوث کیا جو ہنوز مسلمانوں سے نہیں ملے اور خدا غالب دانا ہے یہ

فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل

خدا کا فضل ہے جسے چاہتا دیتا ہے اور خدا بڑا ہی فضل والا ہے

العظيم عن عبد الله قال قال اناس لرسول

عبد اللہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے جناب رسول

الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله انواخذ

خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے رسول خدا کیا ہمارا

بما عملنا في الجاهلية قال اما من احسن

اون کاموں کی وجہ سے مواخذہ ہوگا جنہیں ہم جاہلیت کے زمانہ میں کرتے تھے فرمایا بات یہ ہے کہ جسنے

منكم في الاسلام فلا يواخذ بها ومن اساء

تم میں سے اسلام میں نیک کام اختیار کیا اوسکا اون کاموں کی وجہ سے مواخذہ نہوگا اور جسنے برائی کی یعنی اسلام میں نیک کام نہ کئے

اخذ بعمله في الجاهلية والاسلام رواه

تو اوس سے دونوں کام کے سبب سے مواخذہ کیا جائیگا جو زمانہ جاہلیت اور اسلام میں کیا اسے

مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ فِي بَابِ
مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الایمان کے اوس باب مین جس مین اسبابت کا ذکر ہے
هَلْ يُؤَاخَذُ بِأَعْمَالِ الْجَاهِلِيَّةِ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
کہ کیا اعمال جاہلیت پر مواخذہ ہوگا؟ اور دارمی نے
فِي أَوَائِلِ سُنَنِهِ مَعَ تَغْيِيرٍ يَسِيرٍ فِي بَعْضِ الْأَلْفَاظِ
سنن دارمی کے اول مین تھوڑے سے لفظی تغیر کے ساتھ روایت کیا ہے
وَعَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ
سبرہ بن معبد (جو بنی حارث کے قبیلہ مین سے تھا) ابن
أَبِي الْحَرَامِ مِنْ لَخْمٍ عَنِ الْوَضِينِ أَنَّ رَجُلًا
ابی حرام سے (جو قبیلہ لخم مین سے تھا) روایت ہے اور وہ وضین سے روایت کرتا ہے کہ ایک شخص نے
أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا اے رسول
اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ وَعِبَادَةِ أَوْثَانٍ
خدا ہم اہل جاہلیت تھے اور بتون کی پرستش کرنے والے
فَكُنَّا نَقْتُلُ الْأَوْلَادَ وَكَانَتْ عِنْدِي ابْنَةٌ لِي
ہم مین اولاد کے مار ڈالنے کا دستور تھا میری پاس میری ایک لڑکی تھی
فَلَمَّا أَجَابَتْ وَكَانَتْ مَسْرُورَةً بِدُعَائِي إِذَا
جب وہ بولنے اور جواب دینے کے قابل ہو گئی کہ میری آواز دینے اور پکارنے سے خوش ہوتی تھی جب
دَعَوْتُهَا فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاتَّبَعَتْنِي فَمَرَرْتُ
مین اوسے پکارتا تھا تو مین نے ایکدن اوسے آواز دی اور وہ میری پیچھے گلی مین وہان سے گزر کر

١٨١

حَتّٰى أَتَيْتُ بِئْرًا مِّنْ أَهْلِي غَيْرَ بَعِيْدٍ فَأَخَذْتُ

اپنے لوگون کے کنوین پر آیا جو بہت دور نہ تہا تو مین نے

بِيَدِهَا فَرَدَّيْتُ بِهَا فِي الْبِئْرِ وَكَانَ آخِرَ عَهْدِي

اوسکا ہاتہ پکڑکر کنوین مین ڈالدیا اور اوسکے دیدار کرنیکا میرا آخری زمانہ

بِهَا أَنْ تَقُولَ يَا أَبَتَاهُ يَا أَبَتَاهُ فَبَكٰى رَسُولُ اللّٰهِ

یہ تہا کہ وہ کہہ رہی تہی اے میرے باپ اے میرے باپ ۔ یہ سنکر رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى وَكَفَ دَمْعُ عَيْنَيْهِ

صلی الله علیہ وسلم یہانتک روئے کہ آپکے مبارک آنکہون سے آنسون بہنے لگے

فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اسپر رسول خدا صلے الله علیہ وسلم کے ہمنشینون مین سے ایک شخص نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْزَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اوس سے کہا کہ تو نے ناحق پیغمبر خدا صلے الله علیہ

وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ كُفَّ فَإِنَّهُ يَسْأَلُ عَمَّا أَهَمَّهُ

وسلم کو رنجیدہ کیا حضرت نے اپنے ہمنشین سے فرمایا کہ ٹہر جا یہ شخص اوس چیز کو پوچہہ رہا ہے جس نے اسے سخت فکرمند کر رکہا ہے

ثُمَّ قَالَ لَهُ أَعِدْ عَلَيَّ حَدِيثَكَ فَأَعَادَهُ فَبَكٰى

زان بعد آپنے اوس سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اس قصہ کو دوبارہ بیان کر اوسنے پہر اپنا قصہ دوہرایا آپ پہر

حَتّٰى وَكَفَ الدَّمْعُ مِنْ عَيْنَيْهِ عَلٰى لِحْيَتِهِ ثُمَّ

یہانتک روئے کہ آنکہون مبارک سے آنسو نکلکر ڈاڑہی شریف پر بہنے لگے زان بعد

قَالَ لَهُ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْجَاهِلِيَّةِ مَا عَمِلُوا

فرمایا کہ اہل جاہلیت نے جو کام کیے ہین خدا نے انہین معاف کیا

١٨٢

فَاسْتَأْنِفْ عَمَلَكَ وَعَنْ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنِي مَوْلَايَ
اب تو سرے سے عمل کر مجاہد سے روایت ہے کہ مجھسے میرے مولانے بیان کیا

أَنَّ أَهْلَهُ بَعَثُوا مَعَهُ بِقَدَحٍ فِيهِ زُبْدٌ وَلَبَنٌ
کہ میرے لوگون نے مجھے مکھن اور دودہ کا بڑا سا پیالہ دیکر

إِلَى آلِهَتِهِمْ قَالَ فَمَنَعَنِي أَنْ آكُلَ الزُّبْدَ مَخَافَتُهَا
اپنے معبودون کی طرف روانہ کیا مجھے مکھن کے کہانے سے اون معبودون کے خوف نے باز رکھا

قَالَ فَجَاءَ كَلْبٌ فَأَكَلَ الزُّبْدَ وَشَرِبَ اللَّبَنَ ثُمَّ بَالَ
اتنے مین ایک کتے نے آکر مکھن کہا لیا اور دودہ پی لیا پھر

عَلَى الصَّنَمِ وَهُوَ إِسَافٌ وَنَائِلَةُ قَالَ هَارُونُ
بتون پر پیشاب کرکے چلدیا اور وہ اساف ونائلہ تھے ہارون نے کہا

كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا سَافَرَ حَمَلَ مَعَهُ
زمانہ جاہلیت مین جب کوئی شخص سفر کرتا تو اپنے ہمراہ

أَرْبَعَةَ أَحْجَارٍ ثَلَاثَةٌ لِقِدْرِهِ وَالرَّابِعُ يَعْبُدُهُ وَيُرَبِّي
چار پتھر لیلیتا تین تو ہنڈیا رکھنے کے لئے اور چوتھا پرستش کرنے کے لئے

كَلْبَهُ وَيَقْتُلُ وَلَدَهُ وَعَنْ أَبِي الرَّجَاءِ قَالَ
کتے کی پرورش کرتا اور اپنے فرزند کو قتل کرڈالتا ابو الرجا سے روایت ہے

كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا أَصَبْنَا حَجَرًا حَسَنًا عَبَدْنَاهُ
کہ ہم زمانہ جاہلیت مین جب کوئی اچھا پتھر پاتے اوسکی پرستش کرنے لگتے

وَإِنْ لَمْ نُصِبْ حَجَرًا جَمَعْنَا كُثْبَةً مِنْ رَمْلٍ
اور جب کوئی پتھر نہ ملتا توہم تھوڑی سی ریت جمع کر لیتے

١٨٣

ثم جئنا بالناقة الصفي فنفاج عليها فنحلبها

پھر دودھیلی اونٹنی لاتے اور اوس کے دونون پاؤن چیر کر

على الكثبة حتى نرويها ثم نعبد تلك الكثبة

اوس ریتلی تودہ پر یہانتک دودہ دوہتے کہ اوسے ترکردیتے پھر اوس تودہ کی

ما اقمنا بذلك المكان روى الدارمي الاحاديث

پوجا پرستش کرتے یہانتک کہ اوسی جگہہ اقامت اختیار کرلیتے ان تینون حدیثونکو

الثلثة في اوائل سننه وقال الصفي الكثيرة

دارمی نے سنن دارمی کے شروع مین روایت کرکے کہاہے کہ صفی بہت دودہ والی اونٹنی ہے

الالبان فنفاج يعني الناقة اذا فرجت بين

اور فنفاج کے یہ معنی ہین کہ اونٹنی کے دونون پاؤن دودہ دوہنے کے لئے چیرتے ہین

رجليها للحلب والفج الطريق الواسع وجمعه

اور فج کشادہ راہ کو کہتے ہین فج کی جمع

فجاج وقال الله في سورة ال عمران واذ اخذ الله

فجاج آیا کرتی ہے اور اللہ تعالی نے سورہ آل عمران مین فرمایاہے کہ محمد وہ وقت یاد کرو جب خدا نے

ميثاق النبيين لما اتيتكم من كتاب وحكمة

پیغمبرون سے اقرار لیا کہ مین تمہین جو کتاب اور حکمت دون

ثم جاءكم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن

پھر تمہارے پاس ایسا پیغمبر آئے جو تمہارے پاس والی کتاب کی تصدیق کرے تو تم اوسپر ضرور ایمان لانا

به ولتنصرنه قال ااقررتم واخذتم على ذلكم

اور اوسکی مدد کرنا خدا نے فرمایا کیا تمنے قول کرلیا اور تمنے اس پر میرا عہد لیلیا

إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا

پیغمبروں نے عرض کیا کہ ہمنے اقرار کیا خدا نے فرمایا تو تم گواہ رہو اور میں بھی

مَعَكُم مِّنَ الشّٰهِدِينَ فَمَن تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ

تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں پھر جو کوئی اس کے بعد موہنہ موڑ جائیگا

فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

تو وہی سرکش اور فاسقوں میں شمار کیا جائیگا ابوہریرہ سے روایت ہے

قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ لوگوں نے عرض کیا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ

آپ کے لئے کس وقت پیغمبری ثابت ہوئی فرمایا جبکہ آدم روح

وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ فِي

اور بدن کے درمیان تھے اسے ترمذی نے جامع ترمذی کے

الْمَنَاقِبِ فِي بَابِ فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مناقب باب فضل النبی صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

وسلم میں روایت کرکے کہاہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ

حدیث ابوہریرہ سے اور ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں

هٰذَا الْوَجْهِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي سُورَةِ النِّسَاءِ إِنَّا أَوْحَيْنَا

نیز خدا تعالے نے سورہ نساء میں فرمایا ہے کہ [illegible]

إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ

تمہاری طرف ویسے ہی وحی بھیجی جیسے نوح کی طرف بھیجی تھی

وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ

اور نوح کے بعد اور پیغمبروں کی جانب اور بھیجے ابراہیم

وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ

اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور یعقوب کی اولاد

وَعِيسَى وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ

اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف وحی بھیجی

وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

اور بھیجے داؤد کو زبور دی حضرت عائشہ ام المومنین

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ

رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے

رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ

رسول خدا آپ کو کسطرح وحی آتی ہے رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی تو مجھے وحی آتی ہے جیسے

١٨٧

صلصلة الجرس وهو اشده علي فيفصم

گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گزرتی ہے پھر وہ مجھسے موقوف ہوجاتی ہے

عني وقد وعيت عنه ما قال واحيانا

جبکہ مین وہ یاد کر لیتا ہون اور کبھی

يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فاعي ما يقول

میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت مین آتا اور مجھسے کلام کرتا ہے تو جو وہ کہتا ہے مین یاد کر لیتا ہون

قالت عائشة رض ولقد رأيته ينزل عليه الوحي

عائشہ رضہ نے کہا کہ مین نے دیکھا کہ حضرت پر وحی اترتی تھی

في اليوم الشديد البرد فيفصم عنه وان جبينه

سخت جاڑے کے دن مین لیکن جب آپ سے وحی منقطع ہوتی تھی تو آپکی پیشانی مبارک سے

ليتفصد عرقا رواه البخاري في اول صحيحه

پسینہ ٹپکتا تہا اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کے اول مین

ورواه مسلم بمعناه في صحيحه في كتاب

اور مسلم نے اسی کے ہم معنے صحیح مسلم کی کتاب الفضائل مین روایت کیا ہے

الفضائل وقال الله تعالى في سورة البقرة

اور الله تعالی نے سورہ بقرہ مین فرمایا

إنا أرسلناك بالحق بشيرا ونذيرا ولا تسئل

کہ محمد! ہمنے تمہین راستی وحق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانیوالا بھیجا ہے اور تم سے

عن أصحب الجحيم وقال الله تعالى في

دوزخیون کی بابت کچھ پرسش نہوگی اور الله تعالی نے

۱۸۸

سُورَةِ اٰلِ عِمْرَانَ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

سورۂ آل عمران مین فرمایا کہ خدانے اہل ایمان پر بہت بڑا انعام کیا

اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

جب اون مین اون ہی مین کا ایک رسول اوٹھا کھڑا کیا جو اونپر

اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ

خدا کی آیتین پڑہتا اونہین پاک کرتا اور کتاب و حکمت سکہاتاہے اور

كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ وَقَالَ اللّٰهُ

وہ اس سے پہلے کہلی گمراہی مین تہے اور اللہ

تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۤءَكُمْ

تعالی نے سورہ مائدہ مین فرمایا کہ اے اہل کتاب تمہارے پاس

رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا

ہمارا پیغمبر آیاہے جو رسولون کے توڑا پڑنے پیچہے تمہارے لئے بیان کرتاہے کبہی تم کہو

مَا جَاۤءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَاۤءَكُمْ بَشِيْرٌ

کہ ہمارے پاس کوئی خوشی یا ڈر سنانے والا نہین آیا سو تمہارے پاس خوشی

وَّنَذِيْرٌ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَقَالَ اللّٰهُ

اور ڈر سنانے والا آچکا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ

تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا

تعالی نے سورہ فرقان مین فرمایا کہ محمد! ہمنے تمہین خوشی

وَّنَذِيْرًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ

اور ڈر سنانے والا بہیجاہے اور خدا تعالی نے سورہ احزاب مین فرمایا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا

اے نبی بھیجے ہمنے تہین گواہ اور خوشی

وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝

اور ڈر سنانے والا اور اپنی توفیق سے خدا کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے

وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

عطار بن یسار سے روایت ہے کہ مین نے عبد اللہ بن

عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ

عمرو بن العاص سے ملکر کہا کہ مجھے

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ صفت بیان کر جو توریت مین ہے

قَالَ أَجَلْ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ

جواب دیا ہان قسم خدا کی حضرت بعض اون صفتون کے ساتہ توریت مین موصوف ہین

صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ

جو قرآن مین ہین اور وہ یہ ہین اے نبی بھیجے ہمنے تہین

شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ

گواہ اور خوشی اور ڈر سنانے والا اور ان پڑہون کی پناہ بنا کر بھیجا ہے تم

عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ

میرے بندے اور میرے پیغمبر ہو مین نے تمہارا نام متوکل رکہا نہ بدخو

وَلَا غَلِيظٍ وَلَا صَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ

نہ درشت گو نہ بازارون مین چیخنے والا

بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويغفر ولن

بدی کی تلافی بدی سے نہین کرتا لیکن درگزر کرتا اور بخشش کرتا ہے

يقبضه الله حتى يقيم به الملة العوجاء بان

خدا اوسے دنیا سے ہرگز نہ اوٹہائیگا جبتک کہ اوسکی وجہ سے ٹیڑھی ملت سیدھی نکردیگا باین طور

يقولوا لا اله الا الله وتفتح بها اعين عمى و

کہ لوگ کہنے لگینگے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہین اور اندھی آنکھین

اذان صم وقلوب غلف رواه البخاري في

بہرے کان پردے مین چُھپے ہوئے دل اوس سے کہل جائینگے اسے بخاری نے

صحيحه في كتاب البيوع في باب كراهية

صحیح بخاری کی کتاب البیوع کے اوس باب مین روایت کیاہے جسمین

الصخب في السوق وقال الله تعالى في سورة

بازارون مین چلانے کی کراہیت کا ذکر ہے اور اللہ تعالی نے سورہ

السباء وما ارسلنك الا كافة للناس بشيرا

سبا مین فرمایا کہ محمدؐ! ہمنے تہین دنیا جہان کے تمام لوگون کے لئے خوشی

ونذيرا ولكن اكثر الناس لا يعلمون عن

اور ڈرسنانے والا بہیجا ہے لیکن اسے اکثر لوگ نہین جانتے

ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

انه قال والذي نفس محمد بيده لا يسمع

فرمایا. اوس خدا کی قسم جسکے ید قدرت مین محمدؐ کی جان ہے

191

بی احد من هذه الامة یهودی ولا نصرانی

کہ اس امت میں سے کوئی شخص خواہ یہودی ہو خواہ نصرانی مجھے سنکر

ثم یموت ولم یؤمن بالذی ارسلت به الا کان

مر جائیگا اور جس چیز کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں اوسپر ایمان نہ لائیگا تو وہ

من اصحاب النار رواه مسلم فی صحیحه

دوزخیوں میں سے ہوگا۔ اس حدیث کو مسلم نے صحیح مسلم کی

فی کتاب الایمان فی باب وجوب الایمان

کتاب الایمان کے اوس باب میں روایت کیا ہے جسمیں بات کا ذکر ہے کہ اسپر ایمان لانا واجب ہے

برسالة نبینا محمد صلی الله علیه وسلم الی

کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں

جمیع الناس وقال الله تعالی فی سورة الاحزاب

اور اللہ تعالے نے سورۂ احزاب میں فرمایا

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول

کہ محمد تمہارے مردوں میں سے کسیکے باپ نہیں ہیں ہاں خدا کے رسول

الله وخاتم النبیین وکان الله بکل شیء علیما

اور پیغمبروں کی مہر ہیں اور خدا ہر چیز کو جانتا ہے

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

قال ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل

فرمایا میرے اور مجھسے پیشتر کے پیغمبروں کی مثال بعینہ اوس شخص کی مانند ہے

رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ

جس نے ایک گھر بنایا اور اوسے خوب بنایا سنوارا رونق وزینت دی لیکن

لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِیَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ

مکان کے گوشہ کی ایک اینٹ کسی جگہہ چھوڑ دی اب آدمیون نے اوسکے چار و طرف پھرنا شروع کیا

وَیَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ

وہ اوسے دیکھہ دیکھکر تعجب کرتے اور کہتے تھے یہ اینٹ کیون نہین رکہی گئی

اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ رَوَاهُ

حضرت نے فرمایا تو مین ہی وہ اینٹ ہون اور مین ہی خاتم النبیین ہون

الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِهٖ فِیْ کِتَابِ الْاَنْبِیَاءِ فِیْ بَابِ

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء باب

خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ تَغْیِیْرٍ یَسِیْرٍ فِیْ

خاتم النبیین مین اور مسلم نے تہوڑے سے لفظی تغیر کے ساتہہ

بَعْضِ الْاَلْفَاظِ فِیْ صَحِیْحِهٖ فِیْ کِتَابِ الْفَضَائِلِ

صحیح مسلم کی کتاب الفضائل کے

فِیْ بَابِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مَعَ

باب خاتم النبیین مین اور ترمذی نے کچہہ کمی بیشی کے ساتہہ

تَغْیِیْرٍ یَسِیْرٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فِیْ جَامِعِهٖ فِی الْمَنَاقِبِ

جامع ترمذی کے ابواب مناقب مین ابی بن کعب سے روایت کیا ہے

اَلْبَابُ الثَّالِثَ عَشَرَ فِیْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

تیرہوان باب نبوت کی علامات اور معجزات کے بیان مین

والمعجزات قال الله تعالى في سورة البقرة

خدا تعالے نے سورۂ بقرہ مین فرمایا

وقال الذين لا يعلمون لولا يكلمنا الله او تاتينا

اور بے علم لوگ یعنے اہل کتاب یا مشرکین مکہ کہنے لگے کہ خدا ہمسے کیون نہین بات کرتا یا

اية كذلك قال الذين من قبلهم مثل قولهم

ہمارے پاس کوئی نشانی کیون نہین آتی اسیطرح انسے اگلے ان ہی کی سی بات کہہ چکے ہین

تشابهت قلوبهم قد بينا الأيت لقوم يوقنون

انکے دل ایک سے ہین ہمنے اُن لوگون کیلئے نشانیان بیان کر دین جنہین یقین ہے

عن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ

وسلم ما من الانبياء نبي الا اعطي ما مثله

وسلم نے فرمایا گذشتہ پیغمبرون مین سے ہر ایک پیغمبر اپنے پیشتر کے پیغمبرون کے مانند معجزات دیا گیا

ك قوله تعالى وقال الذين لا يعلمون الآية قال في مدارك التنزيل وقال الذين لا يعلمون من المشركين او من اهل الكتاب ونفى عنهم العلم لانهم لم يعملوا به لولا يكلمنا الله بلا واسطة كما يكلم الملائكة وكلم موسى استكبارا منهم وعتوا او تأتينا آية جحودا لان يكون ما اتاهم من آيات الله آيات واستهانة بها كذلك قال الذين من قبلهم مثل قولهم تشابهت قلوبهم اي قلوب هؤلاء ومن قبلهم في العمى قد بينا الآيات لقوم يوقنون اي لقوم ينصفون فيوقنون انها آيات يجب الاعتراف بها والاذعان لها والاكتفاء بها عن غيرها انتهى ما في مدارك التنزيل وقال الامام الرازي في التفسير الكبير تقرير هذه الشبهة التي تمسكوا بها ان الحكيم اذا اراد تحصيل شيء فلا بد وان يختار اقرب الطرق المفضية اليه والبعد عن الشكوك والشبهات اذا ثبت هذا فنقول ان الله تعالى يكلم الملائكة وكلم موسى وانت تقول يا محمد انه كلمك والدليل عليه قوله تعالى فاوحى الى عبده ما اوحى فلم لا يكلمنا مشافهة ولا ينص على نبوتك حتى يتأكد الاعتقاد وتزول الشبهة وايضا فان كان تعالى لا يفعل ذلك فلم لا يخصك بآية ومعجزة وهذا منهم طعن في كون القرآن آية ومعجزة لانهم لو اقروا بكونه معجزة لاستحال ان يقولوا هلا يأتينا بآية ثم انه تعالى اجاب عن هذه الشبهة بقوله كذلك قال الذين من قبلهم مثل قولهم تشابهت قلوبهم قد بينا الآيات لقوم يوقنون وحاصل هذا الجواب انا قد ايدنا قول محمد صلى الله عليه وسلم بالمعجزات وبينا صحة قوله بالآيات وهي القرآن وسائر المعجزات فكان طلب هذه الزوائد من باب التعنت انتهى ما في التفسير الكبير ١٢

ك قوله ما من الانبياء نبي الا اعطي الحديث اختلف في معناه على اقوال احدها ان كل نبي اعطي من المعجزات ما كان مثله لمن كان قبله من الانبياء فآمن به البشر واما معجزتي العظيمة الظاهرة فهي القرآن الذي لم يعط احد مثله فلهذا انا اكثرهم تابعا والثاني معناه ان الذي اوتيته لا يتطرق اليه تخييل السحر وشبهه بخلاف معجزة غيري فانه قد يخيل الساحر بشيء مما يقارب صورتها كما خيلت السحرة في صورة عصا موسى صلى الله عليه وسلم والخيال قد يروج على بعض العوام والفرق بين المعجزة والسحر والتخييل يحتاج الى فكر ونظر وقد يخطئ الناظر فيعتقدهما سواء والثالث معناه ان معجزات الانبياء انقرضت بانقراض اعصارهم ولم يشاهدها الا من حضرها بحضرتهم ومعجزة نبينا صلى الله عليه وسلم القرآن المستمر الى يوم القيامة مع خرقه العادة في اسلوبه وبلاغته واخباره بالمغيبات

آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا

جسپر آدمی ایمان لائے لیکن بڑا معجزہ قرآن ہے

أَوْحَاهُ اللّٰهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا

جسے خدا نے مجھپر وحی کیا اسلیئے مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز میری پیروی کرنیوالے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي أَوَّلِ

اور پیغمبروں کے تابعداروں سے بہت زیادہ ہونگے۔ اسے بخاری نے صحیح بخاری کی

كِتَابِ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ

کتاب فضائل القرآن کے شروع میں اور مسلم نے صحیح مسلم کی

فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ فِي بَابِ وُجُوبِ الْإِيمَانِ

کتاب الایمان کے اس باب میں روایت کیا ہے جسمیں اسبات پر ایمان لانا واجب بتایا گیا ہے

بِرِسَالَةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمِيعِ

کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم عامہ خلایق کی طرف بھیجے گئے ہیں

النَّاسِ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ

قتادہ سے روایت ہے اور وہ انس رضی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا اور آپ مقام زوراء میں تشریف رکھتے تھے

يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ

آپنے اپنا دست مبارک برتن میں رکھا اور انکی انگلیوں کے بیچ میں سے پانی بہنے لگا

أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ

تمام لوگوں نے نہایت اطمینان سے وضو کیا۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے انس سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے

له وهو بالزوراء بفتح الزاي وسكون الواو وبعدها راء فألف ممدودة موضع بسوق المدينة قاله العلامة القسطلاني ١٢-١٢-١٢

١٩٥

قَالَ ثَلٰثَمِائَةٍ اَوْ زُهَاءَ ثَلٰثَمِائَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

کہا تین سو یا تین سو کے مقدار۔ اس حدیث کو بخاری نے

فِیْ صَحِیْحِهٖ فِیْ کِتَابِ الْاَنْبِیَاءِ فِیْ بَابِ عَلَامَاتِ

صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء باب علامات

النُّبُوَّةِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ تَغَیُّرٍ یَسِیْرٍ فِیْ

النبوۃ میں اور مسلم نے تھوڑی سے تغیر کے ساتھ

صَحِیْحِهٖ فِیْ اَوَّلِ کِتَابِ الْفَضَائِلِ وَعَنْ

صحیح مسلم کی شروع کتاب الفضائل میں روایت کیا ہے

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ یَوْمَ

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی

الْحُدَیْبِیَةِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

بَیْنَ یَدَیْهِ رَکْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهٗ

کے آگے چھاگل رکھی ہوئی تھی۔ آپ نے وضو کیا تو لوگ پانی کیلئے آپ کی طرف دوڑے

قَالَ مَا لَکُمْ قَالُوْا لَیْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ

فرمایا کیا حال ہے عرض کیا نہ تو ہمارے پاس وضو کیلئے پانی ہے

وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا بَیْنَ یَدَیْكَ فَوَضَعَ یَدَهٗ فِیْ

نہ پینے کے لیے مگر صرف اسقدر جو آپ کے سامنے رکھا ہے حضرت نے اپنا ہاتھ مبارک

الرَّکْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ یَثُوْرُ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ کَاَمْثَالِ

چھاگل میں رکھا۔ ہاتھ رکھتے ہی آپ کی انگلیوں کے بیچ میں سے چشموں کی طرح پانی ابلنے لگا

العیون فشربنا وتوضأنا قلت کم کنتم

تو ہمنے خوب سیر ہوکر پیا اور اچھی طرح وضو کیا مین نے کہا تم کتنے آدمی تھے

قال لو کنا مائة الف لکفانا کنا خمس

کہا اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو بھی پانی ہمین کافی ہو جاتا۔ مگر ہم

عشرة مائة وعن البراء قال کنا یوم

پندرہ سو آدمی تھے۔ براءؓ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے

الحدیبیة اربع عشرة مائة والحدیبیة

دن ہم چودہ سو آدمی تھے حدیبیہ

بئر فنزحناها حتی لم نترک فیها قطرة

ایک کنوین کا نام ہے۔ ہمنے اُسمیں سے یہانتک پانی کھینچا کہ ایک قطرہ تک نچھوڑا

فجلس النبی صلی الله علیه وسلم علی شفیر

ازان بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کنوین کے کنارہ پر بیٹھکر

البئر فدعا بماء فمضمض ومج فی البئر

پانی مانگا پھر آپنے کلی کی اور وہ پانی کنوین مین ڈالدیا

فمکثنا غیر بعید ثم استقینا حتی روینا

ہمین کچھ یون ہی سا انتظار کرنا پڑا کہ کنوین مین سے یہانتک پانی کھینچا کہ خود بھی سیراب ہوگئے

وروت او صدرت رکابنا وعن عبد الله

اور ہماری سواریان بھی سیراب ہوکر اپنی جگہ چلی گئیں عبد اللہ سے روایت ہے

قال کنا نعد الآیات برکة وانتم تعدونها

اُنہون نے کہا کہ ہم لوگ معجزات کو برکت کا سبب شمار کرتے تھے اور تم اُنہین

تخويفا كنا مع رسول الله صلى الله عليه

تخویف کا باعث شمار کرتے ہو۔ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ

وسلم في سفر فقل الماء فقال اطلبوا

وسلم کے ساتھ سفر مین تھے کہ پانی تھڑ گیا آپنے فرمایا کہ لیجیے پاس

فضلة من ماء فجاؤا باناء فيه ماء قليل

کچھ بچا ہوا پانی ہو تو لاؤ چنانچہ لوگ ایک برتن لائے جسمین تھوڑا سا پانی تھا

فادخل يده في الاناء ثم قال حي على

آپنے اُس برتن مین اپنا دست مبارک ڈالکر فرمایا

الطهور المبارك والبركة من الله فلقد

لوگو! پاک کرنے والے مبارک پانی پر آؤ۔ اور برکت خدا کیطرف سے ہے

رأيت الماء ينبع من بين اصابع رسول الله

مین نے پانی کو دیکھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی

صلى الله عليه وسلم ولقد كنا نسمع

انگلیوں کے بیچ مین سے اُبل رہا تھا۔ نیز ہم

تسبيح الطعام وهو يؤكل روى البخاري

کھانے کی تسبیح کرنا سنا کرتے تھے حالانکہ وہ کھایا جاتا تھا

الاحاديث الثلثة في صحيحه في كتاب

ان تینون حدیثون کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب

الانبياء في باب علامات النبوة وعن

الانبیا۔ باب علامات النبوۃ مین روایت کیا ہے

سلمۃ بن الاکوع قال خفت ازواد القوم

سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ ایک دفعہ قوم کا توشہ تھوڑا گیا

واملقوا فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وہ محتاج ہوکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

فی نحر ابلھم فاذن لھم فلقیھم عمر فاخبروہ

اور اونٹوں کے حلال کرنے کی اجازت مانگی آپ نے انہیں اجازت دیدی پھر عمرؓ انسے ملے تو انہوں نے انکو خبر دی

فقال ما بقاؤکم بعد ابلکم فدخل علی النبی

حضرت عمر نے کہا بھلا اونٹوں کے بعد تمہاری زندگی کا کیا سامان ہے یہ کہکر آپ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا اے رسول خدا

ما بقاؤھم بعد ابلھم فقال رسول اللہ

اونٹوں کے ذبح کرنے کے بعد انکی زندگی کا کیا سامان ہے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم ناد فی الناس یاتون

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں ندا کر دو کہ

بفضل ازوادھم فبسط لذلک نطع و

وہ اپنا بچا ہوا توشہ لے آئیں چنانچہ اسکے لیے چمڑے کا دسترخوان بچھایا گیا اور

جعلوہ علی النطع فقام رسول اللہ صلی

لوگوں نے بچا ہوا توشہ اسپر لار کھا پیغمبر خدا صلے

اللہ علیہ وسلم فدعا وبرک علیہ ثم

اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر دعا مانگی اور برکت طلب کی پھر

198

دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا

آپنے اُنسے اُنکے برتن منگئے یہ سُنکر لوگ لیلین بہربہر کر لیجانے لگے یہانتک کہ سب فارغ ہوگئے

ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زاں بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ

مین گواہی دیتا ہون کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہین اور مین خدا کا پیغمبر ہون سلسے

الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي بَابِ الشَّرِكَةِ وَعَنْ جَابِرٍ

بخاری نے صحیح بخاری کی باب الشرکۃ مین روایت کیا ہے۔ جابر سے روایت ہے

أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

وہ کہتے ہین میرے والد کا اسحال مین انتقال ہوا کہ لوگون کا اُنکے ذمہ قرضہ تہا۔ مین نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا

اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ میرا باپ اپنے ذمہ قرضہ چہوڑ گیا ہے

وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ

اور میرے پاس بجز اُن پہلون کے اور کچہہ نہین جو اُسکے نخلستان سے اُترتے ہین اور وہ

مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ

پہل سالہا سال تک بہی اُسکے قرضہ کو وفا نہین کرسکتے تو آپ میرے ساتہ تشریف لیچلئے

لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ

تاکہ قرضخواہ مجہپر فحش نہ بکین۔ حضرت تشریف لیگئے اور کہجور کے ڈہیرون مین سے ایک ڈہیر

بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا ثُمَّ آخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ

کے گرد گہومے پہر دعاء برکت کرکے دوسرے ڈہیر کے گرد گئے اور اُسپر بیٹہہ گئے پہر فرمایا

قولہ فمشی حول بیدر من بیادر التمر البیدر بالفتح قال فی النہایۃ البیدر الموضع الذی یداس فیہ الطعام ۱۲ منہ

أَنْ عُوهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ

کہ ان کھجوروں کو کھینچ لو ان بعد کیسے قرضخواہ جو تکانکا پورا حق دیدیا اور جسقدر انہیں دیا تھا

مَا أَعْطَاهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي

اتنا ہی بچ رہا۔ اسے بخاری نے صحیح بخاری کی

كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ فِي بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ وَ

کتاب الانبیا باب علامات النبوۃ میں روایت کیا ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ

عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ہم ایک موقع پر

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایکسو تیس آدمی تھے

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا

أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ

تم میں سے کیسکے پاس کچھ کھانا ہے۔ اتفاق سے ایک شخص کے پاس ایک صاع

طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ

یا صاع کے قریب آٹا تھا تو وہ خمیر کیا گیا۔ پھر ایک مشرک شخص جسکے بال پریشان تھے

طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

قد لانبا تھا بکریوں کا ریوڑ ہانکتا ہوا آیا نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً

علیہ وسلم نے فرمایا تو اسے بیع یا عطیہ کے طور پر دیتا ہے یا فرمایا ہبہ کے طریق پر

٢٠١

قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ

اُسنے کہا نہین بلکہ بکاؤ ہے حضرت نے اُس سے ایک بکری خریدی اور وہ ذبح کی گئی

وَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ

ذان بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکی کلیجی

الْبَطْنِ اَنْ يُشْوٰى وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا فِي الثَّلٰثِيْنَ

بہونے جانے کا ارشاد فرمایا قسم خدا کی ایکسو تیس آدمیون مین کوئی ایسا باقی نہین رہا

وَالْمِائَةِ اِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

جسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

سَلَّمَ لَهٗ حُزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ

بکری کی کلیجی کا ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو اگر کوئی شخص موجود تہا

شَاهِدًا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَاَ لَهٗ

تو اپنے ہاتہ سے کلیجی کا ٹکڑا دیا اور اگر غائب تہا تو اُسکے لیئے اُٹھا رکہا

فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلُوْا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا

پہر آپنے بکری کے گوشت سے بڑے بڑے دو پیالے بہر لیئے اور سب نے خوب سیر ہو کر کہایا

فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيْرِ

کہا کر دو بڑے پیالے گوشت کے بہرے ہوے بچگئے جنہین ہمنے اونٹ پر لاد لیا

اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ

یا جیسا کہ راوی نے بیان کیا - اسے بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب

الْهِبَةِ فِيْ بَابِ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

الہبہ مشرکون سے ہدیہ قبول کرنے کے باب مین

فَارَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ تَغَيُّرٍ يَسِيْرٍ فِي صَحِيْحِهِ
اور مسلم نے تھوڑے سے تغیر کے ساتھ صحیح مسلم میں
فِي بَيَانِ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فِي بَابِ
کھانے پینے کے آداب کے بیان باب
إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
اکرام الضیف میں روایت کیا ہے۔ انس بن مالک سے روایت ہے
قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ
کہ ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا میں نے
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز نہایت ضعیف و ناتوان سنی ہے
أَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ
جس سے میں کہہ سکتا ہوں کہ حضرت بھوکے ہیں۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟
فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ
ام سلیم نے کہا ہاں ہے۔ چنانچہ انھوں نے جو کی کچھ روٹیاں نکالیں
ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ
اور اپنی اوڑھنی نکالکر اسکے بعض حصہ میں وہ روٹیاں لپیٹکر
ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِيْ وَلَاثَتْنِيْ بِبَعْضِهِ ثُمَّ
میری بغل میں دبادیا اور بعض حصہ کو میرے سر پر لپیٹکر
أَرْسَلَتْنِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مجھے رسولخدا صلے اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا

۲۰۳

٢٠٣

قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

انس کہتے ہیں جب میں اون روٹیوں کو لیکر پہونچا تو رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ

علیہ وسلم کو مسجد میں پایا حالانکہ آپکے ساتھ چند آدمی بیٹھے تھے میں اونکے پاس جا کھڑا ہوا

عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا

أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ

تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا کھانا دیکر؟

فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میں نے عرض کیا جی ہاں! رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقُوا وَانْطَلَقْتُ

اپنے ہمراہیوں سے فرمایا کھڑے ہو جاؤ تو اصحاب آپکے ساتھ چلے اور میں

بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ

اونکے آگے آگے ہولیا یہانتک کہ ابو طلحہ کے پاس آکر اس واقعہ کی خبر دی

فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ

ابو طلحہ نے کہا ام سلیم! رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا

صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ہمراہیوں سمیت تشریف لاتے ہیں اور ہمارے پاس

مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ

اونکے کھلانے کیلئے کافی مقدار کھانا ہے نہیں ام سلیم نے کہا خدا اور اوسکا رسول دانا تر ہیں

أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

یہ کہکر ابو طلحہ روانہ ہوئے یہانتک کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم سے ملاقات کی۔ رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ

علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ ابو طلحہ آگے بڑھ آئے اور

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ

آپنے ام سلیم سے فرمایا۔ اے ام سلیم جو چیز تمہارے

مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ

پاس ہے لیکر چلی آؤ۔ ام سلیم وہی جو کی روٹیاں لے آئیں رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ ٢٠٤

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں چورہ چورہ کرنیکا حکم فرمایا تو وہ ریزہ ریزہ کی گئیں اور

أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ام سلیم نے کپی سے گھی نچوڑکر اسے سالن بنادیا۔ ازان بعد رسول خدا صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ

اللہ علیہ وسلم نے اس میں فرمایا جو خدا نے چاہا یعنے آپنے دعا کی

ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى

پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو بلاؤ اور کھانے کی اجازت دو ابوطلحہ نے دس آدمیوں کو بلایا جب کہا کر

شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ

اور خوب سیر ہوکر چلے گئے تو حضرت نے فرمایا دس اور آدمیوں کو بلاؤ۔ ابوطلحہ نے بلالیا

۲۰۵

لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ

جب وہ کھاکر خوب سیر ہو گئے۔ اور چلے گئے تو حضرت نے فرمایا

ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا

اب دس اور آدمیوں کو اجازت دو ابو طلحہ نے انہیں اجازت دی پس انہوں نے کھایا کہ سیر

ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ

ہو کر چلے گئے پھر حضرت نے فرمایا کہ دس اور آدمیوں کو بلاؤ غرضکہ تمام لوگوں نے

كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ أَوْ ثَمَانُوْنَ

خوب سیر ہو کر کھایا اور وہ لوگ ستر یا اسی

رَجُلًا وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا حُفِرَ

آدمی تھے۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جب جنگ کے لیے

الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں

خَمَصًا شَدِيْدًا فَانْكَفَأْتُ إِلٰى امْرَأَتِيْ فَقُلْتُ

سخت بھوک کے آثار دیکھکر اپنی بی بی کے پاس گیا اور کہا

هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول خدا صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَأَخْرَجَتْ

اللہ علیہ وسلم میں سخت بھوک کو محسوس کیا ہے اُس نے

إِلَيَّ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ

چمڑے کا ایک برتن میرے سامنے رکھا جس میں تین سیر کے قریب جو تھے اور ہمارے ہاں

بهيمة تصغير البهمة وهي الصغيرة من أولاد الضأن قال الجوهري ويطلق على الذكر والأنثى كالشاة ١٢ سنتي

دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ فَفَرَغَتْ إِلَى

بکری کا ایک پلا ہوا بچہ تہا مین نے اُسے ذبح کیا اور عورت نے جو کا آٹا پیسا میرے فارغ ہونے تک

فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ

وہ بھی فارغ ہو گئی اور گوشت کے پارچے کر کے ہنڈیا مین چڑہا دیئے پھر مین رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي

خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہونے کے ارادہ سے چلا میری بی بی نے کہا

بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے ہمراہیون کے سامنے مجھے رسوا نکیجو

مَّعَهُ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

مین نے حضرت کے پاس حاضر ہو کر آہستہ سے عرض کیا کہ اے رسول خدا

ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ

ہمنے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور تین سیر جو کا آٹا پیسا ہے

كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَّعَكَ فَصَاحَ

جو ہمارے پاس تہے تو آپ اور آپ کے ساتھ چند آدمی تشریف لیچلین

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے آواز دی اور فرمایا اے اہل

الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ

خندق جابر نے تمہاری دعوت کا کھانا طیار کیا ہے تو جلد آؤ

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زان بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لا تنزلن برمتكم ولا تخبزن عجينكم حتى

کہ جب تک مین نہ آؤن تم ہانڈی نہ اُتارنا اور آٹے کو نہ پکانا

أجيء فجئت وجاء رسول الله صلى الله عليه

پس ادہر تو مین آیا اور اُدہر رسول خدا صلے اللہ علیہ

وسلم يقدم الناس حتى جئت امرأتي فقالت

وسلم لوگون کو لیکر تشریف فرما ہوئے حتے کہ جب مین اپنی عورت کے پاس آیا

بك وبك فقلت قد فعلت الذي قلت فأخرجت

تو اُسنے مجھے سرزنش اور ملامت کی مین نے کہا بی بی! مین نے تو وہی کام کیا ہے جو تو نے کہا تہا

له عجينا فبسق فيه وبارك ثم عمد إلى برمتنا

پس اُسنے آٹا حضرت کے سامنے رکہدیا آپنے اُسمین اپنا لعاب دہن ڈالکر دعا برکت کی پہر ہنڈیا کا قصد کیا

فبسق فيه وبارك ثم قال ادع خابزة

اور اُسمین لعاب دہن ڈالکر دعائے برکت کی پہر فرمایا کہ روٹی پکانے والی کو بُلاؤ

فلتخبز معي واقدحي من برمتكم ولا تنزلوها

تاکہ وہ میرے سامنے روٹی پکائے ۔ ہانڈی مین سے کفگیر سے گوشت نکالو اور چولہے پر سے اُتارو نہین

وهم ألف فأقسم بالله لأكلوا حتى تركوه

وہ لوگ تعداد مین پورے ہزار تہے مین خدا کی قسم کہاتا ہون کہ سب نے کہایا یہانتک کہ اُسے چہوڑکر

وانحرفوا وإن برمتنا لتغط كما هي وإن

چلے گئے اور ہماری ہانڈی اُسیطرح گوشت سے بہری جوش مار رہی تہی

عجيننا ليخبز كما هو رواهما البخاري في صحيحه

آٹا بہی اُتنا ہی موجود تہا اور پکایا جاتا تہا ۔ ان دونون حدیثون کو بخاری نے صحیح بخاری مین روایت کیا ہے

أَوَّلُهُمَا فِي كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ فِي بَابِ عَلَامَاتِ

پہلی حدیث کو تو کتاب الانبیا باب علامات

النُّبُوَّةِ وَثَانِيهِمَا فِي كِتَابِ الْمَغَازِي فِي بَابِ

النبوۃ مین اور دوسری کو کتاب المغازی باب

غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَرَوَاهُمَا مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ

غزوۂ خندق مین اور مسلم نے دونون حدیثون کو صحیح مسلم کی

فِي كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ فِي بَابِ جَوَازِ اسْتِتْبَاعِ

کتاب الاشربہ باب جواز استتباع

الضَّيْفِ الخ وَعَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

الضیف الخ مین روایت کیا ہے - مجاہد سے روایت ہے کہ ابوہریرہ

كَانَ يَقُولُ آللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ ٢٠٨

کہتے تہے اُس خدا کی قسم جسکے سوا کوئی برحق معبود نہین

كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ

بیشک مین بہوک کی وجہ سے بیہوش ہوکر. زمین پر گرگر پڑتا تہا

الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ

اور بہوک کے مارے پیٹ پر پتہر باندہے رکہتا تہا

الْجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ

ایک دن مین لوگون کے اُس رستہ پر بیٹھ گیا

الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ

جہان سے وہ گذرا کرتے تہے تو حضرت ابوبکر گذرے اور مین نے اُنسے

عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ اِلَّا لِيُشْبِعَنِيْ

کلام اللہ کی ایک آیت پوچھی اور اس پوچھنے سے میری اتنی ہی غرض تھی کہ وہ میرا پیٹ بھر دیں

فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِيْ عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ اٰيَةٍ

پھر ابوبکرؓ گذر رہے چلے گئے اور میری مراد پر ذرا توجہ نہیں کی۔ پھر عمرؓ گذرے اور اُن سے بھی میں نے

مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ اِلَّا لِيُشْبِعَنِيْ فَمَرَّ

کتاب اللہ کی ایک آیت دریافت کی ان سے بھی دریافت کرنیکی یہی وجہ تھی کہ مجھے سیر کردیں مگر وہ بھی چلے گئے

وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِيْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور میرے مطلب پر التفات نہیں کیا زاں بعد ابوالقاسم صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِيْ وَعَرَفَ مَا فِيْ نَفْسِيْ

وسلم گذرے آپ نے مجھے دیکھکر تبسم کیا اور میری بھوک

وَمَا فِيْ وَجْهِيْ ثُمَّ قَالَ اَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ

نیز چہرہ کے تغیر کو صاف معلوم کر کے فرمایا۔ ابوہریرہ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهُ

اے رسول خدا فرمایا میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ یہ کہکر آپ وہاں سے گذر گئے اور میں آپ کے پیچھے ہو لیا

فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ فَاَذِنَ لِيْ فَدَخَلَ فَوَجَدَ

حضرت نے گھر میں داخل ہونا چاہا تو میں نے اجازت مانگی اور مجھے اجازت ملگئی آپ نے گھر میں داخل ہو کر

لَبَنًا فِيْ قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ قَالُوْا

ایک پیالے میں دودھ پایا۔ فرمایا یہ دودھ کہاں سے آیا۔ گھر والوں نے عرض کیا

اَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ اَوْ فُلَانَةٌ قَالَ اَبَا هِرٍّ قُلْتُ

فلاں مرد یا عورت نے آپ کو ہدیہ بھیجا ہے۔ فرمایا ابوہریرہ! میں نے عرض کیا

لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الْحَقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ

لبے رسول خدا حاضر ہوں ارشاد کیا اہل صفہ کو

فَادْعُهُمْ لِي قَالَ وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ

میرے پاس بلالا اہل صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے

لَا يَأْوُوْنَ عَلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِذَا

اونکا ٹھکانا نہ تو اہل و اولاد ہی میں تھا نہ مال ہی میں نہ کسی اور شخص کے گھر میں جب

أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ

حضرت کے پاس صدقہ آتا تھا تو آپ آپ سے اُن کے پاس بھیجدیتے تھے اور خود

مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَ

اوسمیں سے کچھ نہ لیتے تھے ہاں جب ہدیہ آتا تو اونکے پاس پیغام بھیجتے

أَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيْهَا فَسَاءَنِي ذٰلِكَ

خود بھی اوسمیں سے لیتے اور اونہیں بھی شریک کرتے (ابوہریرہ کہتے ہیں) مجھے یہ بات بہت ناگوار معلوم ہوئی

فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ كُنْتُ

میں نے اپنے جی میں کہا بھلا اتنا سا دودھ اہل صفہ میں کیا ہوگا

أَحَقَّ أَنْ أُصِيْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوّٰى

میں اس بات کا زیادہ سزاوار تھا کہ اس دودھ سے کچھ لیکر رات دن کی قوت حاصل کرتا

بِهَا فَإِذَا جَاءَ أَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيْهِمْ وَمَا عَسٰى

اہل صفہ آئیں گے تو حضرت مجھسے ان کے دینے کا حکم فرماینگے پس میں انہیں دیدونگا اور شاید

أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ

مجھے اس دودھ میں سے کچھ بھی حصہ نہ پہونچے گا حالانکہ خدا اور [illegible] کی فرمانبرداری سے

اللّٰہ و طاعۃ رسولہ بُدًّا فاتیتھم فدعوتھم

کوئی چارہ نہ تھا لہذا میں اہل صفہ کے پاس گیا اور انہیں بلا لایا

فاقبلوا فاستاذنوا فاذن لھم واخذوا

اہل صفہ نے آکر اجازت مانگی تو حضرت نے انہیں اجازت دیدی اور وہ

مجالسھم من البیت قال یا ابا ھر قلت لبیک

گھر میں اپنی اپنی جگہ قرینے سے بیٹھ گئے حضرت نے فرمایا ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں

یا رسول اللّٰہ قال خذ فاعطھم فاخذت

اے رسول خدا فرمایا یہ دودھ کا پیالہ لیکر انہیں دے میں نے

القدح فجعلت اعطیہ الرجل فیشرب حتی

پیالہ لیا اور ایک ایک شخص کو دینا شروع کیا جب ایک شخص پی کر سیر ہو جاتا

یروی ثم یرد علی القدح فاعطیہ القدح

تو پیالہ مجھے واپس دیتا اور میں اوسکے پاس والے شخص کو دیتا جب

فیشرب حتی یروی ثم یرد علی القدح حتی

وہ بھی پی کر خوب سیر ہو جاتا تو مجھے پیالہ واپس دیتا یہانتک

انتھیت الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم و

کہ میں سب سے فارغ ہو کر آخر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پہونچا حالانکہ

قد روی القوم کلھم فاخذ القدح فوضعہ

تمام قوم اچھی طرح سیر ہو چکی تھی حضرت نے پیالہ لیکر اپنے دست مبارک پر رکھا

علی یدہ فنظر الی فتبسم فقال یا ابا ھر

اور مجھے دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا ابو ہریرہ!

قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَقِيْتُ اَنَا وَ

میں نے عرض کیا حاضر ہوں اے رسول خدا - فرمایا بس اب ہم اور تم ہی باقی رہ گئے ہیں

اَنْتَ قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُقْعُدْ

میں نے عرض کیا ہاں اے رسول خدا فرمایا بیٹھ جاؤ ۔

فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُّ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ

اور سیر ہو کر پیو - میں بیٹھ گیا اور خوب سیر ہو کر پیا - فرمایا اور پیو میں نے پھر پیا

فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ لَا وَالَّذِىْ

غرضکہ آپ یہی فرماتے رہے کہ اور پیو اور پیو یہاں تک کہ میں نے عرض کیا اس مقدس ذات کی قسم جس نے

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا قَالَ فَاَرِنِىْ

آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب میں اسکی گنجائش نہیں پاتا فرمایا اچھا مجھے دکھاؤ

فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ

میں نے آپ کو پیالہ دے دیا آپ نے خدا کی حمد کی اور بسم اللہ کہکر بچا ہوا دودھ پی لیا

الْفَضْلَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ فِىْ صَحِيْحِهٖ فِىْ كِتَابِ

اس حدیث کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب

الرِّقَاقِ فِىْ بَابِ كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ

الرقاق کے اوس باب میں روایت کیا ہے جسمیں اس بات کا ذکر ہے کہ نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ اَقْبَلْتُ

علیہ وسلم کی معاش کیسی تھی مقداد سے روایت ہے کہ میں

اَنَا وَصَاحِبَانِ لِّىْ وَقَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَ

اور میرے دو رفیق مکہ سے ہجرت کرکے آئے - حالانکہ بھوک کے مارے ہمارے سننے

۲۱۴

أَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا

اور دیکھنے کی قوتیں ہم سے جا چکی تھیں ہم نے اپنے تئیں

عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں پر پیش کرنا شروع کیا

فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَقْبَلُنَا فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

مگر اونمیں سے کوئی ہمیں قبول نہ کرتا تہا۔ آخرکار ہم نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا ثَلَاثَةُ

علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ ہمیں اپنے گھر لیگئے وہاں تین

أَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَلِبُوا

بکریاں بندہی ہوئی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

هٰذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ

ان کا دودھ دوہو یہ ہم تم پیا کریں گے۔ مقداد کہتے ہیں کہ ہم ان کا دودھ دوہتے

إِنْسَانٍ مِنَّا نَصِيبَهُ وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم میں سے ہر آدمی اپنا حصہ تو پی لیتا تہا اور نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ قَالَ فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ

علیہ وسلم کا حصہ اوٹھا رکھتے تہے۔ حضرت کا قاعدہ تہا کہ آپ رات کو تشریف لاتے

فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ

اور اسطرح آہستہ سلام کرتے کہ سوتا آدمی نہ جاگتا اور جاگتا سن لیتا

قَالَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ

مقداد کا بیان ہے کہ پھر حضرت مسجد میں تشریف لے جاتے اور تہجد کی نماز پڑھکر اپنے دودھ کے پاس آتے

فَيَشْرَبُ فَاَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ

اور نوش فرماتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ با وجودیکہ میں اپنا حصہ پی چکا تھا

شَرِبْتُ نَصِيْبِي فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْاَنْصَارَ

شیطان نے آکر کہا کہ محمد ﷺ انصاریوں کے گھر تشریف لے گئے ہیں

فَيُتْحِفُوْنَهٗ وَيُصِيْبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهٖ حَاجَةٌ

وہ آپ کی خدمت کریں گے اور آپ وہاں سے کھا پی کر تشریف لائیں گے جس کی وجہ سے

اِلٰى هٰذِهِ الْجُرْعَةِ فَاَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا فَلَمَّا اَنْ

اس دودھ کی حاجت نہ رہیگی چنانچہ میں وہاں آیا اور اسے پی گیا۔ جب

وَغَلَتْ فِي بَطْنِي وَعَلِمْتُ اَنَّهٗ لَيْسَ اِلَيْهَا سَبِيْلٌ

دودھ میرے پیٹ میں اتر گیا اور مجھے یقین ہوگیا کہ اب مجھے اوسپر کوئی اختیار نہیں رہا

قَالَ نَدَّمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ وَيْحَكَ مَا

(مقداد نے کہا) تو مجھے شیطان نے شرمندہ کرکے کہا تجھ کو خرابی ہو یہ

صَنَعْتَ اَشَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو نے کیا کیا۔ تو نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ پی لیا؟

فَيَجِيْئُ فَلَا يَجِدُهٗ فَيَدْعُوْ عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ

ممکن ہے کہ حضرت بھوکے آئیں اور اپنا حصہ نہ پاکر تیرے حق میں بد دعا کریں پھر تو ہلاک ہو جائے

فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتُكَ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ

اور تیری دنیا و آخرت دونوں تباہ ہو جائیں۔ میرے پاس ایک چادر تھی

اِذَا وَضَعْتُهَا عَلٰى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَاْسِي وَاِذَا وَ

جب میں اس سے پاؤں ڈھانکتا تھا تو سر کھل جاتا تھا اور جب

ضَعَتْهَا عَلٰى رَأْسِيْ خَرَجَ قَدَمَاىَ وَجَعَلَ لَا
سر ڈہانکتا تہا تو پاؤں کھل جاتے تھے غرضکہ
يَجِيْئُنِي النَّوْمُ وَ أَمَّا صَاحِبَاىَ فَنَامَا وَلَمْ
میری نیند اچٹ گئی اور میرے دونوں رفیق پڑے سوتے تھے اونہوں نے وہ
يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
نہیں کیا جو میں نے کیا تہا اتنے میں نبی صلی اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ
علیہ وسلم تشریف لائے اور راوہی دستور سے سلام کیا پھر مسجد میں تشریف لے گئے
فَصَلّٰى ثُمَّ اَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ
اور نماز پڑھ کر دودھ پینے کو آئے۔ برتن کو جو کہولا تو
فِيْهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ الْاٰنَ
اوسمیں کچھ نہ پایا۔ آپ نے آسمان کی طرف سر مبارک اوٹھایا میں نے دل میں کہا کہ بس اب
يَدْعُوْ عَلَيَّ فَاَهْلِكُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ
حضرت مجھے بد دعا دینگے اور میں ہلاک ہو جاؤنگا۔ سو حضرت نے یوں فرمایا خدا وندا جو
اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ قَالَ فَعَمَدْتُ اِلَى
مجھے کھلائے اوسے روزی دے اور جو مجھے پلائے اوسے سیراب کر میں نے یہ دعا سنکر
الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَاَخَذْتُ الشَّفْرَةَ
چادر کی طرف قصد کیا اور اوسے جسم پر باندہ لیا اور ایک بڑی سی چھری لیکر
فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْاَعْنُزِ اَيُّهَا اَسْمَنُ فَاَذْبَحُهَا
بکریوں کی طرف چلا کہ ان میں سے جونسی زیادہ فربہ ہو اوسے

۲۱۵

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ذبح کروں ہاتھ لگاکر جو دیکھتا ہوں تو

حَافِلٌ وَاِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ اِلَى

اون کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے لبریز ہیں پس میں نے

اِنَاءٍ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانُوْا

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے گھروالوں کے اوس برتن کی طرف قصد کیا جو

يَطْمَعُوْنَ اَنْ يَّحْتَلِبُوْا فِيْهِ قَالَ فَحَلَبْتُ فِيْهِ

اس امید پر رکھا گیا تھا کہ اوس میں دودھ دوہا جائے تو میں نے اوس میں

حَتّٰى عَلَتْهُ رُغْوَةٌ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

یہانتک دودھ دوہا کہ جھاگ اوپر چڑھ آئے پھر میں اوسے رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشَرِبْتُمْ شَرَابَكُمُ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا فرمایا کیا تم اپنے حصے پی چکے ہو

اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِشْرَبْ فَشَرِبَ

میں نے عرض کیا اے رسول خدا آپ نوش کیجئے حضرت نے پیکر

ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِشْرَبْ

مجھے دیا میں نے عرض کیا اے رسول خدا اور پیجئے

فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَلَمَّا عَرَفْتُ اَنَّ النَّبِيَّ

آپ نے پھر پیکر مجھے عنایت فرمایا جب میں نے معلوم کرلیا کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوِيَ وَاَصَبْتُ

صلی اللہ علیہ وسلم خوب سیر ہوگئے اور میں نے

دَعْوَتَهُ ضَحِكْتُ حَتّٰى أُلْقِيْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ

آپ کی دعا کی برکت حاصل ہو گئی تو خوشی کے مارے ہنس دیا یہاں تک کہ ہنستے ہنستے زمین پر گر پڑا مقداد نے کہا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ

اے مقداد تیری بدخویوں میں سے ایک بدخوئی یہ بھی ہے۔ میں نے عرض کیا اے رسول خدا

مِنْ أَمْرِيْ كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ

مجھے ایسا ایسا واقعہ پیش آیا اور میں نے ایسا کیا (یعنی حضور کا حصہ پی گیا اور دوبارہ دودھ دوہا)

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دوبارہ دودھ دوہنا نہ تھا مگر خدائے

مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَفَلَا كُنْتَ آذَنْتَنِيْ

بزرگ و برتر کی رحمت تھی۔ بھلا تو نے مجھے پیشتر سے کیوں نہیں جتایا

فَنُوْقِظُ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيْبَانِ مِنْهَا قَالَ فَقُلْتُ

کہ ہم ان دونوں ساتھیوں کو بھی جگا لیتے اور ان کو بھی اس رحمت کا دودھ نصیب ہوتا میں نے عرض کیا

وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُبَالِيْ إِذَا أَصَبْتَهَا

مجھے اس مقدس ذات کی قسم جس نے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ جب آپ نے

وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ رَوَاهُ

اور آپ کے ساتھ میں نے اس رحمت کو پالیا تو مجھے اس بات کی ذرا پرواہ نہیں کہ وہ لوگوں میں سے کسی اور کو بھی نصیب

مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهِ فِيْ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ فِيْ بَابِ

اسے مسلم نے صحیح مسلم کی کتاب الاشربہ باب

۲۱۷

إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَ

اکرام الضیف میں روایت کیا ہے۔ انس سے روایت ہے کہ ایک دفعہ

أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ

مدینہ والوں کو رسول خدا صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ

علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قحط ہوا یکایک حضرت جمعہ کے روز

الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ

خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا اے رسول خدا

هَلَكَتِ الْكُرَاعُ وَهَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ

گھوڑے ہلاک ہو گئے بکریاں مر گئیں آپ خدا سے دعا کیجئے

يَسْقِينَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ السَّمَاءَ

کہ ہمیں سیراب کرے حضرت نے دست مبارک اٹھا کر دعا کی انس کہتے ہیں اور آسمان

لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا

شیشہ کی طرح بالکل صاف تھا یعنی بدلی کا نشان تک نہ تھا۔ یکایک ایسی ہوا چلی کہ بادل ہو کر آئے

ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا

ابر جمع ہو گیا اور آسمان نے اپنے دہانے چھوڑ دیئے ہم وہاں سے نکلکر

نَخُوضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ

پانی روندتے ہوئے چلے یہاں تک کہ اپنے گھروں میں آ گئے اور

نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ

آئندہ دوسرے جمعہ تک لگاتار پانی پڑتا رہا پھر بعد وہی

الرجل او غيره فقال يا رسول الله

یا کوئی دوسرا شخص حضرت کے سامنے کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا اے رسول خدا

تهدمت البيوت فادع الله يحبسه فتبسم

تمام گھر ڈوبے گئے خدا سے دعا کیجئے کہ مینہہ تھام دے حضرت نے مسکرا کر

ثم قال حوالينا ولا علينا فنظرت الى السحاب

فرمایا خداوندا ہمارے آس پاس برسا ہم پر نہ برسا انس کہتے ہیں میں نے جو ابر کو دیکھا

تصدع حول المدينة كأنها اكليل رواه

تو وہ پھٹ کر مدینہ کے ارد گرد چلا گیا اور مدینہ تاج سا نظر آنے لگا

البخاري في صحيحه في كتاب الانبياء في باب

بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء باب

علامات النبوة وعن ابي سلمة قال

علامات النبوۃ میں روایت کیا ہے ابوسلمہ سے روایت ہے کہ

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ

يأكل الهدية ولا يقبل الصدقة فاهدت

ہدیہ تو قبول کر کے اوس میں سے تناول فرمایا کرتے اور صدقہ قبول نہ فرماتے تھے ایک دفعہ

له امرأة من يهود خيبر شاة مصلية فتناول

خیبر کی یہودیوں میں سے ایک عورت نے آپ کے لئے بھنی ہوئی بکری ہدیۃً بھیجی آپ نے

منها وتناول منها بشر بن البراء ثم رفع النبي

اور آپ کے ساتھ بشر بن براء نے اوس میں سے تناول کیا پھر نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے سے دست مبارک اوٹھا کر فرمایا

هٰذِهٖ تُخْبِرُنِيْ اَنَّهَا مَسْمُوْمَةٌ فَمَاتَ بِشْرُ بْنُ

یہ بکری مجھے خبر دے رہی ہے کہ اسمیں زہر قاتل ملا ہوا ہے اتنے میں بشر بن

الْبَرَاءِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

براء فوت ہو گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو پیام بھیجا

مَا حَمَلَكِ عَلٰى مَا صَنَعْتِ فَقَالَتْ اِنْ كُنْتَ

کہ تجھے اس کام پر کس نے اوبھارا اکسایا۔ اوسنے کہا اوس سے میری یہ غرض تھی کہ اگر

نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ شَيْءٌ وَّاِنْ كُنْتَ مَلِكًا اَرَحْتُ

آپ نبی ہیں تو آپکو اس سے کچھ نقصان نہ پہونچیگا اور اگر بادشاہ ہیں تو میں

النَّاسَ مِنْكَ فَقَالَ فِيْ مَرَضِهٖ مَا زِلْتُ

لوگوں کو تم سے راحت دوں پس حضرت نے مرض وفات میں فرمایا کہ

مِنَ الْاُكْلَةِ الَّتِيْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهٰذَا اَوَانُ

میں اس لقمہ کی ہمیشہ تکلیف پاتا رہا جو میں نے خیبر میں کھایا تھا تو یہ وقت

انْقِطَاعِ اَبْهَرِيْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ فِيْ اَوَائِلِ

میرے دل کی رگ کٹ جانے کا وقت ہے اس حدیث کو دارمی نے

سُنَنِهٖ فِيْ بَابِ مَا اَكْرَمَ اللّٰهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

سنن دارمی کی شروع میں اوس باب میں روایت کیا ہے جسمیں اس بات کا مذکور ہے کہ خدا نے نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَلَامِ الْمَوْتٰى وَعَنْ جَابِرٍ

علیہ وسلم کی بزرگی مردوں کے بول اوٹھنے سے ظاہر کی جابر

ابن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ابن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یقوم یوم الجمعۃ الی شجرۃ او نخلۃ
جمعہ کے دن کھجور یا کسی اور درخت کے تنہ پر سہارا دیکر کھڑے ہوا کرتے تھے
فقالت امرأۃ من الانصار او رجل یا رسول
انصاریں کی ایک عورت یا مرد نے عرض کیا یا رسول
اللہ الا نجعل لک منبرا قال ان شئتم فجعلوا
خدا کیا ہم آپ کے لیئے ایک منبر طیار کردیں حضرت نے فرمایا تمہاری خوشی چنانچہ انہوں نے
لہ منبرا فلما کان یوم الجمعۃ دفع الی
آپ کے لیئے ایک منبر بنا کھڑا کیا۔ جمعہ کا دن ہوا تو آپ منبر کیطرف تشریف لیگئے
المنبر فصاحت النخلۃ صیاح الصبی ثم
اسپر کھجور کے تنہ نے فریاد کی جیسے کوئی چھوٹا بچہ فریاد کرتا ہے۔ اسکے رونے کی آواز سنکر
نزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فضمہا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اوتر آئے اور سینے سے چپٹا لیا
الیہ تئن انین الصبی الذی یسکت قال کانت
تو اسنے ویسا ہی رونا اور سسکیاں لینی شروع کیں جیسا بچہ چپ کرانے وقت سسکیاں لیتا ہے حضرت نے فرمایا
تبکی علی ما کانت تسمع من الذکر عندہا
وہ کھجور کا تنہ اوس ذکر کے گم ہونے پر روتا تھا جو اپنے پاس سنا کرتا تہا
وعنہ قال کان المسجد مسقوفا علی جذوع
نیز جابر سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی چھت کھجور کے تنوں پر ٹکی ہوئی تھی

مِنْ نَخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا خَطَبَ يَقُوْمُ إِلٰى جِذْعٍ مِّنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ

جب خطبہ پڑھتے تو اون تنوں میں سے جو ستونوں کی جگہ تھے ایک تنہ پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو جاتے جب آپ کیلئے

الْمِنْبَرُ فَكَانَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ

منبر بنایا گیا اور آپ اوس پر جلوہ فرما ہوئے تو ہم نے اوس تنہ سے

صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى

ایک ایسی آواز سنی جیسے دس مہینے کی گیابھن اونٹنی کی آواز ہوتی ہے یہاں تک کہ نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ

اللہ علیہ وسلم نے آکر اوس پر اپنا دست مبارک رکھا تو وہ چپکا ہو گیا

رَوَاهُمَا الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيْحِهِ فِي كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ

ان دونوں حدیثوں کو بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء

فِي بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ وَعَنْ صَالِحِ بْنِ

باب علامات النبوۃ میں روایت کیا ہے صالح بن

حَيَّانَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ

حیان ابن بریدہ سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ قَامَ فَأَطَالَ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا کرتے اور بہت دیر تک

الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَأُتِيَ بِجِذْعِ نَخْلَةٍ

کھڑے رہتے یہ طول طویل قیام آپ پر نہایت شاق گذرتا۔ لوگ کھجور کا ایک تنہ لائے

فحفر له واقيم الی جنبه قائما النبی صلی

پھر اوس کے لئے زمین کھودی گئی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے

اللہ علیہ وسلم فکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اوسے آپ کے پہلو میں کہڑا کیا: نبی صلے اللہ علیہ وسلم

اذا خطب فطال القیام علیہ استند الیہ

جب خطبہ پڑھتے اور بہت دیر تک کہڑے رہتے تو پشت مبارک اوس سے لگا لیتے

فاتکا علیہ فبصر بہ رجل کان ورد المدینۃ

اور اوس پر سہارا دیکر کہڑے رہتے۔ بس ایک شخص نے جو مدینہ میں آیا تہا آسے دیکہا

فراٰہ قائما الی جنب ذلک الجذع فقال لمن

آنحضرت کو اوس تنہ کے پہلو میں کہڑا دیکہہ کر اپنے

یلیہ من الناس لو اعلم ان محمدا یحمدنی فی

پاس: والے کسی سے کہا کہ اگر مجھے یہ بات معلوم ہو جاتی کہ محمد اس چیز میں میری تعریف کرینگے

شیٔ یرفق بہ لصنعت لہ مجلسا یقوم علیہ

جو آپ کے لئے سود مند واقع ہوگی تو میں آپکے لئے ایک ایسی نشستگاہ بناتا جسپر آپ قیام فرماتے

فان شاء جلس ما شاء وان شاء قام فبلغ ذلک

پھر اگر چاہتے بیٹھ جاتے جبتک بیٹھنا منظور ہوتا اور اگر چاہتے کہڑے ہو جاتے یہ خبر

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ائتونی بہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو فرمایا اوسے میرے پاس لے آؤ

فاتوہ بہ فامرہ ان یصنع لہ ھذہ المراقی

لوگ آپ کے پاس لائے تو فرمایا ہمارے لئے

۲۲۳

الثلث أو الأربع هي الآن في منبر المدينة

تین یا چار زینے کا ایک ممبر تھا وہ جو اسوقت مدینہ کے ممبر ہیں ۴

فوجد النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك

(الغرض اس قسم کا ممبر بنایا گیا) اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسمیں آسایش پائی

راحة فلما فارق النبي صلى الله عليه وسلم

لیکن جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے تنہ سے مفارقت کر کے

الجذع وعمد إلى هذه التي صنعت له جزع

اوس ممبر کیطرف عزم کیا جو آپ کے لئے بنایا گیا تھا تو تنہ نے

الجذع فحن كما تحن الناقة حين فارقه النبي

جزع فزع شروع کی اور ایسا نالہ کیا جیسا کہ اونٹنی کرتی ہے جسوقت کہ نبی

صلى الله عليه وسلم فزعم ابن بريدة عن

صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے مفارقت کی ابن بریدہ نے

أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم حين سمع

اپنے باپ سے یہ بات یقینی طور پر معلوم کی ہے کہ نبی صلی اللہ وسلم نے جبکہ ہی

حنين الجذع رجع إليه فوضع يده عليه وقال

تنہ کے نالہ کرنے کی آواز سنی فوراً آپ اوسکی طرف پلٹ آئے اور اسپر اپنا دست مبارک رکھکر فرمایا

اختر أن أغرسك في المكان الذي كنت

چاہے تو اس بات کو پسند کر لے کہ میں تجھے اوسی جگہہ لگادوں جہاں تو تھا

فيه فتكون كما كنت وإن شئت أن أغرسك

پھر تو ویسا ہی ہوجائے جیسا کہ پیشتر تھا اور چاہے تو تجھے جنت میں لگادوں

في الجنة فتشرب من انهارها وعيونها فيحسن

پھر تو جنت کی نہروں اور چشموں سے سیراب ہو اور تیرا اگنا بہت اچھا ہو

نبتك وتثمر فياكل اولياء الله من ثمرك ونخلك

تو پھلے پھولے اور خدا کے دوست تیری پھل اور نخل سے سیر ہو کر کھائیں

فعلت فزعم انه سمع من النبي صلى الله عليه وسلم

تو میں ایسا کروں۔ راوی کا اعتقاد ہے کہ اوس کھجور کے تنہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت سنی

وهو يقول له نعم قد فعلت مرتين فسال النبي

حالانکہ آپ اوس سے کہتے جاتے تھے ہاں ہاں میں نے ایسا کیا دو بار۔ جب نبی

صلى الله عليه وسلم فقال اختار ان اغرسه

صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا تو فرمایا اوس نے اس بات کو پسند کیا کہ میں اسے

في الجنة وعن ابن عباس ان النبي صلى الله

جنت میں لگا دوں ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عليه وسلم كان يخطب الى جذع قبل ان

علیہ وسلم کھجور کے تنہ کے پہلو میں خطبہ پڑھا کرتے تھے اس سے پیشتر

يتخذ المنبر فلما اتخذ المنبر وتحول اليه حن

کہ آپ ممبر کو پسند کریں لیکن جب آپنے ممبر پسند کیا اور اوسکی طرف تشریف لیگئے تو

الجذع فاحتضنه فسكن وقال لو لم احتضنه

کھجور کے تنہ نے ایک نہایت درد آمیز نالہ کیا۔ آپنے اوسے گلے سے لگایا تو وہ چپکا ہوگیا اور فرمایا کہ اگر میں اوسے گلے سے نہ لگاتا

لحن الى يوم القيمة وفي رواية الطفيل بن

تو قیامت تک نالہ کرتا رہتا طفیل بن

۲۳۵

أبي بن كعب عن أبيه فلما جاء رسول الله

ابی بن کعب جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اوسمین یون ہے کہ جب رسول خدا

صلى الله عليه وسلم يريد المنبر مر عليه فلما

صلے اللہ علیہ وسلم نے ممبر پر جلوہ افروز ہونا چاہا تو کھجور کے تنہ کے پاس سے ہوکر گزرنے جب

جاوزه خار الجذع حتى تصدع وانشق فرجع

اوس سے آگے بڑھے تو وہ بیل کیطرح یہانتک ڈکرایا کہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا پس

إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فمسحه

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف لوٹ آئے اور اوسے اپنے دست مبارک سے چھوا

بيده حتى سكن ثم رجع إلى المنبر قال فكان

یہانتک کہ وہ خاموش ہوگیا اون بعد آپنے ممبر کیطرف رخ کیا - راوی کا بیان ہے کہ حضرت کا قاعدہ تھا

إذا صلى صلى إليه فلما هدم المسجد أخذ ذلك

کہ جب نماز پڑھتے تو اوسکی طرف منہ کرکے پڑھتے - جب مسجد ڈھا دی گئی تو اس

أبي بن كعب فلم يزل عنده حتى بلي

بوسیدہ تنہ کو ابی بن کعب نے لیلیا اور وہ ہمیشہ اونکے پاس رہا یہانتک کہ کہنہ ہوگیا

فأكلته الأرضة وعاد رفاتا وعن أبي الوداك

اور گھن اوسے کہا گیا اور چورا چورا ہوگیا ابو الوداک

عن أبي سعيد قال كان رسول الله صلى الله

ابو سعید سے روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ

عليه وسلم يخطب إلى لزق جذع فأتاه رجل

علیہ وسلم کھجور کے تنہ کے پہلو مین کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا کرتے تھے ایک رومی مرد آپکے پاس آیا

۲۲۷

زَوْجِیْ فَقَالَ اَصْنَعُ لَکَ مِنْبَرًا تَخْطُبُ عَلَیْهِ فَصَنَعَ

اور عرض کیا میں آپکے لئے ایک ایسا ممبر بنا دوں جسپر آپ خطبہ پڑھا کریں چنانچہ اوسنے

لَهُ مِنْبَرًا هٰذَا الَّذِیْ تَرَوْنَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ عَلَیْهِ النَّبِیُّ

حضرت کیواسطے ممبر بنایا - یہی ممبر جسے تم دیکھتے ہو - ابو سعید کا بیان ہے کہ جب نبی

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ حَنَّ الْجِذْعُ حَنِیْنَ

صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کیلئے اوس ممبر پر کھڑے ہوئے تو کھجور کے تنہ نے ویسا نالہ کیا

النَّاقَةِ اِلٰی وَلَدِهَا فَنَزَلَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

جیسے اونٹنی اپنے بچہ کیطرف کیا کرتی ہے اور اوسکا یہ نالہ سنکر رسول خدا صلے اللہ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُ اِلَیْهِ فَسَکَنَ فَاَمَرَ بِهِ اَنْ یُّحْفَرَ لَهُ

علیہ وسلم کھجور کے تنہ کیطرف اوتر آئے اور اوسے اپنے گلے سے لگا لیا وہ خاموش ہو گیا - پھر آپنے اوسکیلئے گڑھا کھودنے

وَیُدْفَنَ وَفِیْ رِوَایَةِ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ

اور اوسکے دفن کیے جانے کا حکم کیا اسحٰق بن ابی طلحہ جو انس

ابْنِ مَالِکٍ فَلَمَّا قَعَدَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بن مالک سے روایت کرتے ہیں اونمیں یون ہے کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم

عَلٰی ذٰلِکَ الْمِنْبَرِ خَارَ الْجِذْعُ کَخُوَارِ الثَّوْرِ حَتّٰی ارْتَجَّ

اوس ممبر پر بیٹھے تو کھجور کے تنہ نے بیل جیسی آواز نکالی یہانتک کہ

الْمَسْجِدُ حُزْنًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

مسجد نبوی گونج اوٹھی اور اوس رنج و غم کیوجہ سے جو اوسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی پر ہوا

فَنَزَلَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ

پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ممبر سے اوتر کر اوسکے پاس آئے

الْمِنْبَرُ فَالْتَزَمَهُ وَهُوَ يَخُورُ فَلَمَّا الْتَزَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ

اور اوسے گلے سے لگا لیا حالانکہ وہ بیل جیسی آواز نکال رہا تھا۔ جب رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَنَتْ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسے گلے سے لگایا تو چپکا ہو گیا پھر حضرت نے فرمایا اس مقدس ذات کی قسم کہ

مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَمْ أَلْتَزِمْهُ لَمَا زَالَ هٰكَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

دست قدرت مین محمد کی جان ہے اگر مین اسے گلے سے نہ لگاتا تو قیامت تک یون ہی ڈکراتا رہتا

حُزْنًا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ

اس رنج واندوہ کی وجہ سے جو اوسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مفارقت پر ہوا تھا بعد

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِنَ رَوَى

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے دفن کیے جانے کا حکم فرمایا

الدَّارِمِيُّ الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي أَوَائِلِ سُنَنِهِ فِي بَابِ

ان چارون حدیثون کو دارمی نے شروع سنن دارمی - باب

مَا أَكْرَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَنِينِ الْمِنْبَرِ وَقَالَ

ما اکرم النبی صلے اللہ علیہ وسلم بحنین المنبر مین روایت کیا ہے اور

اللّٰهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْقَمَرِ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ

اللہ تعالے نے سورہ قمر مین فرمایا کہ قیامت پاس آ گئی اور

الْقَمَرُ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ

چاند شق ہو گیا۔ اور اگر یہ لوگ کوئی سا بھی معجزہ دیکھین تو اوس سے روگردانی کرکے کہیں یہ ایک جادو ہے جو سلسلے

وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝

اور ان لوگون نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اپنی نفسانی خواہشون کی پیروی کی اور ہر کام کا ایک وقت ٹھہرا ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ

ابن مسعود سے روایت ہے کہ زمانہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اوپر رہا

وَفِرْقَةٌ دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور دوسرا ٹکڑا پہاڑ کے نیچے آرہا - اسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اشْهَدُوا وَعَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْشَقَّ

لوگو! گواہ رہو - ابو معمر - عبد اللہ سے روایت کرتے ہین - عبد اللہ نے کہا

الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ

کہ چاند شق ہوا اور ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے تو وہ

فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا اشْهَدُوا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ

دو ٹکڑے ہوگیا - حضرت نے ہم سے فرمایا کہ گواہ رہو قتادہ

أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمْ

انس سے روایت کرتے ہین انس نے کہا کہ مکیون نے سوال کیا کہ حضرت انہین کوئی معجزہ دکھائین آپنے انہین

انْشِقَاقَ الْقَمَرِ رَوَى الْبُخَارِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ

چاند کا شق ہو جانا دکھایا ان تینون حدیثون کو بخاری نے

فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ التَّفْسِيرِ فِي تَفْسِيرِ سُورَةِ

صحیح بخاری کی کتاب التفسیر سورہ

اقتربت الساعة ورواها مسلم مع تغير يسير في

اقتربت الساعة کی تفسیر مین اور مسلم نے تہوڑے سے لفظی تغیر کے ساتہ

بعض الالفاظ في صحيحه في كتاب التوبة في باب

صحیح مسلم کی کتاب التوبہ باب

انشقاق القمر وفي رواية قتادة عن انس عند مسلم

انشقاق القمر مین روایت کیا ہے اور مسلم کے نزدیک قتادہ کی روایت انس سے ہے

فاراهم انشقاق القمر مرتين

اوسمین یون ہے کہ حضرت نے اونہین دو دفعہ شق القمر کا معجزہ دکہایا

الباب الرابع عشر في المعراج قال الله تعالى

چودہوان باب معراج کے بیان مین۔ خدا تعالی نے

في اول سورة بني اسرائيل سبحن الذي اسرى

سورہ بنی اسرائیل کے شروع مین فرمایا کہ خدا عجز کے عیب سے پاک ہے جو

بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى

اپنے بندہ کو راتون رات مسجد حرام سے بیت المقدس کی مسجد تک لیگیا

الذي بركنا حوله لنريه من ايتنا انه هو السميع

جسکے گرد اگرد ہمنے برکتین دی رکہی ہین تاکہ ہم اوسے اپنی قدرت کے چند نمونے دکہائین بیشک وہ سننے والا

البصير وقال الله تعالى في الركوع السادس

دیکہنے والا ہے اور اللہ تعالی نے سورہ مذکورہ کے چہٹے رکوع مین فرمایا

من السورة المذكورة وإذ قلنا لك إن ربك

اور اے پیغمبر اوس وقت کو یاد کرو جب ہمنے تم سے فرمایا کہ تمہارے رب نے

أحاط بالناس وما جعلنا الرؤيا التي أريناك إلا

لوگون کو ہر طرف سے گھیر رکھا ہے اور خواب جو ہمنے تمہین دکھایا تو بس

فتنة للناس والشجرة الملعونة في القرآن ونخوفهم

لوگونکی جانچ کا ذریعہ ٹہرایا اور اسیطرح تہور کے درخت کو جسپر قرآن مین لعنت کیگئی ہے اور ہم انہین

فما يزيدهم إلا طغيانا كبيرا وعن ابن عباس

لیکن ہمارا ڈرانا اونکی سرکشی کو اور بڑہاتا ہے ۔ حضرت ابن عباس سے

في قوله تعالى وما جعلنا الرؤيا التي أريناك إلا

خدا تعالی کے کلام پاک وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا

فتنة للناس قال هي رؤيا عين أريها رسول

فتنة للناس کی تفسیر مین روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ اس سے آنکھ کا دیکھنا مراد ہے جو رسول

الله صلى الله عليه وسلم ليلة أسري به إلى بيت

الله صلے الله علیه وسلم کو اوس رات مین دکھایا گیا جسمین خدا آپکو بیت المقدس تک لیگیا

المقدس قال والشجرة الملعونة في القرآن قال

ابن عباس نے کہا اور وہ درخت جسپر قرآن مین لعنت کی گئی ہے

هي شجرة الزقوم رواه البخاري في صحيحه في

تہور کا درخت ہے اسے بخاری نے صحیح بخاری کی

كتاب الأنبياء في باب المعراج ورواه الترمذي

کتاب الانبیا باب معراج مین اور ترمذی نے

في جامعه في تفسير سورة بني اسرائيل وقال

جامع ترمذی کے باب تفسیر سورۂ بنی اسرائیل میں روایت کرکے کہا ہے

هذا حديث حسن صحيح وعن انس ان النبي

کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ انس رض سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم اتي بالبراق ليلة اسري به

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شب معراج میں براق لایا گیا

ملجما مسرجا فاستصعب عليه فقال له جبرئيل

منہ پر لگام چڑھی ہوئی پشت پر زین کسا ہوا براق نے حضرت سے سرکشی کی تو جبرئیل نے اوس سے کہا

أبمحمد تفعل هذا فما ركبك احد اكرم على الله

کیا تو محمد سے سرکشی کرتا ہے تجھ پر کوئی ایسا شخص سوار نہیں ہوا جو خدا کے نزدیک حضرت سے زیادہ بزرگ ہو

منه قال فارفض عرقا رواه الترمذي في جامعه

راوی کا بیان ہے کہ براق نے یہ سنکر پسینہ ڈالدیا - اسے ترمذی نے جامع ترمذی کے

في تفسير السورة المذكورة وقال هذا حديث

سورہ مذکورہ کی تفسیر میں روایت کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث

حسن غريب ولا نعرفه الا من حديث عبد الرزاق

حسن غریب ہے اور ہم اسے بجز حدیث عبد الرزاق کے اور کسیطرح نہیں پہچانتے

وعن قتادة عن انس بن مالك عن مالك بن

قتادہ انس بن مالک اور وہ مالک بن صعصعہ سے روایت کرتے ہیں

صعصعة ان نبي الله صلى الله عليه وسلم حدثهم

کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کے احوال سے صحابہ کو اطلاع دی

عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ

کہ جس حالت میں میں حطیم اور کبھی آپ نے یوں فرمایا کہ میں

فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ

حجر میں لیٹا ہوا تھا کہ دفعتًا ایک آنے والے (جبرئیل) نے آکر سینہ چاک کیا قتادہ کہتے ہیں میں نے انس

يَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ

کہتے سنا کہ اس نے یہاں سے یہاں تک چیر ڈالا پھر میں نے جارود سے کہا

وَهُوَ اِلٰى جَنْبِيْ مَا يَعْنِيْ بِهٖ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى

جو میری پہلو ہی میں بیٹھے تھے کہ انس کی اس سے کیا مراد ہے کہا گلے کے نیچے سے

شِعْرَتِهٖ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مِنْ قَصِّهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ

زیر ناف تک - اور میں نے انس کو کہتے سنا کہ سینہ کے اوپر سے زیر ناف تک چیرا اور

قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءَةٍ اِيْمَانًا

میرا دل نکالا ازاں بعد ایک سونے کا طشت ایمان سے بھرا ہوا میرے سامنے لایا گیا

فغسل قلبي ثم حشي ثم أعيد ثم أتيت بدابة

پھر میرا دل دھویا گیا اور اسمیں ایمان بھر کر جہاں کا تہاں کہدیا گیا پھر میرے سامنے ایک سفید جانور لایا گیا

دون البغل وفوق الحمار أبيض فقال له الجارود

جو خچر سے نیچا گدھے سے اونچا تھا جارود نے انس سے کہا

هو البراق يا أبا حمزة قال أنس نعم يضع خطوه

اے ابو حمزہ کیا وہ مرکب براق تھا - انس نے کہا ہاں وہ براق

عند أقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بي جبريل

اپنے مد نظر پر قدم ڈالتا تھا سو اوسپر میں سوار کیا گیا اور مجھے جبرئیل لیچلے

حتى أتى السماء الدنيا فاستفتح فقيل من هذا

یہانتک کہ پہلے آسمان پاس پہنچے تو جبرئیل نے آسمان کا دروازہ کہلوانا چاہا چوکیدار نے کہا یہ کون ہے

قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل

کہا میں ہوں جبرئیل کہا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہیں جبرئیل نے کہا محمد کہا گیا

وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم

اور کیا وہ بلائے گئے ہیں جبرئیل نے کہا ہاں - کہا گیا خوب ہی آئے اور بہت ہی اچھا

المجيء جاء ففتح فلما خلصت فإذا فيها آدم فقال

آنا آئے - چنانچہ دروازہ کہولا گیا جب میں اندر داخل ہوا تو اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں آدم ہیں جبرئیل نے کہا

هذا أبوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام

یہ تمہارے باپ آدم ہیں انہیں سلام کیجیے میں نے سلام کیا اور اونہوں نے سلام کا جواب دیا

ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح

پھر ان بعد کہا نیک بخت فرزند اور صالح نبی کو مرحبا

ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ

پھر جبرئیل اوپر چڑھے یہانتک کہ دوسرے آسمان کے پاس آکر اوسکا دروازہ کھلوانا چاہا چوکیدار بولا

هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ

یہ کون ہے جبرئیل نے جواب دیا میں ہوں جبرئیل کہا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہیں کہا محمد کہا گیا

وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ

اور کیا او نہیں بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا گیا ۔ اوسے مرحبا خوب آنا

جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ

آیا چنانچہ دروازہ کھولا گیا جب دوسرے آسمان پر پہنچا تو اچانک یحیی اور عیسی کو دیکھا جو خالہ زاد بھائی ہیں

قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ

جبرئیل نے کہا یہ یحیی اور عیسے ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا اور اونہوں نے جواب سلام دیکر

قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ

کہا نیک بخت بھائی اور صالح نبی کو مرحبا ۔ ازاں بعد جبرئیل

بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ

مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے چڑھے اور دروازہ کھلوانا چاہا چوکیدار بولا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا

جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ

میں ہوں جبرئیل کہا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہیں ۔ کہا محمد ۔ کہا گیا اور کیا وہ بلائے گئے ہیں

اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا

کہا ہاں کہا گیا مرحبا اچھا آنا آئے چنانچہ دروازہ کھولا گیا جب

خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ

میں وہاں پہنچا تو دیکھتا ہوں کہ یوسف کھڑے ہیں میں جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہیں انہیں سلام کیجئے

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ

میں نے سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیکر کہا نیک بخت بھائی اور صالح نبی کو مرحبا

الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ

اسکے بعد جبرئیل مجھے چوتھے آسمان کی طرف لے چڑھے اور دروازہ کھلوانا چاہا

قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ

چوکیدار بولا یہ کون ہے ۔ جبرئیل نے کہا ۔ میں ہوں جبرئیل کہا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہیں کہا محمد

قِيلَ أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ

کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے ۔ کہا ہاں ۔ کہا گیا مرحبا خوب آنا

جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيسَ قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ

آئے چنانچہ دروازہ کھولا گیا جب میں ادریس کے پاس پہنچا تو جبرئیل بولے یہ ادریس ہیں

فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ

انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیکر کہا نیکبخت بھائی

الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ

اور صالح نبی کو مرحبا پھر جبرئیل مجھے لے چڑھے یہانتک کہ پانچویں

الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ

آسمان کے پاس پہنچکر دروازہ کھلوانا چاہا چوکیدار بولا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل کہا گیا اور

مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ

تمہارے ساتھ کون ہیں ۔ کہا محمد ۔ کہا گیا اور کیا وہ بلائے گئے ہیں کہا ہاں کہا گیا

مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ

مرحبا خوب آنا آئے ۔ جب وہاں پہنچا تو ہارون کو دیکھا

قال هذا هارون فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال

جبریل نے کہا یہ ہارون ہیں انہیں سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا

مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى

نیکبخت بھائی اور صالح نبی کو مرحبا۔ اس کے بعد جبریل مجھے لے چڑھے یہاں تک کہ

اتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل

چھٹے آسمان کے پاس آکر دروازہ کھلوانا چاہا۔ چوکیدار بولا یہ کون ہے۔ کہا میں جبریل ہوں

قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم

کہا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہیں۔ کہا محمد۔ کہا گیا اور کیا وہ بلائے گئے ہیں کہا ہاں

قال مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا موسى

بولا مرحبا اچھا آنا آئے جب میں وہاں پہنچا تو موسی کو دیکھتا ہوں

۲۳۷

قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال

جبریل نے کہا یہ موسی ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا

مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح فلما تجاوزت بكى

نیکبخت بھائی اور صالح نبی کو مرحبا۔ جب میں وہاں سے ہٹا تو موسی رو پڑے

قيل له ما يبكيك قال ابكي لان غلاما بعث بعدي

کسی نے کہا موسی! تمہارے رونے کا سبب؟ کہا میں اسلئے روتا ہوں کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا

يدخل الجنة من امته اكثر من يدخلها من امتي

جسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ جنت میں جائینگے

ثم صعد بي الى السماء السابعة فاستفتح جبريل

پھر جبریل مجھے ساتویں آسمان کی طرف لے چڑھے اور دروازہ کھلوانا چاہا

قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد

پھر کیدار بولا یہ کون ہے - جبرئیل بولے میں ہوں جبرئیل - کہا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہیں کہا محمد

قيل وقد بعث اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجي

کہا گیا اور کیا وہ بلائے گئے ہیں - کہا ہاں - بولا مرحبا خوب آنا

جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك

آئے جب میں وہاں پہنچا تو دیکھتا ہوں ابراہیم کھڑے ہیں - جبرئیل نے کہا یہ تمہارے باپ ہیں

فسلم عليه قال فسلمت عليه فرد السلام قال مرحبا

انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیکر کہا

بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت الى سدرة المنتهى

نیکبخت فرزند اور صالح نبی کو مرحبا پھر میں سدرۃ المنتہی کیطرف پہنچایا گیا -

فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل اذان

اسکے بیر ایسے تھے جیسے ہجر کے مٹکے اور پتے جیسے ہاتھیوں کے

الفيلة قال هذه سدرة المنتهى واذا اربعة انهار نهران

کان جبرئیل نے کہا یہی سدرۃ المنتہی ہے اور وہاں چار نہریں بہہ رہی تھیں دو نہریں

باطنان ونهران ظاهران فقلت ما هذان يا جبرئيل

چھپی دو کھلی میں نے کہا اسے جبرئیل یہ کیا ہیں

قال اما الباطنان فنهران في الجنة واما الظاهران

جبرئیل نے کہا کہ چھپی ہوئی دو نہریں بہشت کی نہریں ہیں اور کھلی نہریں

فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم

نیل اور فرات ہیں پھر مجھے بیت المعمور نمودار ہوا

أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ

پھر ان کے بعد میرے پاس ایک برتن شراب اور ایک برتن دودھ اور ایک برتن شہد کا بھرا ہوا لایا گیا

فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ

میں نے دودھ کا برتن لے لیا تو جبرئیل نے کہا یہ دودھ پیدائشی دین کی نشانی ہے جس پر آپ اور آپ کی امت ہے

فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ

پھر مجھ پر ہر دن میں پچاس وقت کی نمازیں فرض ہوئیں جب میں وہاں سے پلٹا

فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قَالَ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ

تو میرا گزر موسیٰ پر ہوا - اونہوں نے کہا تمہیں کس چیز کا حکم ہوا میں نے کہا مجھے ہر دن پچاس

صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ

نماز دن کا حکم ہوا ہے موسیٰ بولے کہ تمہاری امت سے ہر روز

صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَ

پچاس وقت کی نماز نہو سکے گی قسم خدا کی میں تم سے پیشتر لوگوں کو آزما چکا ہوں اور

عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ

بنی اسرائیل کا بڑی بڑی تدبیروں سے علاج کر چکا ہوں تم اپنے رب پاس پلٹ جاؤ

فَسَئَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا

اور اپنی امت کیلئے آسانی مانگو - چنانچہ میں واپس گیا تو خدا نے مجھ سے دس وقت کی نمازیں معاف کردیں

فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا

پھر جو موسیٰ کی طرف پلٹا اور اونہوں نے وہی کہا میں پھر خدا کی طرف پلٹ گیا اور خدا نے اور دس نمازیں معاف کردیں

فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا

میں پھر موسیٰ کے پاس پلٹ کر آیا اور اونہوں نے پھر وہی کہا میں پھر خدا کے پاس گیا تو مجھ سے اور دس نمازیں معاف کردیں

فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ

مین پھر موسیٰ کی طرف پلٹ کر آیا اور انہون نے وہی بات کہی - مین پھر خدا کے پاس گیا اور مجھے

صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ

ہر روز دس نمازون کا حکم ہوا - جب پھر مین موسیٰ کی طرف پلٹا تو انہون نے وہی کہا پھر مین پلٹ گیا تو

بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا

ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا - جب مین پلٹ کر موسیٰ کے پاس آیا تو کہا

أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ

تمہین کیا حکم ہوا - مین نے کہا ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا کہا تمہاری امت سے

لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ

ہر روز پانچ نمازین بھی نہ نبھہ سکین گی کیونکہ مین نے لوگون کو

قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ

تم سے پہلے آزمایا ہے اور بنی اسرائیل کا بڑی بڑی تدبیرون سے علاج کر چکا ہون تو تم

إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى

اپنے رب کے پاس پھر جاؤ اور اپنی امت کیلئے آسانی مانگو حضرت نے فرمایا کہ مین اپنے رب سے سوال کرتا گیا حتی کہ

اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنِّي أَرْضَى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ

مین شرما گیا - لیکن مین راضی ہوتا اور تسلیم کرتا ہون - فرمایا کہ جب مین وہان سے آگے بڑھا

نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي رَوَاهُ

تو ایک منادی نے پکار دیا کہ مین نے اپنا فرض جاری کیا اور اپنے بندون سے بوجھ ہلکا کر دیا ہے

الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ فِي بَابِ الْمِعْرَاجِ

بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء باب معراج مین

ورواه مسلم مع اختصار وتغاير في بعض الالفاظ في

اور مسلم نے نہایت اختصار اور کچھ لفظی تغیر کے ساتھ

صحيحه في كتاب الايمان في باب الاسراء وعن ابي سلمة

صحیح مسلم کی کتاب الایمان باب الاسرا مین روایت کیا ہے - ابو سلمہ

ابن عبد الرحمن سمعت جابر بن عبد الله انه سمع رسول

بن عبد الرحمن سے روایت ہے وہ کہتے ہین مین نے جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ اونہون نے رسول

الله صلى الله عليه وسلم يقول لما كذبني قريش قمت

خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب قریش نے مجھے (معراج کے مقدمہ مین) جھٹلایا تو مین

في الحجر فجلى الله لي بيت المقدس فطفقت اخبرهم

حطیم مین کھڑا ہوگیا - خدا تعالی نے بیت المقدس مجھپر ظاہر کیا تو مین لگا اوسکے لئے نشانون کی خبر دینے

عن اياته وانا انظر اليه رواه البخاري في صحيحه في

اور مین اوسکی طرف دیکھتا جاتا تہا اسے بخاری نے صحیح بخاری کی

كتاب الانبياء في باب الاسراء ورواه مسلم في صحيحه

کتاب الانبیاء - باب اسرا مین اور مسلم نے صحیح مسلم کی

في كتاب الايمان في باب الاسراء الباب الخامس

کتاب الایمان باب اسرا مین روایت کیا ہے پندرہوان باب

عشر في شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم وكونه صلى

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت

الله عليه وسلم رحمة للعالمين قال الله تعالى في

اور آپ کے رحمة للعالمین (دنیا جہان کی لئے رحمت) ہونے کے بیان مین خدا تعالی نے

قوله فجلى الله لي بيت المقدس فطفقت اخبرهم عن اياته وانا انظر اليه

۲۴۱

عن ابن عباس رضي الله عنه فجيء بالمسجد وانا انظر اليه حتى وضع عند دار عقيل فنعته وانا انظر اليه رواه البزار كذا في القسطلاني

الرُّكُوعُ التَّاسِعُ مِنْ سُوْرَةِ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَمِنَ الَّيْلِ

سورہ بنی اسرائیل کے نویں رکوع میں فرمایا ہے کہ محمد! آپ رات کے ایک حصہ میں

فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا

نماز تہجد بھی پڑھا کیجئے یہ تمہاری نماز نفل ہے عجب نہیں کہ تمہارا پروردگار تمہیں مقام

مَّحْمُوْدًا عَنْ اٰدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ

محمود میں پہنچا دے - آدم بن علی سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضہ کو کہتے سنا

اِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جُثًى كُلُّ اُمَّةٍ تَتْبَعُ

کہ لوگ قیامت کے روز گروہ گروہ ہو جائینگے - ہر امت اپنے اپنے نبی کے پیچھے لگ لیگی

نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ اشْفَعْ يَا فُلَانُ اشْفَعْ حَتّٰى تَنْتَهِيَ

لوگ (انتہائے غم و مصیبت سے) کہینگے کہ اے فلان تو سفارش کر اے شخص تو شفاعت کر حتے کہ

الشَّفَاعَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ يَوْمَ

شفاعت کا سلسلہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف منتہی ہو گا - سو یہ وہی روز ہے

يَبْعَثُهُ اللّٰهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ

کہ خدا آپ کو مقام محمود میں اوٹھا کھڑا کریگا - اسی بخاری نے صحیح بخاری کی

فِيْ كِتَابِ التَّفْسِيْرِ فِيْ تَفْسِيْرِ سُوْرَةِ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَعَنْ

کتاب التفسیر میں سورہ بنی اسرائیل کی تفسیر میں روایت کیا ہے

اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے

قَوْلِهٖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا وَسُئِلَ عَنْهَا

اس قول عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا کے بیان میں فرمایا - اور آپ سے یہ مقام پوچھا گیا

قَالَ هِيَ الشَّفَاعَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ فِي تَفْسِيرِ السُّورَةِ

فرمایا کہ وہ شفاعت ہے - اسے ترمذی نے جامع ترمذی کی سورہ مذکورہ

الْمَذْكُورَةِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ أَبِي حَيَّانَ

کی تفسیر میں روایت کرکے کہاہے کہ یہ حدیث حسن ہے - ابو حیان

التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

تیمی سے روایت ہے اور وہ ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے اور وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں

قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ

کہ ایک دفعہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا اور اوس میں سے آپکے سامنے

الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَشَ مِنْهَا نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ

دست کی ہڈی مع گوشت کے رکھی گئی اور یہ آپکو بہت مرغوب تھی تب آپنے اوسکا گوشت دانتوں سے چھڑا کر کھایا پھر

أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذٰلِكَ

میں قیامت کے روز تمام آدمیوں کا سردار ہونگا اور کیا تم جانتے ہو یہ کس لیے ہے

يَجْمَعُ النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ

اوس روز تمام اگلے پچھلے لوگ ایک وسیع زمین میں جمع کیے جائینگے

يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ

کہ پکارنے والا اونہیں سنا دیگا اور بینائی اونہیں محیط ہو جائیگی اور سورج قریب ہو جائیگا

فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ

اوسوقت آدمیوں کو وہ سختی و غم پہونچے گا جسکی طاقت نہ رکھیں گے

وَلَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ

اور برداشت نکر سکینگے - پھر لوگ باہم کہینگے کیا تم اوس سختی کو نہیں دیکھتے جو تم پر ٹوٹی ہے

أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ

کیا تم کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھتے جو تمہارے پروردگار سے تمہاری سفارش کرے اسپر

بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِآدَمَ فَيَأْتُونَ آدَمَ

ایک دوسرے سے کہے گا - آدم ع کے پاس چلنا چاہیے چنانچہ آدم کے پاس آکر

فَيَقُولُونَ لَهُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ

کہینگے کہ تم آدمیوں کے باپ ہو تمہیں خدا نے اپنے ید قدرت سے بنایا اور

فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ

تم میں اپنی روح پھونکی - فرشتوں کو حکم کیا تو اونہوں نے تمہیں سجدہ کیا

اِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى

تم اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کرو کیا تم اوس مصیبت کو نہیں دیکھتے جسمین ہم مبتلا ہیں کیا تم

إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ آدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ

اوس سختی کو نہیں ملاحظہ کرتے جو ہمیں پہونچی ہے - آدم کہینگے کہ میرا رب آج

الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ

اسقدر غضبناک ہے کہ نہ تو ایسا اس سے پہلے ہی کبھی غضبناک ہوا تھا نہ کبھی

بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ

اسکے بعد ہی ہوگا - اوسنے مجھے ایک درخت کے کہانے سے منع کیا تھا تو میں نے اوسمیں اوسکی نافرمانی کی

نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ

آج میرا ہی نفس اس قابل ہے کہ اوسکی سفارش کیجائے تم کسی اور کے پاس جاؤ - جاؤ نوح کے پاس جاؤ

فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ

تو لوگ نوح کے پاس آکر کہینگے نوح! تم اون تمام پیغمبروں میں اول ہو جو

٢٤٥

إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا

زمینوں کی طرف بھیجے گئے خدا نے تمہارا نام شکر گزار بندہ رکھا

اِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ

تم اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کرو کیا تم نہیں دیکھتے ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں نوح کہینگے

إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ

میرا پروردگار آج اسدرجہ غضبناک ہے کہ اس جیسا غضبناک نہ تو کبھی اس سے پیشتر ہوا تھا

مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ

نہ اسکے بعد ہوگا اصل بات یہہ ہے

لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي

کہ مجھے ایک مقبول دعا یاد تھی میں نے اپنی قوم پر وہ دعا کی (تو اوسکے سبب سے لوگ غرق ہوگئے) میرا نفس خود ہی محتاج شفاعت ہے

اِذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اِذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ

تم کسی اور کے پاس جاؤ - جاؤ ابراہیم کے پاس جاؤ - سب لوگ

إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ

ابراہیم کے پاس آکر کہینگے - ابراہیم! تم خدا کے نبی اور تمام زمینوں میں اوسکے دوست ہو

مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى

تم اپنے پروردگار سے ہماری شفاعت کرو کیا تم اوس مصیبت کو نہیں دیکھتے

مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ

جسمیں ہم مبتلا ہیں - ابراہیم کہیں گے کہ میرا پروردگار آج اسقدر غضبناک ہے

غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ

کہ نہ تو اس جیسا غضبناک اس سے پیشتر ہی کبھی ہوا تھا نہ اسکے بعد ہی ہوگا

مِثْلَهُ وَاِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ

اور میں نے دنیا میں تین جھوٹ بولے ہیں (ممکن ہے کہ آج مجھسے اونکا مطالبہ ہو)

فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْحَيَّانَ فِي الْحَدِيْثِ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ

چنانچہ ابوحیان نے ایک حدیث میں اونکی تفصیل کی ہے۔ آج میرا ہی نفس اس قابل ہے کہ اوسکی سفارش کیجاے

اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى

تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ جاؤ موسی کے پاس جاؤ۔ پھر سب لوگ موسی کے پاس آکر

فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ

کہیں گے موسی! تم رسول خدا ہو خدا نے تہیں

بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ

اپنی رسالت و کلام کے ساتھ لوگوں پر برتری دی ہے۔ تم اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کرو

اَمَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ

کیا تم اوس سختی کو نہیں دیکھتے جسمیں ہم گرفتار ہیں۔ موسی کہیں گے میرا پروردگار

الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ

آج اسقدر غضبناک ہے کہ اس جیسا نہ تو اس پیشتر ہی کبھی غضبناک ہوا تھا

بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّيْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَّمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا

نہ اسکے بعد ہی کبھی ہوگا میں نے ایک ایسے شخص کو قتل کر ڈالا تھا جسکے قتل کا مجھے حکم نہیں ہوا تھا

نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى

آج میرا ہی نفس قابل سفارش ہے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ جاؤ

عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسٰى اَنْتَ

عیسے کے پاس جاؤ۔ لوگ عیسے کے پاس آکر کہیں گے عیسے! تم

ط قوله واني قد قتلت نفسا لم اومر بقتلها بضم الهمزة وسكون الواو وفتح الميم يريد قتله القبطي المذكور في آية القصص وانما استعظم واعتذر به لان الدليل لم يرد في قتل الكفار اولاد

۲۴۶

[illegible] العسقلاني ١٢

رسول الله وكلمته ألقاها إلى مريم وروح منه

رسول خدا اور اوسکا کلمہ ہو جسے خدا نے مریم کی طرف ڈالا اور اوسکی طرف کی روح ہو

وكلمت الناس في المهد صبيا اشفع لنا إلى ربك ألا ترى

تمنے لوگوں سے بچپن کی حالت میں گہوارہ میں باتیں کین آپ اپنے پروردگار کے پاس ہماری سفارش کیجئے کیا

إلى ما نحن فيه فيقول عيسى إن ربي قد غضب

اوس سختی کو نہیں دیکھتے جسمیں ہم مبتلا ہیں۔ عیسے جواب دینگے کہ میرا پروردگار

اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله قط ولن يغضب

آج اسدرجہ غضبناک ہے کہ اس جیسا نہ تو اس سے پیشتر ہی کبھی غضبناک ہوا تہا

بعده مثله ولم يذكر ذنبا نفسي نفسي اذهبوا

نہ اسکے بعد ہی کبھی ہوگا اور اونہوں نے کوئی گناہ ذکر نہیں کیا بلکہ یون کہا آج میرا ہی نفس قابل سفارش ہے تم

إلى غيري اذهبوا إلى محمد صلى الله عليه وسلم فيأتون

کسی اور کے پاس جاؤ جاؤ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ لوگ

محمدا صلى الله عليه وسلم فيقولون يا محمد أنت رسول

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہینگے محمد! آپ رسول

الله وخاتم الأنبياء وقد غفر الله لك ما تقدم

خدا اور خاتم النبیین ہیں۔ خدا تعالے نے آپکے سارے اگلے

من ذنبك وما تأخر اشفع لنا إلى ربك ألا ترى

پچھلے گناہ بخشدیئے۔ آپ اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کیجئے کیا آپ نہیں دیکھتے

إلى ما نحن فيه فانطلق فآتي تحت العرش فأقع

کہ ہم کس بلا میں گرفتار ہیں تو میں وہاں سے چلکر عرش کے نیچے آؤنگا اور

۲۴۷

ساجدا لربي ثم يفتح الله علي من محامده وحسن

اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ مین گر پڑونگا۔ پہر خدا تعالے اپنے تعریفون اور خوبی

الثناء عليه شيئا لم يفتحه على احد قبلي ثم يقال

ثنا کا مجہپر وہ دروازہ کہولدیگا جسے مجہسے بیشتر کسی پر نہین کہولا تہا ازان بعد کہا جائیگا

يا محمد ارفع رأسك سل تعطه واشفع تشفع

محمد! سراوٹہائیے مانگئیے جو آپ مانگینگے دیئیے جاینگے۔ آپ شفاعت کیجیے۔ قبول کیجائیگی

فارفع رأسي فاقول امتي يا رب امتي يا رب

بس مین سراوٹہاکر کہونگا خداوندا میری امت کو بخشدیجئے خداوندا میری امت کو بخشدیجئے خداوندا

امتي يا رب فيقال يا محمد ادخل من امتك من

میری امت کو بخشدیجئے۔ کہا جائیگا محمد! اپ اپنی امت کے اون لوگون کو

لا حساب عليهم من الباب الايمن من ابواب

جنپر حساب کتاب نہین ہے۔ بہشت کے دروازون سے داہنے جانب کے دروازہ مین لائیے

الجنة وهم شركاء الناس فيما سوى ذلك من

اور وہ اس دروازے کے علاوہ دوسرے دروازون مین لوگون کے شریک ہونگے

الابواب ثم قال والذي نفسي بيده ان ما بين

اسکے بعد آنحضرت نے فرمایا مجہے اوس مقدس ذات کی قسم جسکے دست قدرت مین میری جان ہے کہ

المصراعين من مصاريع الجنة كما بين مكة وحمير

جنت کے دروازون کی دونون جانبون مین اسقدر مسافت ہوگی جیسے مکہ اور حمیر مین

او كما بين مكة وبصرى رواه البخاري في صحيحه

یا جیسے مکہ اور بصرے مین۔ اسے بخاری نے صحیح بخاری کی

فی کتاب التفسیر فی تفسیر سورۃ بنی اسرائیل

کتاب التفسیر سورۂ بنی اسرائیل کی تفسیر مین

ورواہ مسلم مع تغیر یسیر فی بعض الالفاظ

اور مسلم نے بعض الفاظ مین تھوڑے سے تغیر کے ساتھ

فی صحیحہ فی کتاب الایمان فی باب اثبات

صحیح مسلم کی کتاب الایمان اثبات الشفاعت کے باب مین روایت کیا ہے

الشفاعۃ وفی حدیثہا عن انس عن النبی صلی

اور نیز حدیث شفاعت مین انس رض نبی صلے

اللہ علیہ وسلم فیاتونی فانطلق حتی استاذن

اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ جب لوگ میرے پاس آوینگے تو مین خدا کے پاس جاؤنگا یہانتک

علی ربی فیوذن فاذا رایت ربی وقعت ساجدا

کہ مین اپنے پروردگار سے پروانگی مانگونگا اور مجھے اجازت دیجائیگی جب مین اپنے رب کو دیکھونگا تو سجدہ مین گر پڑونگا

فیدعنی ما شاء ثم یقال ارفع راسک وسل

پھر خدا جبتک چاہیگا مجھے سجدہ مین چھوڑ دیگا اسکے بعد کہا جائیگا کہ اپنا سر اوٹھایئے اور مانگئے

تعطہ وقل تسمع واشفع تشفع فارفع راسی

آپکو دیگا فرمایئے سنا جائیگا شفاعت کیجئے آپکی شفاعت قبول ہوگی چنانچہ مین سر اوٹھاؤنگا

فاحمدہ بتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا

اور خدا کی وہ تعریف کرونگا جو وہ مجھے اوسوقت تعلیم دیگا پھر مین شفاعت کرونگا تو خدا میرے لئے ایک حد لگا دیگا

فادخلہم الجنۃ ثم اعود الیہ فاذا رایت ربی مثلہ

پس مین اونہین بہشت مین داخل کرونگا اسکے بعد پھر مین خداوندی درگاہ مین جاونگا اور اپنے رب کو پہلے جیسا دیکھونگا

۱۲ قولہ مع تغیر یسیر
قد تکلم العلامۃ القسطلانی
قال العلامۃ [illegible]
فی شرح صحیح البخاری [illegible]
ساق فی ہذا الحدیث من [illegible] الشفاعۃ
[illegible]
الا رحمتہ [illegible]
لا یحصل [illegible]
التشفیع [illegible]
واجیب بانہ قد انتہت [illegible]
الامر [illegible] علی ذلک
[illegible] وقال الطیبی [illegible]

۲۴۹

المؤمنین صار [illegible]
یلی بہم الی النار من غیر
توقف [illegible]
الحشر [illegible] صلی اللہ
علیہ وسلم [illegible]
وادخلہم الجنۃ [illegible]
شفاعۃ [illegible] من النار
[illegible] علیہ
[illegible]
الکلام ہذا ما قال العلامۃ
القسطلانی ۱۲

ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ

پھر میں شفاعت کرونگا اور پھر خدا میرے لیے ایک حد لگا دیگا پس مین انہیں جنت مین داخل کرونگا ان بعد

الرَّابِعَةَ فَاَقُوْلُ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ

مین تیسری مرتبہ کے بعد چوتھے مرتبہ خداوندی درگاہ مین جاؤنگا اور کہونگا اب دوزخ مین کچھ باقی نہیں رہا مگر جسے

الْقُرْاٰنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

قرآن نے روک رکھا ہے اور اسپر دوزخ مین ہمیشہ رہنا واجب ہوگیا ہے اسے بخاری نے

فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ اَوَّلِ كِتَابِ التَّفْسِيْرِ وَقَالَ اِلَّا مَنْ

صحیح بخاری کی کتاب التفسیر کے شروع مین روایت کرکے کہا ہے کہ الا من

حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ يَعْنِيْ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَالِدِيْنَ

حبسہ القرآن سے خدائے بزرگ و برتر کا یہ قول مراد ہے خالدین

فِيْهَا وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ تَغَيُّرٍ يَسِيْرٍ فِيْ بَابِ اِثْبَاتِ

فیہا اور مسلم نے تھوڑے سے تغیر کے ساتھ اثبات شفاعت کے اوس باب مین روایت کیا ہے

الشَّفَاعَةِ الْمَذْكُوْرِ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ

جو اوپر مذکور ہوا۔ حماد سے روایت ہے اور وہ عمرو سے اور عمرو جابر سے روایت کرتے ہین

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ

النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَاَنَّهُمُ الثَّعَارِيْرُ قُلْتُ وَمَا

شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے نکلیں گے گویا کہ وہ ثعاریر ہین حماد کہتے ہین مین نے عمرو سے کہا

الثَّعَارِيْرُ قَالَ الضَّغَابِيْسُ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهٗ

ثعاریر کیا چیز ہے کہا بلیوں کے مشابہ ایک سفید گھاس یا چھوٹی ککڑی اور عمرو کے دانت ٹوٹ گئے تھے

فقلت لعمرو بن دينار يا ابا محمد سمعت جابر بن

تو مین نے عمرو بن دینار سے کہا اسے ابو محمد کیا تمنے جابر بن

عبد الله يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم

عبد اللہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا

يقول يخرج بالشفاعة من النار قال نعم رواه

فرماتے تھے لوگ شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے نکلین گے ابو محمد نے کہا ہان اسے

البخاري في صحيحه في كتاب الرقاق في باب

بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب الرقاق باب

صفة الجنة والنار ورواه مسلم من قوله قلت

صفۃ الجنۃ والنار مین اور مسلم نے حماد کے اس قول قلت

لعمرو بن دينار الى آخر الحديث مع تغير يسير

لعمرو بن دینار سے آخر حدیث تک بعض الفاظ مین تھوڑے تغیر کے ساتھ

في بعض الالفاظ في باب اثبات الشفاعة

اثبات شفاعت کے اوس باب مین روایت کیا ہے جو اوپر

المذكور وعن ابي سعيد قال قال رسول الله

مذکور ہوا ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول خدا

صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد آدم و

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بنی آدم کا سردار ہون اور اسپر

لا فخر وانا اول من تنشق الارض عنه يوم القيمة

مجھے ذرا ناز نہین اور قیامت کے دن سب سے بیشتر میری ہی قبر شق ہوگی

قوله قال نعم ... يقول

... ويدل ... الاقتدار

... بقوله تعالى فما تنفعهم شفاعة الشافعين ... في الكفار ... في القسطلاني

٢٥١

وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَّلَا فَخْرَ

اور اسپر مجھے فخر و ناز نہین سب سے پہلے مین ہی شفاعت کرونگا اور اول میری ہی شفاعت قبول ہوگی اور اسپر مجھے فخر و ناز نہین

وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ ابْنُ

قیامت کے روز میرے ہی ہاتھ مین حمد کا جھنڈا ہوگا اور مجھے اسپر فخر و ناز نہین اسے ابن

مَاجَةَ فِيْ سُنَنِهٖ فِيْ بَابِ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ مِنْ

ماجہ نے سنن ابن ماجہ مین ابواب زہد کے باب ذکر شفاعت مین

اَبْوَابِ الزُّهْدِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ

روایت کیا ہے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ مین نے کہا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ

اے رسول خدا قیامت کے روز آپکی شفاعت کے ساتھ تمام لوگون مین نیکبخت زیادہ کون ہے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ

حضرت نے فرمایا اے ابو ہریرہ مجھے معلوم تھا

اَلَّا يَسْئَلُنِيْ اَحَدٌ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَوَّلُ مِنْكَ

کہ اس حدیث کی بابت تم سے پہلے کوئی مجھسے سوال نہ کریگا

لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ

کیونکہ مین حدیث پر تمہاری حرص خوب دیکھتا ہون سنو تمام لوگون مین زیادہ نیک بخت

بشفاعتي يوم القيمة من قال لا اله الا الله خالصا

میری شفاعت کے ساتھ قیامت کے روز وہ شخص ہے جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور کہا بھی

من قبل نفسه رواه البخاري في صحيحه في كتاب

خلوص دل سے اسے بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب

الرقاق في باب صفة الجنة وعن جابر بن عبد الله

الرقاق باب صفة الجنة میں روایت کیا ہے- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص

حين يسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة

اذان سننے کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے کہ اے خدا اے اس پوری پکار

والصلوة القائمة ات محمدا الوسيلة والفضيلة

اور دائم نماز کے پروردگار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عنایت فرما

وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته حلت له

اور اونہیں مقام محمود میں اوٹھا کر کھڑا کر جسکا تونے اونہیں وعدہ دیا ہے" تو اوسے

شفاعتي يوم القيمة رواه البخاري في صحيحه في

قیامت کے روز میری شفاعت حاصل ہوگی اسے بخاری نے صحیح بخاری کی

كتاب التفسير في تفسير سورة بني اسرائيل وقال

کتاب التفسیر سورہ بنی اسرائیل کی تفسیر میں روایت کیا ہے

الله تعالى في الركوع السابع من سورة الانبياء

اور خدا تعالی نے سورہ انبیا کے ساتویں رکوع میں فرمایا

۱۵۳

وما ارسلنك الا رحمة للعلمين عن ابي صالح

کہ ای محمد ہم نے تمہین دنیا جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے ابو صالح سے روایت ہے

قال كان النبي صلى الله عليه وسلم ينادیهم

کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کو ندا کرتے تھے

يا ايها الناس انما انا رحمة مهداة رواه الدارمي

کہ لوگو! مین رحمت اور بھیجا ہوا ہدیہ ہون اس حدیث کو دارمی نے

في اول سننه هذا آخر ما اردناه في هذا التاليف

سنن دارمی کے شروع مین روایت کیا ہے یہ اس چیز کا خاتمہ ہے جسکا ہم نے اس تالیف مین ارادہ کیا

وكان الفراغ منه بتوفيق الله عز وجل في شهر الله

اور اس تالیف سے فراغت خدائے بزرگ و برتر کی توفیق سے خدا کے مہینے

محرم الحرام من شهور السنة السابعة من المائة

محرم الحرام مین ہوئی جو چودہوین صدی کے ساتوین سال کا مہینہ تھا سید العالمین کی ہجرت کے ہزار سال بعد

الرابعة بعد الالف من هجرة سيد العلمين

خدا تعالے آپ پر اور آپکے آل و اصحاب اور امت پر سب پر درود بھیجے

صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وامته

اور نیز فرشتون اور نبیون اور پیغمبرون پر

اجمعين وعلى الملائكة والانبياء والمرسلين

اپنے رحمت سے اے سب رحم کرنے والون

برحمتك يا ارحم الراحمين

سے زیادہ رحم کرنے والے

١٥ قوله تعالى وما ارسلناك الا رحمة للعالمين قال الامام البغوي في معالم التنزيل قال ابن زيد يعني رحمة للمؤمنين خاصة فهو رحمة لهم وقال ابن عباس هو

٢٥١

فهرس ما في تحفة الأتقياء في فضائل سيد الأنبياء من الأبواب

یہ کتابیں جو الطبع ہیں انکی علاوہ بھی ہر قسم کی کتابیں مطبع مجتبائی دہلی سے ملسکتی ہیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	

صحیح مسلم شریف مع نووی مجتبائی

یہ کتاب پہلے مختلف مطابع میں ناموزون بڑی تقطیع پر چھپ چکی ہے اب اس مطبع میں تقطیع ۲۲×۲۹ پر مثل تقطیع بخاری شریف مصطفائی کے اس اہتمام سے طبع ہوئی ہے متن بخط نسخ۔ نیز متن اسکی شرح نووی بخط نستعلیق حاشیہ پر نسخوں کا اختلاف بعض جگہ بر موافق صحیح بر بیہ حواشی مختلف قلمی و مطبوعہ نسخوں سے مقابلہ صحت کیگئی ہے۔ خط اچھا۔ چھاپہ صاف کاغذ سفید وحنائی موٹا۔

تقریب التہذیب مع المغنی مجتبائی

فن اسماء الرجال میں تقریب نہایت مختصر مشہور مستند۔ اور مقبول کتاب ہے اس سے پہلے جہاں کہیں چھپی۔ تحفے ناموزون اور غلط چھپی لیکن مطبع نے اصل کتاب کا چند صحیح نسخوں سے بڑے غور کے ساتھ مقابلہ کرایا پھر ہر شخص کے نام پر حروف اشارات کی تصحیح میں کوشش بلیغ کیگئی ہے کہ جسے علماء ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اور اسکے آخر میں جداگانہ مغنی شامل کیگئی ہے جو علامہ محمد طاہر کی ہے اس کتاب کی خوبی کے متعلق ہمارے دعوے کی دلیل صرف مشاہدہ کتاب ہے۔

تقطیع ۱۷×۲۷ مثل شرح نقایہ مولوی عبدالحی رح۔ کاغذ سفید وحنائی دونون بہت اچھی ہیں۔

پنج گنج ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت مجتبائی اردو۔ ہر دو حصہ۔

جسمیں ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی رح مسمی بہ انیس الارواح حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح مسمی بہ دلیل العارفین و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح مسمی بہ فوائد السالکین۔ و حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رح مسمی بہ راحت القلوب۔ و حضرت خواجہ نظام الدین رح مسمی بہ راحۃ المحبین کے نہایت شرح و بسط کے ساتھ بزبان اردو بامحاورہ مع مختصر حالات و نقشہ مزارات حضرات خواجگان مندرج ہیں اسکے دوسرے حصہ میں ترجمہ ملفوظات حضرت بابا فرید گنج شکر رح مسمی بہ اسرار الاولیاء و ترجمہ ملفوظات حضرت سلطان جی رح مسمی فوائد الفواد کا ہے۔

مجموعہ رباعیات۔ سعدی حافظ۔ جامی۔ عمر خیام۔ سرمد۔ بیدل کی ردیف وار منتخب رباعیاں۔ ان حضرات کی بعض رباعیاں گو خاص عام کی زبان پر ہیں لیکن اس بیش بہا گنجینہ کو بڑی محنت سے جمع کیا ہے۔ اور وہ رباعیاں لیگئی ہیں جو دینی۔ دنیوی اخلاقی فائدون اور حقیقی۔ مجازی بیخودی کی کیفیتوں سے لبریز ہیں۔ یہ ان پاک انفاس درویشوں کی رباعیاں ہیں جنکی زبان کا ایک ایک لفظ جذب با تعلق اور ایک ایک حرف صوفیان اہل دل کے نزدیک جان سے زیادہ محبوب ہے کاغذ ولایتی۔

اوراد رحمانی و اذکار سبحانی

مجتبائی۔ مؤلفہ مولانا محمد بشیر خلیفہ صاحب دربیان فضائل تسبیح و تحمید و تکبیر مولانا نے اسمیں بڑے بڑے نکتے حدیث و تفاسیر سے بیان کیئے ہیں اور ہر حدیث کا ماخذ لکھدیا ہے اور جو کلمات تسبیح و تحمید لکھے ہیں انکا ہفت روزہ حزب بنایا ہے اور ہر روز کیلئے ایک ایک حزب معین کیا ہے اور جو اسکے متعلق لطائف اور نکات ہیں بحوالہ اسناد درج فرمائے ہیں۔ مولانا کی

تحفۃ الاتقیا فی فضائل سید الانبیا

(مؤلفہ جناب مولوی حافظ محمد عبد الواحد صاحب تلمیذ جناب مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل مین اگرچہ بہت سی کتابین متعدد زبانون اور مختلف صورتون مین اشاعت پاچکی ہین لیکن یہ کتاب باوجود اختصار کے اپنی نوعیت خاص اور طرز بیان کے اعتبار سے سب مین ممتاز اور قابل انتخاب ہی۔ مؤلف نے بلحاظ اختلاف مباحث اس مین پندرہ باب قایم کیے ہین اور ہر باب کے متعلق اول قرآنی آیات پھر متعدد حدیثین بحوالہ کتاب و باب ذکر کی ہین اور نہایت استناد کے ساتھ ذکر کی ہین۔ تمام حدیثین اُن مستند اور مشہور کتابون سے منتخب کی ہین جو جملہ علماء کے نزدیک عام طور پر مسلم الثبوت ہین مثلاً صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن اربعہ وغیرہ پھر اسپر خوبی یہ کہ قرآنی آیات کے مطالب معتبر و مستند تفاسیر جیسے بیضاوی۔ جلالین۔ کبیر۔ معالم التنزیل۔ مدارک وغیرہ سے اخذ کرکے اور احادیث کی توضیح شروح حدیث کی مشہور کتابون مثلاً قسطلانی شرح صحیح بخاری۔ نووی شرح صحیح مسلم و دیگر کتب سلف مثل احیاء العلوم وغیرہ سے انتخاب کرکے حاشیہ کتاب پر درج کی ہے

فہرست ابواب حسب تفصیل ذیل ہے

محمد عبد الاحد عفی عنہ پروپرائٹر مطبع مجتبائی دہلی سنہ ۱۳۱۹ھ